وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

# ھُدیٰ القویٰ فِی شمائل النبی ﷺ

مصنف
مفتی محمد وسیم سیالوی


ناشر جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام پیر محل

| | |
|---|---|
| نام کتاب | ھدی القوی فی شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم |
| مصنف | محمد وسیم سیالوی |
| کمپوزنگ | مولانا محمد اکرم سعیدی صاحب |
| ڈیزائننگ | محمد حسیب احمد قادری |
| سن اشاعت | ربیع الاول 1438ھ بمطابق دسمبر 2016 |
| تعداد | **1200** |
| ناشر | شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام پیر محل |
| مطبوعہ | شوقِ مدینہ پرنٹنگ پریس پیر محل |
| بااہتمام | احباب محبت پیر محل |
| ملنے کا پتہ | جامعہ نعیمیہ قمر الاسلام و مکی مسجد پیر محل |
| برائے ایصال ثواب | امت مسلمہ |


نوٹ! تمام حوالہ جات نیک نیتی سے جذبہ اصلاح کے تحت انتہائی غور و فکر کے بعد سپر دتحر
کیئے گئے ہیں اگر کوئی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

# شرف انتساب

نام کر رہاہوں انتساب اپنی کتاب کا
جن کا لختِ جگر ذریعہ بنا نجات کا
ہیں ماہ مبیں کی کرنیں بحضور ابوین مصطفٰے
اجرِ عظیم لے رہا ہوں یوں شرف انتخاب کا
پانچ سال بیت گئے ماں تجھ کو بچھڑے ہوئے
اِرسال کر رہا ہوں برسی پہ تحفہ ثواب کا
کتاب حُسن کا قاری یوں مخمور ہے آقا
ہو نہیں سکتا طالب ہوس وحرص کی شراب کا
اٹھادو پردہ اب دکھا دو جلوہ
عیاں کر کے حُسن مطلب کیا؟ ہے حجاب کا
اب تو ہو جائے کرمِ کریمین کا صدقہ
وسیم منتظر ہے آقا خط کے جواب کا

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

محمد وسیم سیالوی

# اظہار تشکر

اللہ رب العالمین کی حمد اور پیارے محبوب کریم ﷺ کی ثناء کے بعد راقم الحروف اپنی ادنی سی کاوش ”ھدی القوی فی شمائل النبی“ کے تکمیلی مراحل میں اپنے تمام متعلقین ومتوسلین کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس کام میں میرے ساتھ معاونت فرما کر مجھے منزل کے قریب کیا کیوں کہ سرکار ﷺ کا فرمان ہے ”مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ“ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

بالخصوص اپنے والد گرامی رانا علم الدین صاحب (حفظہ اللہ تعالی) کا شکر گزار ہوں جنہوں نے عہد پیری میں مجھے اپنی خدمت کی بجائے دین مصطفےٰ ﷺ کی خدمت کے لیے وقف فرمایا اس کے بعد اپنے برادران کا جنہوں نے معاملات زندگی میں اپنا دست وبازو بنانے کی بجائے مجھے عزت اسلام اور عظمت اسلام کے لیے مصروف کیا اور میرے تمام تر وسائل ومسائل کے کفیل ٹھہرے۔

اور اس خوشی کے عظیم موقع پر میں اپنے تمام اساتذہ کرام اور شیخ طریقت حضور امیر شریعت حفظہ اللہ تعالیٰ کو بھی کیسے بھول سکتا ہوں جن کی محنت اور نظر عنایت نے اس ناچیز کو اس قابل بنایا کہ آج چند الفاظ ترتیب دینے کے قابل ہوا۔

اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں جگر گوشہ شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ (لاہور) خورشید ملت علامہ ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری سربراہ ادارہ وحدت اسلامیہ (لاہور) پیر طریقت علامہ پیر حامد سرفراز رضوی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ غوثیہ

رضویہ رشد الایمان (ڈجکوٹ) پیر طریقت پیر میاں عبد الخالق صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلطان عبد الحکیم ،مولانا محمد ارشد نعیمی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ فخر العلوم داروغہ والا (لاہور)، مولانا مفتی مقصود احمد قادری صاحب ناظم تعلیمات جامعہ فخر العلوم ،مولانا اعجاز گلشن سیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مازاغ البصر (لاہور) مجاہد ملت علامہ پیر شمس الزمان قادری صاحب بانی ختم نبوت فاؤنڈیشن (ٹوبہ) علامہ ثمر عباس قادری صاحب ،علامہ مولانا مفتی صادق سیالوی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ (کمالیہ) مولانا عبد اللہ چشتی صاحب دار العلوم صاحب لولاک ،قاری منظور احمد صفدر صاحب مدرسہ چشتیہ تجوید القرآن، صاحبزادہ سعد الدین رضوی صاحب ،مولانا محمد صبغت اللہ سعیدی صاحب ،مولانا قاری ارشد صدیق سعیدی صاحب، قاری محمد مزمل صاحب، قاری محمد شاہد صاحب اور قاری محمد وسیم سیالوی صاحب پیر محل کا جنہوں نے ہمیشہ مجھے مفید مشوروں اور نیک دعاؤں سے سرفرازی بخشی۔

اس کے بعد بے حد شکر گزار ہوں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکرم سعیدی صاحب کا جنہوں نے دن رات کا فرق کیے بغیر اس کام میں کمپوزنگ سے تخریج و ترتیب تک ساتھ دیا۔

مفتی محمد طاہر نقشبندی صاحب، مفتی محمد اسد الرحمٰن چشتی صاحب جنہوں نے تصحیح میں معاونت کی مفتی نصر اللہ قمری صاحب ،مولانا عبید اللہ اکبری صاحب، مولانا علی اکبر فریدی صاحب اور محمد ندیم عطاری صاحب جنہوں نے پروف ریڈنگ کی۔

اور شکر گزار ہوں محمد احسن سیالوی اور حافظ محمد معاذ سیالوی کا جنہوں نے کتابیں اٹھا کر دینے میں خندہ پیشانی سے میرا ساتھ دیا اور اس کتاب کی اشاعت میں میرا ساتھ دینے والے انتظامیہ مکی مسجد، محمد محسن علی عطاری الرحیم کلینیکل لیبارٹری، عبد اللطیف گجر صاحب، حافظ محمد اشفاق سیالوی صاحب ، میاں عبد الرحمٰن صاحب، سیٹھ عبد السلام صاحب اور محمد امین گولڑوی

صاحب کا بھی شکر گزار ہوں۔

اور بالخصوص شکریہ کے حقدار ہیں شوق مدینہ پرنٹنگ پریس حاجی اسلام الدین قادری صاحب حافظ محسن عطاری اور محمد حسیب قادری صاحب کا جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کتاب کو عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آپ کے ہاتھوں تک پہنچایا اللہ تعالیٰ تمام محبین ومتوسلین کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔

آمین

محمد وسیم سیالوی

# فہرست

# تقریظ لطیف

خورشید ملت خطیب اہلسنت مفکر اسلام محقق العصر علامہ ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری زید مدظلہ العالی سربراہ ادارہ وحدت اسلامیہ لاہور پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دور حاضر کا سب سے اہم مسئلہ نئی نسل کا دین متین سے دور ہونا اور مسجد و مدرسہ سے بیگانہ ہونا ہے۔اس دور کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہوگی کہ ہم نئی نسل کو دین سے روشناس اور مسجد و مکتب سے آشنا کر دیں یہ منصوبہ بندی ہمیں بہت جلد اور بڑے پیمانے پر کرنی ہوگی، قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث مصطفےٰ ﷺ کا ذوق نئی نسل تک منتقل کرنا ہوگا تاکہ بے راہ روی کا شکار نوجوان قرآنی آیات کی تلاوت کی لذت سے سرشار ہو کر اس مقدس منزل کی طرف گامزن ہو سکے چاروں طرف سے جلنے والی اس بے دینی کی آگ سے ہم سب مل کر اپنی نئی نسل کو بچانے کا اہتمام کریں۔

موبائل کمیونیکیشن کے ذریعے فحاشی عریانی ، ناچ گانا، کھیل تماشا ہمارے نوجوانوں کے دل ودماغ تک پہنچ چکا ہے۔جس کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں میں اسلاف کے افکار و اقدار کا فقدان نظر آتا ہے بقول شاعر مشرق

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارہ

اس طوفان سے بچنے اور نئی نسل کو بچانے کا میرے نزدیک ایک ہی ذریعہ ہے جو ایک صدی قبل حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عطا فرمایا ہے

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

ہم سب یہ عہد کریں کہ ہم مل کرنئی نسل کے لیے روشنی کا اہتمام کریں گے، ان کو دین کی راہ قرآن وحدیث کی مقدس روشنی اسلامی لٹریچر، مذہبی رسائل، دینی کتب اور اصلاحی دروس کے ذریعے فراہم کریں گے بقول حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

ذرہ نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اگر ہم نوجوان نسل کو حضور پرنور ﷺ کے سراپا اقدس کا تذکرہ پڑھائیں سنائیں گے تو یہ اداکاروں فنکاروں اور گلوکاروں کو آئیڈیل بنانے کی بجائے اپنے کریم آقا محبوب خدا سرور انبیاء ﷺ کی سیرت کو مشعل راہ بنائیں گے تاکہ اپنی عقیدت اور جھوٹی محبت کے تراشے ہوئے اصنام سے اس کو دوری اور حقیقت کی طرف بہرہ وری ہو۔

اس کام کا بہترین آغاز فاضل نوجوان استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد وسیم سیالوی صاحب نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ہمیشہ کی طرح امسال بھی ایک بہترین کتاب "ہدی القوی فی شمائل النبی" شمائل نبوی ﷺ پر مشتمل حسین شاہکار پیش کیا ہے ۔تاکہ نئی نسل کو حسن مصطفےٰ ﷺ کی جھلک پیش کر کے ان کے مستقبل کو حسین اور مضبوط کیا جاسکے، قبلہ مفتی صاحب درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تحریر کے میدان میں نمایاں اور وعظ وتقریر کے میدان میں بے مثال ہیں

اللہ کرے مفتی صاحب کے اخلاص اور محنت سے نوجوانوں کے دلوں میں عشق مصطفوی ﷺ کی شمع فروزاں اور مسجد ومکتب کی راہ نصیب ہو اور دل ودماغ عشق محمدی ﷺ سے سرشار ہوں۔

آمین

# پیش لفظ

تمام تعریفیں اس وحدہ لاشریک معبود کے لیے جس نے اپنے محبوب کو حسن میں لاشریک پیدا فرمایا اسی لیے حسنِ محبوب کی تعریف میں پیارے محبوب ﷺ کی زبان سے یہ کلام جاری فرمایا۔

امام مسلم بن الحجاج قشیری متوفیٰ 261ھ نے نقل فرمایا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اِنَّ اللهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ"

(صحیح مسلم، ج1، ص54 کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، رقم 147)

''اللہ تعالیٰ حسین ہے اور حسن کو پسند فرماتا ہے'' سے عیاں ہوتا ہے کہ حسن مطلق کی رضا بھی حسن کے پردوں میں پنہاں ہے مگر وہ حسن کا طالب نہیں بلکہ خالق و مالک ہے اور اپنے حسن کے جلووں کو آشکار کرنا پسند فرماتا ہے۔

کیونکہ خالق کائنات نے انسان کو چہار سمت حسن کے جلوؤں میں ایسا پرو دیا ہے، کہ نظر اٹھے تو آسمان اور اس کی رعنائیاں، جھکے تو زمین اور اس کی بہار نظر آتی ہے۔ اِدھر اُدھر پھرے تو کبھی شجر و حجر تو کہیں چرند و پرند کا لازوال حسن نظر آتا ہے۔

المختصر!

حسن آبشاروں کا ہو یا سبزہ زاروں کا، اس حسن کا تعلق آسمانی مخلوق سے ہو یا زمینی، جہاں وہ

آنکھوں کو فرحت اور دل کو چین دیتا ہے وہیں تصورات کی دنیا میں ایک نہ ختم ہونے والی لگن ،جستجو، اور طلب کی لہروں کا سلسلہ چھوڑ جاتا ہے جس سے تخیلات کی دنیا میں تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔

وہ جستجو اور طلب یہ ہے کہ حسن اگر کرنیں ہیں تو آفتاب کہاں ؟ حسنِ کائنات اگر صفات کا مظہر ہے تو موصوف کدھر؟ اگر مخلوقات کا حسن یہ ہے تو کبھی خالق کا حسن بھی تو دیکھا جائے ، پھر اس حسن کو اہل دل نے جلوت میں ڈھونڈا کبھی خلوت میں، کبھی ذوق ہستی میں کبھی سوز و مستی میں، کوئی وجد و حال میں اس حسن مطلق کا متلاشی نظر آیا، کوئی قیل وقال میں متمنی، پھر حسن ازل کے متلاشی کو کائنات کا ہر نیا حسن اور حوصلہ دے کر منزل کے قریب کرتا ہوا نظر آیا کہ اگر یہ بکھرا ہوا حسن ندی نالے ہیں تو چشمہ ضرور ہو گا۔

رونما کب ہو گا راہ زیست پر منزل کا چاند
ختم کب ہو گا یہ اندھیروں کا سفر

اسی دوران ایک عاشق صادق کی آواز سنائی دی

" رَبِّ اَرِنِیْ"

میرے رب مجھے اپنا جلوہ دکھا

جواب ملا

"لَنْ تَرَانِیْ"

آپ نہیں دیکھ سکتے اصرار بڑھا محبوب حقیقی نے عاشق صادق کے جذبوں کو جلا بخشی اپنی صفات میں سے ایک صفت کو بے نقاب کیا۔

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (القرآن، الاعراف 143)

پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسےٰ علیہ السلام گرا بے ہوش۔ (کنز الایمان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت دیکھ کر حسن مطلق کا متلاشی عرض گزار ہوا اے رب لم یزل! اگر جلیل القدر نبی تیری صفت کی تاب نہیں رکھتے تو میں کہاں اس قابل؟ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡئٌ (القرآن، الشوریٰ 11) تیری مثل کوئی شئ نہیں مگر اپنے حسن کا جلوہ اتم دکھا جس کی ہمیں تاب بھی ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ (القرآن، البقرۃ 115)

تم جدھر چہرہ کرو اللہ تعالیٰ کے حسن کا جلوہ موجود ہے، عرض کیا اسی حسن نے ہی تو بے تاب کیا ہے تیرے جلووں کے شاہکار دیکھ کر ہی تو تیری جستجو میں نکلا ہوں، الٰہی بے در ہوں در دے، بے گھر ہوں گھر دے، بے سہارا ہوں سہارا دے، بے کنارہ ہوں کنارہ بخش اپنی طاقت پہ ناز نہیں تیری رحمت پہ امید ہے۔

کبھی اے حقیقت منتظر! نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

عالم تصورات میں آواز آئی! اگر تو میری رحمت کا طالب ہے، پھر مدینے میں رحمت للعالمین ﷺ کو دیکھ لے۔

جن کی "وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی" (القرآن، النجم 3) والی زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں "مَنۡ رَآنِي فَقَدۡ رَأَى الحَقَّ"

(صحیح بخاری، ص 1207 کتاب التعبیر، باب من رانی النبی ﷺ فی المنام رقم 6997)

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا

دمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی
کہ دید حق ہے زیارت کسی کی

پھر کیا پوچھتے ہو؟ خالق کائنات کی طرف سے سمت متعین ہونے کی دیر تھی کہ بے راہ کو راہ مل گئی، بے چین دل کو چین مل گیا منزل پہ پہنچے تو راہ کی تمام صعوبتیں کافور ہو گئیں۔ جیسی طلب تھی اس سے کہیں حسیں پایا، دیکھا تو کیسا

بقول پیر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ!

مکھ چند بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

دو ابرو قوس مثال دسن
جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباں سرخ آکھاں کہ لعل یمن
چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں
جانان کہ جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تو شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں

بے رنگ دے اس مورت تھیں
وچ وحدت پٹھیاں جد گھڑیاں
سُبحَانَ اللہِ مَا اَجملکَ مَا اَحسَنکَ مَا اَکملکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

بقول دیگر حسن مصطفےٰ ﷺ کی تعریف

اس حسن مقدس کا قصیدہ کہوں کیسے
جو مہر عنایت بھی ہے ابر کرم بھی
کیا اس کے لیے نذر کروں جس کی ثنا میں
نماز میں ہیں لفظ بھی سطریں بھی قلم بھی
چہرہ ہے کہ انوار دو عالم کا صحیفہ
آنکھیں ہیں کہ بحرین تقدس کے نگیں ہیں
ماتھا ہے کہ وحدت کی تجلی کا ہے ورق
عارض ہیں کہ والفجر کی آیت کے امین ہیں
گیسو ہیں کہ واللیل کے بکھرے ہوئے سائے
ابرو ہیں کہ کوہسار شب قدر کھلے ہیں
گردن ہے کہ بر برق زبین اوج ثریا
لب سورت یاقوت شعاعوں میں ڈھلے ہیں
قد ہے کہ نبوت کے خدوخال کا معیار
بازو ہیں کہ توحید کی عظمت کے علم ہیں
سینہ ہے کہ رمز دل ہستی کا خزینہ
پلکیں ہیں کہ الفاظ رخ لوح و قلم ہیں
باتیں ہیں کہ طوبی کی چٹکتی ہوئی کلیاں
لہجہ ہے کہ یزدان کی زبان بول رہی ہے
خطبے ہیں کہ ساون کے اڈتے ہوئے بادل
قراءت ہے کہ اسرار جہاں کھول رہی ہے
یہ دانت یہ شیرازہ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے
کہنے کو تیرا فقر تیرے فخر کا باعث
لیکن تو سخاوت کے سمندر کا کنارہ
کہنے کو تو تیرے سر پہ ہے دستار یتیمی
لیکن تو زمانے کے یتیموں کا سہارا
اور رنگ سلیماں تیرے نعلین کا خاکہ
اعجاز مسیحا تیری بکھری ہوئی خوشبو

حسن ید بیضاء تیری دہلیز کی خاک کونین کی سج دھج تیری آرائش گیسو

دنیا کے سلاطین تیرے جاروب کشوں میں عالم کے سکندر تیری چوکھٹ کے بھکاری

اللہ رب العزت کی توفیق پیارے آقا ﷺ کی نظر عنایت سے راقم الحروف نے مصطفےٰ کریم ﷺ کا سراپائے اقدس کاحسن بنام ''ھدی القوی فی شمائل النبی''، تحریر کیا۔

جس کا اسلوب یہ ہے

(1) اس کی بنیاد صحیح احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو بنایا گیا ہے۔

(2) ہر عضو شریف کی مناسبت سے اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم سے الفاظ لے کر درود شریف ترتیب دیا گیا ہے۔

(3) آپ ﷺ کے ہر عضو شریف کو مرکزی سرخی جب کہ ان کے اوصاف کو ضمنی سرخی کے تحت لکھا گیا ہے۔

(4) ہر عضو شریف کے تذکرہ کے آغاز میں اسی عضو شریف کی مناسبت سے امام اہل سنت مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ کے سلام رضا سے اشعار، آخر میں مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ''استغاثہ بحضور اعضاء شریفہ'' سے اشعار نقل کیے گئے ،اور جن مقامات پر موضوع اشعار نہ مل سکے تو راقم الحروف نے وہاں اسی بحر میں حروف کو خود ترتیب دیا ہے، جب کہ درمیان میں موضوع کی مناسبت سے راقم الحروف نے اپنے اشعار کے ساتھ ساتھ مختلف شعراء کے کلاموں سے بھی انتخاب کیا ہے۔

(5) احادیث رسول ﷺ واقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی تخریج میں زیادہ حوالہ جات نقل کرنے کی بجائے کسی ایک مستند کتاب پر اکتفاء کرتے ہوئے مصنف کا مکمل نام مع متوفیٰ بھی ذکر کیا

گیا ہے۔

(6) زیادہ تر احادیث وآثار سے اختصار کی بنا پر مطلوبہ الفاظ لیے گئے ہیں جن کے شروع میں ''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کا استعمال بغیر۔۔(ڈاٹ) کے کیا گیا ہے، جو کہ اکثر روایات کے شروع میں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَظْھَرِ جَمَالِہٖ

خُصُوْصًا عَلٰی کُلِّ عُضْوِہٖ وَ کَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

سیرت نگاری پر جس نے بھی لکھا کمال لکھا قطع نظر اس کے کہ وہ نظم کی صورت میں ہو یا نثر، مگر حقیقت یہ ہے کہ سیرت نگاری کا عنوان اور مدحت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع اختصار واجمال کا نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ توضیح وتفصیل کا تقاضا کرتا ہے۔اس حقیقت سے نظر نہیں چرائی جا سکتی کہ انسان اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد بھی محسوس یہی کرتا ہے کہ میں کما حقہ اس موضوع کا احاطہ نہیں کر سکا اور جی یہی چاہتا ہے کہ یہ مقدس داستاں دراز تر ہوتی چلی جائے

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

جس کو یوں سمجھیے کہ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

کس کی مجال ہے کہ فخر موجودات کی مدح سرائی اور سیرت نگاری کا حق ادا کرسکے تاریخ اسلام میں یہ غلط دعوی نہ کسی زبان سے نکل کر فضاء میں پھیلا اور نہ کسی قلم نے اسے صفحۂ قرطاس پر ثبت کیا اس بارگاہ اقدس میں جس نے بھی لب کشائی کی تو اس کا مقصود حصول سعادت کے سوا اور کچھ نہ تھا کیونکہ وہ اس حقیقت سے واقف ہے

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

راقم الحروف بھی حقیقت حال کا معترف ہے کہ کہاں یہ زباں کہاں وہ مقام حبیب ﷺ کہاں یہ قلم اور کہاں وہ حسن مجسم بقول امام اہلسنت

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور

تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

حصول سعادت کے لیے شمائل نبوی ﷺ پر ایک باب تحریر کیا تا کہ سرکار ﷺ غلامان حسان رضی اللہ عنہ میں قبول فرمالیں

خریدار کا حصہ ہوں نہ حق بائع کا

ہوں وہ دانہ جو گرجائے کف میزاں سے

## حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفےٰ ﷺ

تو آئیے ان ہستیوں سے پوچھتے ہیں جنہوں نے رخ مصطفےٰ ﷺ کو دیکھا تھا

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک، جسمانی تناسب، اعضائے مبارکہ کے حسن اعتدال اور اوصاف حمیدہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

كَانَ عَلِيٌّ إِذَا نَعَتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ ,كَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ ,كَانَ جَعْدَ الشَّعْرِ , وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ ,كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا الْمُكَلْثَمِ كَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ ,أَبْيَضُ مُشْرَبًا حُمْرَةً أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ , أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ ; أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ,إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا , بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًّا وَأَجْرَأُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَوْفَى النَّاسِ بِذِمَّةٍ ,وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً ,مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ; يَقُولُ نَاعِتُهُ :لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ

(الترمذی، ص963۔ کتاب المناقب، باب ماجاء فی صفۃ النبی ﷺ رقم 3648)

آپ ﷺ باعتبار قد مبارک نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست بلکہ میانہ قد کے تھے، آپ ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ جسم اطہر میں فربہ پن نہ تھا۔ چہرہ مبارک (بالکل گول نہ تھا بلکہ اس) میں تھوڑی سی گولائی تھی، رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں۔ آپ ﷺ کی پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں۔ کندھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ پُر گوشت تھے آپ ﷺ جب چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا نیچے اتر رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے بدن کو پھیر کر توجہ فرماتے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، سب سے زیادہ نرم طبیعت والے اور

خاندان کے لحاظ سے سب سے زیادہ افضل تھے۔ جو آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا پہلی نظر میں مرعوب ہو جاتا، جوں جوں قریب آتا آپ ﷺ سے مانوس ہو جاتا اور آپ ﷺ سے محبت کرنے لگتا۔ (الغرض آپ ﷺ کا) حلیہ بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ جیسا پہلے دیکھا ہے نہ بعد میں۔

## حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفیٰ ﷺ

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ نقل کرتے ہیں

کہ آپ ﷺ کے نواسے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ سے حسن مصطفیٰ ﷺ کے بارے روایت نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ، عَظِيمَ الْهَامَةِ، رَجِلَ الشَّعْرِ، إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيصَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، إِذَا هُوَ وَفَرَةٌ أَزْهَرُ اللَّوْنِ، وَاسِعُ الْجَبِينِ، أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ غَضَبٌ، أَقْنَى الْعِرْنِينِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ يَتَأَمَّلُهُ أَشَمَّ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْنَبَ، مُفْلَجَ الْأَسْنَانِ، دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ، كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ، بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيضُ الصَّدْرِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ، أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ، يَجْرِي كَالْخَطِّ، عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ، أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ، طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ، رَحْبُ الرَّاحَةِ

سَبْطَ الْقَصَبِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِلَ الْأَطْرَافِ، خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ، مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ زَالَ قُلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا، ذَرِيعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضَ الطَّرْفِ، نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ، يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

(المعجم الکبیر، ص 155، ج22، باب الھاء، ھند بن ابی ہالہ، رقم 414)

حضور ﷺ عظیم المرتبت اور بارعب تھے، آپ ﷺ کا چہرہ اقدس چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، قد مبارک متوسط قد والے سے کسی قدر طویل ہوتا تھا لیکن لمبے قد والے سے نسبتاً پست تھا۔ سر اقدس اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے، سر کے بالوں میں سہولت سے مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے، جب حضور ﷺ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تو کانوں کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے، آپ ﷺ کا رنگ مبارک چمکدار، پیشانی کشادہ، ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے، ابرو مبارک جدا جدا تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ دونوں کے درمیان ایک مبارک رگ تھی جو حالت غصہ میں ابھر آتی۔ بینی مبارک مائل بہ بلندی تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا، جو شخص غور سے نہ دیکھتا وہ آپ ﷺ کو بلند بینی والا خیال کرتا۔ آپ ﷺ کی ریش مبارک گھنی تھی، رخسار مبارک ہموار (اور ہلکے) تھے، دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا، سامنے کے دانتوں میں قدرے کشادگی تھی۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ آپ ﷺ کی گردن مبارک اتنی خوبصورت اور باریک تھی وہ رنگ وصفائی میں چاندی کی طرح سفید اور

چمکدار تھی ۔آپ ﷺ کے اعضاء مبارک پر گوشت اور معتدل تھے اور ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔ پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھے (لیکن) سینہ مبارک فراخ (اور قدرے ابھرا ہوا) تھا، دونوں شانوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔ جوڑوں کی ہڈیاں قوی تھیں، بدن مبارک کا جو حصہ کپڑوں سے باہر ہوتا روشن نظر آتا۔ ناف اور سینہ کے درمیان ایک لکیر کی طرح بالوں کی ایک باریک دھاری تھی (اور اس لکیر کے علاوہ) سینہ اقدس اور بطن مبارک بالوں سے خالی تھے، البتہ بازوں، کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر کچھ بال تھے ۔کلائیاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ، نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم پُر گوشت تھے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔ آپ ﷺ کے تلوے قدرے گہرے اور قدم ہموار اور ایسے صاف تھے کہ پانی ان سے فوراً ڈھلک جاتا۔ جب آپ ﷺ چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے مگر تواضع کے ساتھ چلتے، زمین پر قدم آہستہ پڑتا نہ کہ زور سے، آپ ﷺ آہستہ چلتے تھے اور قدم ذرا کشادہ رکھتے، (چھوٹے چھوٹے قدم نہیں اٹھاتے تھے)۔ جب آپ ﷺ چلتے تو یوں محسوس ہوتا گویا بلند جگہ سے نیچے اتر رہے ہیں۔ جب کسی طرف توجہ فرماتے تو مکمل متوجہ ہوتے۔ آپ ﷺ کی نظر پاک اکثر جھکی رہتی اور آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی، گوشہ چشم سے دیکھنا آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی (کمال حیا کی وجہ سے آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے)، چلتے وقت آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگے کر دیتے اور جس کو ملتے سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔

## حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا اور حسن مصطفےٰ ﷺ

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ حدیث نقل فرماتے ہیں:

حضرت اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا حسن مصطفےٰ کریم ﷺ کے بارے میں بیان کرتی ہیں۔

تاجدار کائنات ﷺ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرماتے ہوئے ایک ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جہاں ایک پختہ عمر عورت کا خیمہ تھا۔ وہ اکثر مسافروں کی میزبانی کے فرائض بھی سر انجام دیا کرتی تھیں ۔ جس روز حضور ﷺ کا گزر وہاں سے ہوا، اس کا شوہر بکریاں چرانے کے لیے باہر گیا ہوا تھا، گھر میں صرف ایک لاغر بکری تھی جو ریوڑ کے ساتھ جانے کی طاقت نہیں رکھتی تھی ۔ تاجدار کائنات ﷺ نے بطور معجزہ اس بکری کا دودھ دوہنا شروع کیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے لمس سے اس بکری کے خشک تھنوں میں دودھ بھر آیا کہ وہاں موجود تمام لوگ سیر ہو گئے مگر دودھ ختم نہ ہوا۔ ام معبد رضی اللہ عنہا کا شوہر بکریاں چرانے کے بعد واپس آیا تو گھر میں دودھ سے لبریز برتن دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس موقع پر ام معبد رضی اللہ عنہا نے تاجدار کائنات ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہا۔

رَأَيْتُ رَجُلا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِ بِهِ صَعْلَةٌ، قَسِيمٌ وَسِيمٌ، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ، وَفِي صوته صَحَلٌ، أَحْوَرُ أَكْحَلُ أَزَجُّ أَقْرَنُ شَدِيدَ سَوَادِ الشَّعْرِ، فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَافَةٌ، إِذَا صَمَتَ فَعَلَيْهِ وَقَارٌ، وَإِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلاهُ الْبَهَاءُ، كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خُرُزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ، لا نَزْرٌ بِهِ وَلا هَذَرٌ، أَجْهَرُ النَّاسِ وَأَجْمَلُهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْلاهُ وَأَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ، رَبْعَةٌ لا تَشْنَؤُهُ عَيْنٌ مِنْ طُولٍ، وَلا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، وَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ، إِذَا قال استمعوا لقوله، وإن أمر تبادروا لأَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْمُودٌ مَحْشُودٌ، لا عَابِسٌ وَلا مُفْنِدٌ.

(المعجم الكبير، ص 48، ج 4، حبیش بن خالد الخزاعی، رقم 3605)

میں نے ایک شخص دیکھا جس کا حسن بہت نمایاں اور چہرہ نہایت ہشاش بشاش اور اخلاق عمدہ تھے۔ نہ رنگ کی زیادہ سفیدی انہیں معیوب بنا رہی تھی اور نہ گردن اور سر کا پتلا ہونا ان میں نقص پیدا کر رہا تھا۔ بہت خوبرو اور حسین تھے۔ آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں اور پلکیں لمبی تھیں۔ ان کی آواز گونج دار تھی۔ سیاہ چشم وسرمگین، دونوں ابرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ بالوں کی سیاہی خوب تیز تھی۔ گردن چمکدار اور ریش مبارک گھنی تھی۔ جب وہ خاموش ہوتے تو پروقار ہوتے اور جب گفتگو فرماتے تو چہرہ اقدس پرنور اور بارونق ہوتا۔ گفتگو گویا موتیوں کی لڑی، جس سے موتی جھڑ رہے ہوتے۔ گفتگو واضح ہوتی، نہ بے فائدہ ہوتی نہ بیہودہ۔ دور سے دیکھنے پر سب سے زیادہ بارعب اور جمیل نظر آتے۔ اور قریب سے دیکھیں تو سب سے زیادہ خوبرو، (شیریں گفتار اور) حسین دکھائی دیتے۔ قد درمیانہ تھا، نہ اتنا طویل کہ آنکھوں کو برا لگے اور نہ اتنا پست کہ آنکھیں معیوب جانیں۔ آپ ﷺ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ تھے جو خوب سرسبز وشاداب اور قد آور ہو۔ ان کے ساتھی ان کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے، جب آپ ﷺ کچھ فرماتے تو وہ ہمہ تن گوش ہو کر غور سے سنتے اور اگر آپ ﷺ حکم دیتے تو وہ فوراً اسے بجالاتے۔ سب آپ ﷺ کے خادم تھے اور نہ آپ ﷺ ترش رو تھے اور نہ ہی آپ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کی جاتی۔

یہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے مبارک حسن کا خاصہ تھا کہ جو ایک بار دیکھ لیتا پھر اس کی نگاہوں میں کوئی اور کبھی وہ مقام نہ پاسکتا، جو امام الانبیاء ﷺ کے حسن کو ہوتا۔

اور یہ بھی نہیں ہے کہ صرف وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تعریف کریں جو دن رات آپ ﷺ کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ جس آنکھ نے بھی حسن مبارک کا ایک بار جلوہ دیکھا تو تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی۔

جب اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا بے ساختہ اپنی زبان سے تاجدار کائنات ﷺ کی نعت گوئی کر چکیں تو ان کے شوہر نے مسحور کن انداز میں انتہائی عقیدت اور وارفتگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ یقیناً یہی وہ شخص ہے قریش جس کی زندگی کے درپے ہیں۔ اگر میں انہیں پالیتا تو ضرور ان کی ہم رکابی کا شرف حاصل کرتا، اگر ممکن ہوا تو میں اب بھی انہیں ضرور پاؤں گا۔

## حسن ذات کا ادراک ممکن نہیں

نبی بے مثال ﷺ کا حسن و جمال ایسا تھا کہ جس کو کوئی آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہ سکتا تھا

امام مسلم بن الحجاج قشیری متوفی 261ھ نے نقل کی

جن کو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ؛ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ،

(صحیح مسلم، ص 62، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، رقم 192)

میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری نگاہوں میں کوئی آپ ﷺ سے زیادہ حسین تھا میں حضور رحمت ﷺ کے مقدس چہرے کو اس کے جلال و جمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی تاب نہ رکھتا تھا اگر کوئی مجھے آپ ﷺ کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لیے کہتا تو میں کیونکر ایسا بیان کر سکتا تھا کیونکہ (حضور رحمت عالم ﷺ کے حسن جہاں آراء کی چمک دمک کی وجہ سے) آپ ﷺ کو

آنکھ بھر کر دیکھنا ممکن ہی نہ تھا۔

تیرے جلووں کا یہ عالم ہے کہ چشم عالم
تاب دیدار نہیں پھر بھی تماشائی ہے

امام ابو العباس احمد بن محمد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 923ھ نے اپنی کتاب ''المواہب اللدنیہ'' میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 671ھ کا یہ ایمان افروز قول نقل کیا ہے:

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَا أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهُ

(المواہب اللدنیہ، ص 5، ج 2، الفصل الاول، فی کمال خلقتہ وجمال صورتہا الخ)

حضور ﷺ کا حسن و جمال مکمل طور پر ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا اور اگر آقائے کائنات ﷺ کا تمام حسن و جمال ہم پر ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری آنکھیں حضور ﷺ کے جلووں سے قاصر رہتیں۔

نئے انداز کی خلوت ہے یہ اے پردہ نشیں
آنکھیں مشتاق رہیں دل میں ہے جلوہ تیرا

انسانی آنکھ کی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ شاعر رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے تھے وہ آپ ﷺ کا روئے منور دیکھ کر اپنی آنکھیں ہتھیلیوں سے ڈھانپ لیا کرتے تھے وہ خود فرماتے ہیں

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1350ھ نے نقل کیا

لَمَّا نَظَرْتُ إِلَى أَنْوَارِهِ ﷺ وَضَعْتُ كَفِّي عَلَى عَيْنِي خَوْفًا مِنْ ذِهَابِ بَصَرِي

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، ص 450، ج 2)

میں نے جب حضور ﷺ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا تو اپنی ہتھیلیاں اپنی آنکھوں پر رکھ لیں اس لیے کہ (روئے منور کی تابانیوں سے) کہیں میں بینائی سے ہی محروم نہ ہو جاؤں۔

آنکھ بھر کر دیکھا بھی نہیں مگر کمال حسن کو اتنے حسین انداز اور الفاظ میں بیان کیا کہ محبوب ﷺ نے تصدیق کرتے ہوئے انعام سے سرفراز فرمایا کیونکہ یہ الفاظ حضرت حسان کے تخیلات نہیں تھے بلکہ حقیقت تھی

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِيۡ

وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ

كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

## حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور حسن مصطفےٰ ﷺ

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1350ھ نے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ میرے وصال کے بعد اویس قرنی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر اسے یہ خرقہ دینا اور اسے کہنا، میری امت کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے ان کے آبائی وطن قرن پہنچے۔ اور انہوں نے کہا آپ ﷺ کا پیغام سنایا اس کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے دونوں جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا تم نے کبھی فخر موجودات ﷺ کا دیدار بھی کیا ہے؟ انہوں

نے کہا ہاں کیوں نہیں ہم نے متعدد بار دیدار رسول ﷺ سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا ہے تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مسکرا کر کہنے لگے :

لَمْ تَرَيَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَّا ظِلَّهٗ

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ،ص 67، ج3)

تم نے حضور ﷺ کے حسن و جمال کا محض پرتو دیکھا ہے۔

محمد مہدی بن احمد بن علی یوسف رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1109ھ نقل کرتے ہیں

حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا

يَا اَبَا بَكْرٍ ! وَالَّذِىْ بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ ! لَمْ يَعْلَمْنِىْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّىْ

(مطالع المسرات، ص139)

اے ابو بکر! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میری حقیقت میرے پروردگار کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا، حقیقت کو جاننا چونکہ ذات کا ادراک ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات تو بہت دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی کما حقہ آپ ﷺ کی صفات کا ادراک بھی نہیں کر سکتا۔

## حسن صفات کا ادراک کما حقہ ممکن نہیں

امام علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1404ھ فرماتے ہیں :

وَكَانَتْ صِفَاتُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّاهِرَةُ لَا تُدْرَكُ حَقَائِقُهَا

(السیرۃ الحلبیۃ، ص466، باب ما یذکر فیہ صفتہ ﷺ )

حضور ﷺ کی صفات ظاہرہ کے حقائق کا ادراک کسی شخص کے لیے ممکن نہیں۔

امام ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 923ھ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ التَّشْبِيْهَاتُ الْوَارِدَةُ فِىْ حَقِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِىَ عَلٰى سَبِيْلِ

التَّقْرِيْبِ وَالتَّمْثِيْلِ وَإِلَّا فَذَاتُهُ أَعْلٰى

(المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، ج 2، ص 6، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ ﷺ)

اسلاف نے جو آقا ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ کیا ہے یہ بطور تمثیل ہے، ورنہ آقا ﷺ کی ذات اقدس اور مقام اس سے بہت بلند ہے۔

سب تیرے حسن کی ہیں نیرنگیاں

ورنہ پھولوں کے ہیں کاغذی پیراہن

## حسن مصطفٰے ﷺ اور عقیدہ مومن

مومن کے لیے ضروری ہے یہ عقیدہ رکھے کہ محبوب خدا ﷺ دنیائے حسن میں سب سے زیادہ حسین ہیں

امام علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1014ھ فرماتے ہیں:

مِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ بِهِ اعْتِقَادُ أَنَّهُ لَمْ يَجْتَمِعْ فِيْ بَدَنِ آدَمِيٍّ مِنَ الْمَحَاسِنِ الظَّاهِرَةِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَحَاسِنِهِ الْبَاطِنَةِ مَا اجْتَمَعَ فِيْ بَدَنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ص 9، ج 1 باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوسکتا جب تک وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ بلا شبہ آپ ﷺ کے وجود اقدس میں ظاہری و باطنی محاسن و کمالات ہر شخص کی ظاہری و باطنی خوبیوں سے بڑھ کر بے مثل و بے مثال ہیں۔

امام ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 923ھ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ مِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانُ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

جَعَلَ خَلْقَ بَدَنِهِ الشَّرِيْفِ عَلٰى وَجْهٍ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ خَلْقَ اٰدَمِيًّا مِثْلَهٗ

(المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، ص6، ج 2، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ ﷺ)

یہ یقینی بات ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لیے (بندہ مومن کا) یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو حضور ﷺ سے پہلے اور نہ ہی بعد میں کسی کو آپ ﷺ کی مثل حسین وجمیل بنایا۔

تم نور مجسم ہو تم حسن مکمل ہو

خوبا ن دو عالم میں تم سانہ حسیں دیکھا

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر ایمان کی تکمیل کے موضوع پر امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ لکھتے ہیں:

مِنْ تَمَامِ الْإِيْمَانِ بِهِ الْإِيْمَانُ بِأَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ خَلَقَ جَسَدَهٗ عَلٰى وَجْهٍ لَمْ يَظْهَرْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ.

(الشمائل الشریفۃ من الجامع الصغیر، ص27، باب کان وھی الشمائل الشریفہ)

ایمان کی تکمیل کے لیے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ ربِّ کائنات نے حضور ﷺ کا وجود اقدس حسن وجمال میں بے نظیر وبے مثال تخلیق فرمایا ہے۔

# قد مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَمْ یَکُنْ بِالطَّوِیلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِیرِ الْمُتَرَدِّدِ

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ کریم ﷺ بے مثل و بے مثال قد و قامت میں بھی حسن تناسب کا اعلیٰ ترین نمونہ تھے قد مبارک نہ بہت زیادہ طویل تھا کہ دیکھنے والے کو پسند نہ آئے نہ پست کہ حقیر دکھائی دے آقا کریم ﷺ کے شمائل پر محدثین و مورخین نے بہت لکھا اور اپنی بساط کے مطابق تلاش کیا مگر یہ حقیقت منکشف نہ ہو سکی کہ سرکار ﷺ کا قد مبارک کتنا تھا۔

اعترافِ حقیقت یہی ہے مل بھی کیسے سکتا کہ جب کسی نے لکھا ہی نہیں، اور کوئی لکھ بھی کیسے سکتا کہ جب کسی نے بیان ہی نہیں کیا، اور بیان بھی کیونکر ممکن ہو کہ جب باری تعالیٰ کے علاوہ کوئی آپ ﷺ کی رفعت کو جاننے والا ہی نہیں ہے۔

ٹوپیاں تھام کے گر عرش بریں کو دیکھیں
اونچے اونچوں کو نظر آئے نہ رفعت تیری

کیونکہ کسی چیز کی قد و قامت کا اندازہ تب ہی ممکن ہوتا ہے، کہ جب اس کو سمت فوق (اوپر) سے دیکھا جائے جو کہ کسی بشر کے لیے ممکن نہیں۔اسی لیے میرے مدنی آقا ﷺ کو جس نے دیکھا پکار اٹھا۔

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی

آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں کسی شخص نے قد کے لحاظ سے بھی بلند ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ پتہ چلا اگر دعوی کرنے میں کوئی بلند نہیں تو حقیقت میں کوئی بشر آپ سے بلند کیسے ہوسکتا ہے؟۔

فروغ مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی
تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے۔

اسی لیے جب آپ ﷺ کو عالم تنہائی میں دیکھا تو میانہ قد محسوس ہوا جب آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں جلوہ گر ہوتے تو سب سے بلند اور نمایاں نظر آتے۔

امام حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفیٰ 235ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کے قد انور کی تعریف میں یوں روایت نقل کرتے ہیں۔

لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ

(مصنف ابن ابی شیبہ، ص 445، ج 7، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالیٰ محمداً ﷺ رقم 1767)

کہ آپ ﷺ نہ تو بہت لمبے قد والے تھے، اور نہ بہت چھوٹے بلکہ متوسط قامت رکھتے تھے۔

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نے نقل کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے قد زیبا کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا

(سبل الھدی والرشاد، ص 82، ج 2، باب الثامن عشر فی طولہ واعتدالہ)

حضور ﷺ اپنی قامت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔

باعث کن فیکون تیرا مقدس پیکر
سرو گلزار حقیقت قد بالا تیرا

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نے نقل کیا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَمَا مَشٰی مَعَ اَحَدٍ اِلَّا طَالَهٗ

(سبل الھدی والرشاد، ص83، ج2، باب الثامن عشر فی طولہ واعتدالہ)

آپ ﷺ ساتھ چلنے والے سے بلند قامت نظر آتے تھے۔

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے

ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 405ھ نے نقل کیا

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سرکار ﷺ کے قد کا حسن یوں بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَبْعَةٌ لا تَشْنَؤُهُ عَيْنٌ مِنْ طُولٍ، وَلا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، وَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ج3، ص10، کتاب الھجرۃ وقد صح اکثر اخبارھا، رقم 4327)

حضور ﷺ کا قد انور نہایت خوبصورت اور میانہ تھا، نہ ایسا طویل کہ دیکھنے والے کو پسند نہ آئے اور نہ ایسا پست کہ حقیر دکھائی دے۔ (قد انور) دو شاخوں کے درمیان تروتازہ شاخ کی مانند تھا اور آپ ﷺ دیکھنے میں تینوں (حضور ﷺ، یار غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ) میں سب سے زیادہ بارونق اور قد کے اعتبار سے حسین دکھائی دے رہے تھے۔

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے

نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

## سر انور بلند کیسے ہوتا!

آپ ﷺ کا قد مبارک تو درمیانہ ہی تھا مگر ہجوم میں آپ جو ممتاز نظر آتے اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس وقت آپ ﷺ کا قد مبارک طویل ہو جاتا بعد میں قصیر، بلکہ اللہ کریم اپنے کمال کرم سے آپ ﷺ کے قد انور کو دیکھنے والے کی آنکھ میں رفعت حسی عطا فرما دیتا تھا۔

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی مصری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1122ھ لکھتے ہیں:

يُرَى فِي أَعْيُنِ النَّاظِرِينَ وَجَسَدُهُ بَاقٍ عَلَى أَصْلِ خِلْقَتِهِ عَلَى حَدِّ قَوْلِهِ تَعَالَى "وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ" (الأنفال،44) وَهٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ، فَهُوَ مِثْلُ تَطَوُّرِ الْوَلِيِّ، وَذٰلِكَ كَيْ لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ صُورَةً، كَمَا لَا يَتَطَاوَلُ مَعْنًى، فَمِثْلُ ارْتِفَاعِهِ الْمَعْنَوِيِّ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ، فَرَآهُ رِفْعَةً حِسِيَّةً

(شرح الزرقانی علی المواهب الدنیہ، ص485، ج5، الفصل الاول، فی کمال خلقتہ وکمال صورتہ)

دیکھنے والوں کی نظروں میں آپ ﷺ اپنے جسم اطہر کی حالت اصلیہ پر دکھائی دیتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور جب لڑتے وقت تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا" اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ صرف لوگوں کی نظروں میں بلند دکھائی دیتے لیکن حضور ﷺ کا جسم اطہر اس حال میں بھی اپنی اصلی حالت پر ہی رہتا لیکن حضور ﷺ کی رفعت معنوی کو اللہ رب العزت دیکھنے والے کی آنکھ میں رفعت حسی بنا دیتا تھا۔

## میانہ قد کی حکمتیں:۔

آپ ﷺ کے قد مبارک میانہ اور نمایاں ہونے میں دو حکمتیں واضح نظر آتی ہیں۔

1۔آدمی کا طویل القامت ہونا اعتدال کے منافی ہونے کے ساتھ ساتھ نا قابل تعریف ہوتا ہے۔

امام عبداللہ بن سعید بن محمد عبادی الحضرمی الشحاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1410ھ امام ابو عباس احمد بن محمد بن عمر خفاجی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1069ھ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

وَلَمْ يُخْلَقْ أَطْوَلُ مِنْ غَيْرِهِ لِخُرُوْجِهِ عَنِ الْاِعْتِدَالِ الْأَكْمَلِ الْمَحْمُوْدِ وَلٰكِنْ جَعَلَ اللهُ لَهُ هٰذَا فِيْ رَأْيِ الْعَيْنِ مُعْجِزَةً خَصَّهُ اللهُ تَعَالٰى بِهَا

(منتهى المسئول على وسائل الوصول الى شمائل، ص217، ج1، الفصل الاول، فی جمال صورتہ ﷺ)

حضور ﷺ صرف لوگوں کی نظروں میں بلند دکھائی دیتے لیکن حضور ﷺ کا جسم اطہر اس حال میں بھی اصل خلقت پر ہی رہتا پس آپ ﷺ کی رفعت معنوی کو ہی اللہ رب العزت نے دیکھنے والے کی آنکھ میں رفعت حسی بنا دیا تھا۔

2۔آپ ﷺ کے قد مبارک کے نمایاں ہونے میں حکمت یہی ہے کہ واضح ہو جائے کہ جس طرح حقیقی اور باطنی رفعت میں آپ ﷺ کا کوئی ہمسر نہیں اسی طرح ظاہر حسن قامت میں بھی اللہ رب العزت نے آپ کو بے نظیر و بے مثال پیدا فرمایا ہے۔

امام علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1014ھ فرماتے ہیں:

وَلَعَلَّ السِّرَّ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ صُوْرَةً كَمَا لَا يَتَطَاوَلُ عَلَيْهِ مَعْنًى.

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ص11، ج1، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حسن قامت میں حکمت یہ پنہاں ہے کہ جس طرح باطنی محامد ومحاسن میں حضور ﷺ سے کوئی بلند نہیں، اسی طرح ظاہری قد وقامت میں بھی کوئی آپ ﷺ سے بڑھ نہیں سکتا۔ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ ﷺ کے حسنِ قامت کے نمایاں ہونے کی یہی حکمت بیان کی ہے۔

## قد مبارک کا کمال:۔

گزشتہ کلام کا خلاصہ یہی ہوا کہ آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانہ تھا، نہ بہت دراز نہ پست کیوں کہ جن کے مبارک حسن کے تذکرے ہم کر رہے ہیں ان کے ہاں پستی نام کی کوئی شے موجود نہیں ہے بلکہ وہ پست کو اپنی نسبت سے ارفع فرما دیتے ہیں۔رہی طویل القامت تو اس کی حاجت بھی کیا ہے؟۔کیوں کہ انسان دراز قد کی چاہت دو وجہ سے کرتا ہے

### بلند قامت

تاکہ لوگوں میں نمایاں نظر آؤں وہ تو آپ ﷺ مجمع عام میں سب سے بلند ہوتے تھے امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نے نقل کیا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَمَا مَشٰی مَعَ اَحَدٍ اِلَّا طَالَہٗ

(سبل الہدی والرشاد، ص83، ج2، باب الثامن عشر فی طولہ واعتدالہ)

آپ ﷺ ساتھ چلنے والے سے بلند قامت نظر آتے تھے۔

### جنت تک رسائی

انسان طویل القامت ہونا اس لیے پسند کرتا ہے کہ میرا ہاتھ بآسانی بلند جگہ تک پہنچ سکے جب کہ میرے آقا ﷺ کے متوسط قد ہونے کا کمال یہ ہے کہ فرش زمین پہ کھڑے ہو کر خلد

بریں تک اپنا ہاتھ پہنچا رہے ہیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا

(صحیح بخاری، ص 121، باب رفع البصر الی الامام فی الصلوۃ، 748، 1052، 5197)

یارسول اللہ ﷺ آپ کو آگے بڑھ کر کچھ پکڑتے ہوئے دیکھا پھر آپ پیچھے ہٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں سے میں نے انگور کے خوشے کو دیکھا اگر میں اسے لے لیتا تو اسے تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے

لاکھوں میں سر بلند شان ہے سلامت تیری
ہے معتدل پست نہ دراز ہے قامت تیری
وسیم فرش زمیں پہ رہ کر ہاتھ ان کا خلد بریں تک جائے
میانہ قد کو بے مثل بنایا ہے آقا علامت تیری

# بال مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ سَبْطَ الشَّعْرِ

ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خود خصلت پہ لاکھوں سلام

آقا کریم ﷺ کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے نہ پوری طرح گھنگھریالے بلکہ تھوڑے خمدار، سیاہ نرم وملائم کبھی کانوں تو کبھی شانوں تک ہوتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

(بخاری، ص1038، کتاب اللباس، باب الجعد، رقم 5906)

آپکی زلفیں عنبریں نہ بالکل سیدھی نہ زیادہ خمدار بلکہ درمیانی نوعیت کے کنڈل والی تھیں۔

زہے نور جبیں، حسن تبسم، نگہت گیسو
مبارک اے جمال آرا تجھے سامان محبوبی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زلف کے بارے فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبُطَ الشَّعْرِ ذُو وَفْرَةٍ،

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص274، ج1، باب جامع صفۃ رسول اللہ ﷺ)

کہ آپ ﷺ کی زلفیں لٹکی ہوئی تھیں۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ

(جامع الترمذی، ص500، باب21، ماجاء فی الجمۃ واتخاذ الشعر، رقم1755)

کہ آپکی زلفیں کانوں اور شانوں کے درمیان تھیں۔

سینہ ہے کہ گنجینہ اسرار الٰہی
گیسو ہیں تیرے دوش پہ یا بار دوعالم

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 261ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ

(مسلم، ص914، کتاب الفضائل، باب صفة شعر النبی ﷺ، رقم 2338)

آپ ﷺ کی زلفیں کندھوں کو مس کر رہی ہوتی تھیں۔

گویا کہ آپ کی زلفوں کے مختلف انداز تھے کبھی کانوں کی لو تک کبھی کانوں اور شانوں کے درمیان کبھی شانوں تک، یعنی کٹوا دیتے تو کانوں تک زیادہ سے زیادہ بڑھ جاتیں تو شانوں تک ہوتی تھیں۔

المختصر انداز زلف کوئی بھی ہوتا تو وہ بے مثال نظر آتا تھا

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ

(مسلم، ص914، کتاب الفضائل، باب فی صفة النبی ﷺ وانہ کان احسن الناس وجھا، رقم 2337)

میں نے شانوں کو بوسہ دیتی زلفوں والا سرخ جبہ زیب تن کیے ہوئے آپ سے زیادہ حسین وجمیل کسی کو نہیں دیکھا

## سیاہ زلفیں

زلف دیکھی ہے کہ نظروں نے گھٹا دیکھی ہے
لٹ گیا جس نے محمد ﷺ کی ادا دیکھی ہے

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن

ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ سَوَادِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 17، ج 2، فی صفۃ راسہ وشعرہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کے بال نہایت سیاہ تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الشَّعْرِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 17، ج 2، فی صفۃ راسہ وشعرہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہایت حسین وجمیل تھے۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَّقَهَا، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ،

(جامع الترمذی، ص 722، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کچھ خم دار تھے اگر مانگ آسانی سے نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ نہیں

آپ کے بال مبارک جب لمبے ہوتے تو کانوں کی لو سے نیچے تک ہوتے تھے

لیلہ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

## کمال:۔

دنیا میں کوئی وزیر یا بادشاہ بال کٹوائے تو گندی نالیوں کی نظر ہوتے ہیں۔ پھر خیال نہیں رہتا کہ یہ بادشاہ کے بال ہیں یا گدا کے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں پر تبرک کے لیے اٹھا لیتے تھے۔

کیونکہ قرآن میں اللہ کریم نے ان زلفوں کی عزت کی قسم اٹھائی ہے۔

وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی

(القرآن، الضحی، 1، 2)

احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، ابو العباس، شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ متوفی 923ھ فرماتے ہیں

وَلَا اِسْتِبْعَادَ فِیْهِ

(مواہب اللدنیہ، ص 559، ج 2، الفصل الثانی فی قسمۃ تعاطی)

کہ والضحیٰ سے چہرہ انور واللیل سے زلف عنبریں مراد لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

## موئے مبارک کی اہمیت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز جانتے تھے

حضرت ابو عبیدہ کہتے ہیں:۔

أَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

(بخاری، ص 36، کتاب الوضو، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، رقم 170)

اگر میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہو تو وہ مجھے ساری دنیا اس کی نعمتوں سے زیادہ عزیز ہے۔

ہم سیاہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہو تیرے پیارے کے پیارے گیسو

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ نقل فرماتے ہیں اور ادب اتنا کرتے کہ

جب آپ ﷺ حجامت بنوا رہے ہوتے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بال لینے کے لیے حلقہ بنا لیتے

فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ

(مسلم، ص 911، کتاب الفضائل، باب قرب النبی ﷺ من الناس وتبرکھم، رقم 2325)

کہ کہیں وہ بال زمین پر نہ گرے بلکہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ہی کو رونق بخشے۔

کیونکہ سرکار نے فرمایا۔

مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِى، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔

دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک
اے کرم کے سنبلستاں العیاث

# چہرہ مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے کریم ﷺ کا چہرہ مبارک نہ بالکل گول نہ غیر مناسب لمبا بلکہ طول و عرض میں اپنی مثال آپ تھا۔ خدو خال اور رنگ و روپ میں اتنا حسن تھا کہ دیکھنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا، اسی چہرے پہ فدا ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے چودھویں

کے چاند کبھی رب کے قرآن سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے چہرہ انور کی تعریف یوں کرتے ہیں

كَانَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ تَدْوِيْرٌ.

(سبل الھدی والرشاد، ص39، ج 2، فی صفۃ وجھہ الشریف

حضور ﷺ کا چہرہ انور حسن اعتدال کے ساتھ گول تھا

چہرے پہ قربان شمس وقمر

زلفوں پہ تصدق شام وسحر

رخساروں پہ ٹھہرے کس کی نظر

تیرے منہ کی جلا کا کیا کہنا

## چہرہ انور کی تازگی

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔

رَأَيْتُ رَجُلاً ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ

(سبل الھدی والرشاد، ص39، ج2، الباب العاشر فی صفۃ وجھہ الشریفۃ ﷺ )

میں نے ایسے صاف ستھرے شخص کو دیکھا جس کا چہرہ ہشاش بشاش تھا۔

## نور کی کرنیں

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

(سبل الهدی والرشاد، ص40، ج 2، فی صفة وجهه الشریف)

جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کے روئے منور سے نور کی شعاعیں پھوٹتی دکھائی دیتی تھیں، یوں لگتا جیسے چہرہ اقدس چاند کا ٹکڑا ہو اور اس سے ہم آپ ﷺ کی خوشی کو جان لیتے تھے

ذروں میں تیری چمک پھولوں میں تیری مہک
رونق بزم کائنات ہر سو تیری ہی داستان ہے

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا

(بخاری، ص596، کتاب المناقب، باب فی صفة النبی ﷺ، رقم 3549)

حضور پرنور ﷺ اپنے چہرہ انور اور اخلاق حسنہ کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل ہیں۔

میکدے سے کام کیا مجھ کو سبو سے کیا غرض
بادہ حسن نبی سے دل میرا مدہوش ہے

## شمس و قمر بھی تصدق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بھی آپ ﷺ کے چہرہ انور کا تذکرہ کرتے تو اکثر سورج اور چاند سے تشبیہ دیا کرتے تھے کیونکہ اللہ کریم نے ان کو نور بھی نور مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ میں عطا فرمایا

خورشید کس کے نور سے خورشید بن گیا
کس کا جمال رونق ماہ تمام ہے

عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 911ھ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں:۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرُهُمْ لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ إِلَّا شَبَّهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

(خصائص الکبری، ص115، ج1، باب الایۃ فی عرقہ الشریف)

حضور ﷺ سب سے بڑھ کر حسین وجمیل اور خوش منظر تھے۔ جس شخص نے بھی حضور ﷺ کی توصیف وثنا کی اس نے چہرہ انور کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی

تشبیہ کے لیے ہیں خورشید و ماہتاب

حاجت بھی ورنہ کیا تھی رخ مصطفیٰ کے بعد

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ مِنْ وَجْهِهِ،

(سبل الھدی والرشاد، ص40، ج 2، فی صفۃ وجہ الشریف)

میں نے حضور ﷺ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی اور کو نہیں پایا (یعنی آقا ﷺ کے روئے منور کی زیارت کر کے یوں محسوس ہوتا) گویا حضور ﷺ کے روئے منور میں آفتاب روشن محو خرام ہے۔

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458 لکھتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ربیع بنت معوذ سے حضور ﷺ کے شمائل پوچھے تو انہوں نے کہا:

یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَهُ، رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً

(شعب الایمان، ص 17، ج 3، فصل فی خلق رسول اللہ ﷺ، رقم 1354)

اے میرے بیٹے! اگر تو ان کی زیارت کرتا تو گویا آپ کے چہرے پر سورج طلوع ہوتا ہوا دیکھتا

یہ شام وسحر، یہ مہر وقمر، یہ غنچہ وگل، ذرے تارے
قربان ہیں سب تیرے رخ پر اس نور ضیاء کا کیا کہنا

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا

أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ السَّيْفِ؟

کیا حضور ﷺ کا روئے منور تلوار کی مانند تھا؟

انہوں نے جواباً کہا:

لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

(جامع الترمذی، ص 722، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

نہیں (حضور ﷺ کا چہرہ اقدس تلوار کی مانند نہیں) بلکہ چاند کی طرح چمکدار تھا

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نقل فرماتے ہیں

کہ انتہائی قربت سے چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کرنے والے صحابی رسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَارَةِ الْقَمَرِ.

(سبل الھدی والرشاد، ص 40، ج 2، فی صفۃ وجھہ الشریف)

حضور ﷺ کا روئے منور چودھویں کے چاند کی مانند دکھائی دیتا تھا۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ روئے منور کے حوالے سے فرماتے ہیں:۔

يَتَلَأْلَوءُ وَجْهُهُ تَلَألُوءَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ٭

(جامع الترمذی، ص722، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

سورج کی بجائے چاند سے صحابہ کرام تشبیہ اس لیے دیتے کیونکہ چاند سے روشنی کا حصول بغیر گرمی کے ہوتا ہے۔ جس کو نظر بھر کر دیکھا جاسکتا ہے۔ ورنہ چاند بھی چہرہ مصطفےٰ ﷺ کی تابانیوں کی صحیح ترجمانی نہیں کرسکتا۔

ہٹی اس پاک رخ سے ہو کے نادم اے نظر جھک جا
نماز عشق میں یہ سہو واجب تجھ پہ سجدہ ہے

## چاند سے زیادہ حسین چہرہ

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ سرخ چادر اوڑھے آرام فرمارہے تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور ﷺ کے چہرے کی زیارت کرتا بالآخر دل بے اختیار ہو کر پکار اٹھا

فَلَهُوَ عِنْدِی أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

(جامع الترمذی، ص722، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں

مہر بھی ضو فشاں سہی لیکن
اس رخ ضو فشاں سے کیانسبت

علی بن (سلطان) محمد، أبوالحسن نور الدین الملا الهروی القاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1014ھ چہرہ مصطفےٰ ﷺ کے چاند سے افضلیت کے حوالے سے فرماتے ہیں:۔

فَنُورُ وَجْهِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتِيٌّ لَا يَنْفَكُّ عَنْهُ سَاعَةً فِي اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ، وَنُورُ الْقَمَرِ مُكْتَسَبٌ مُسْتَعَارٌ يَنْقُصُ تَارَةً وَيُخْسَفُ أُخْرَى،

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ص 47، ج 1)

حضور ﷺ کے چہرہ انور کا نور دن رات میں کبھی جدا نہیں ہوتا چاند کے برعکس کیونکہ یہ حضور ﷺ کا ذاتی وصف ہے، چاند کا نور تو سورج سے مستعار ہے، اس لیے اس میں کمی بھی آجاتی ہے حتی کہ کبھی تو بالکل بے نور ہو جاتا ہے۔

آپ سے عالم منور یا مصطفےٰ ﷺ
دشت و در کوہ قمر جن و بشر یا مصطفےٰ ﷺ

## قرآن مجسم

آقا کریم ﷺ کا اخلاق مبارک قرآن تھا

محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

"كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ"

(الادب المفرد، ص 99، باب من دعا اللہ ان یحسن خلقہ 144، رقم 311)

آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔

مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چہرہ مصطفیٰ ﷺ کو کھلے ہوئے قرآن سے تشبیہ دی

یہ بھی سچ ہے کہ آپ ﷺ کی گفتار ہے جمیل

یہ بھی حق ہے کہ صاحب کردار آپ ﷺ ہیں

محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایام وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے، اچانک آقائے کائنات ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا

كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ

(بخاری، ص 111، کتاب الاذان، باب اہل العلم احق بالامۃ، رقم 680)

گویا آپ ﷺ کا چہرہ انور قرآن کا ورق ہے

چہرہ مصطفیٰ مثل قرآن ہے

عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

ابو زکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی متوفی 677ھ اس تشبیہ کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں

عِبَارَةٌ عَنِ الْجَمَالِ الْبَارِعِ، وَحُسْنُ الْبَشَرَةِ وَصَفَاءِ الْوَجْهِ وَاسْتِنَارَتُهُ

(شرح النووی علی صحیح مسلم، ص 142، ج 4، باب استخلاف الامام اذا عرض لہ)

(جس طرح ورق مصحف کلام الٰہی ہونے کی وجہ سے حسی اور معنوی نور پر مشتمل ہو کر دیگر کلاموں پر فوقیت رکھتا ہے، اسی طرح) حضور ﷺ بھی اپنے حسن و جمال، چہرہ انور کی نظافت و پاکیزگی اور تابانی میں یکتا و تنہا ہیں۔

## کمال:۔

حسن تو وہی ہے جس کو حسین بھی بغور دیکھیں اور چہرہ مصطفےٰ ﷺ کا حسن وہ ہے جسکو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔جس کے بارے خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا

(القرآن،الطور،48)

پیارے حبیب آپ تو ہماری نظروں میں ہو

اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی کو دیکھنے میں حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کو مانگنا نہ پڑے بلکہ بن مانگے ہی میں اس کی ضرورت کو پورا کردوں۔

بلاتمثیل اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا ہے کہ حبیب کی تمنا الفاظ بن کر زبان پر نہ مچلے ابھی چہرہ اٹھا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(القرآن،البقرۃ،144)

اے حبیب ﷺ ہم بار بار آپ کے چہرے کا رخ انور آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں ضرور ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں

پس آپ ﷺ اپنا چہرہ ابھی مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے

اور دوسرے مقام پر اللہ اس چہرے کا حسن یوں بیان فرماتا

وَالضُّحٰی

(القرآن،الضحیٰ،1)

قسم ہے چاشت (کی طرح چمکتے ہوئے چہرہ) کی

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1122ھ لکھتے ہیں

وَالضُّحٰی بِوَجْھِہٖ

ضحیٰ سے مراد آپ ﷺ کا رخ انور ہے۔

ہے سورت والشمس اگر روئے محمد ﷺ
واللیل کی تفسیر ہوئی ضوئے محمد ﷺ
جب روئے محمد ﷺ کی • نظر آئی تجلی
سمجھا میں شب قدر ہے گیسوئے محمد ﷺ

## در و دیوار روشن

اور کمال یہ بھی تھا کہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی کرنیں جب در و دیوار پر پڑتیں تو وہ منور ہو جاتے تھے

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1122ھ لکھتے ہیں

یُضِیءُ فِی الْجُدُرِ بِضَمِّ الْجِیمِ وَالدَّالِ، جَمْعُ جِدَارٍ وَھُوَ الْحَائِطُ أَیْ یَشْرِقُ نُورُہُ عَلَیْھَا إِشْرَاقًا کَإِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَیْھَا.

(شرح الزرقانی، ص 450، ج 5، فصل اول، فی کمال خلقتہ ﷺ)

سرکار ﷺ کے چہرہ اقدس کی روشنی سے دیواریں اس طرح چمکتی تھیں جیسے سورج کی روشنی سے چمکتی ہیں آپ جب اندھیرے میں داخل ہوتے تو وہاں نور اجالا ہو جاتا

ان کے حسن کا ادنی سا کرشمہ یہ ہے
چمک گئی ہے شبستان غیب و بزم شہود

علی بن (سلطان) محمد، ابوالحسن نور الدین الملا الہروی القاری المتوفی 1014ھ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں

كُنْتُ أَدْخُل الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ حَالَ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(شرح الشفاء، ص159، ج1 فصل ان قلت اکرمک اللہ تعالی)

میں آپ ﷺ کے چہرے کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے آپ کے رخ انور کے بارے میں کہا:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ... ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْأَرَامِلِ

(صحیح بخاری، ص162، کتاب الاستسقاء۔ باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذ اقحطوا، رقم 1009)

ایسا سفید کہ آپ کے رخ انور کی وجہ سے بارش برسائی جاتی ہے یتیموں کا مددگار اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

رخشندہ تیرے حسن سے رخسار یقیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبین ہے

امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ نقل فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سحری کے وقت میں کچھ سی رہی تھی کہ میرے ہاتھوں سے سوئی گر گئی اور تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکی تو اتنے میں سرکار ﷺ تشریف لائے

فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُورِ وَجْهِهِ

(خصائص الکبری، ص 107، ج 1، باب الآیۃ فی وجہ الشریف)

آپ ﷺ کے چہرہ انور سے نمودار ہونے والی شعاؤں کی روشنی سے مجھے سوئی مل گئی

سوزن گم شدہ ملتی تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

جیسا کہ خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي

جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي

(جامع الترمذی، ص756، ج 2، شمائل ترمذی، باب فی رویۃ رسول اللہ ﷺ)

بے شک شیطان میری صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔

سرکار ﷺ کے حسن کی جتنی بھی تعریف کی جائے تعریف کا حق ادا نہیں ہوسکتا

بے قراری چین لیتی ہی نہیں
اے قرار بے قراراں الغیاث

# رنگت مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ أَبْیَضَ مُشْرَبًا حُمْرَۃً

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

نبی کریم ﷺ کے جسم مقدس کی رنگت مبارک سرخی مائل سفید تھی اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی رنگت کو گلاب سے تشبیہ دی اور کبھی گندم گوں فرمایا:۔

احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسر وجردی الخراسانی ابوبکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَبْیَضَ مُشْرَبًا حُمْرَۃً

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 217، ج 1، باب راس رسول اللہ ﷺ وصفۃ لحیتہ)

حضور ﷺ کا رنگ مبارک سفیدی اور سرخی کا حسین امتزاج تھا۔

ابوبکر محمد بن ہارون الرُّویانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 307ھ حضرت امام ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

کَانَ أَبْیَضَ تَعْلُوہُ حُمْرَۃٌ

(مسند الرویانی، ص 318، ج 2، سلیم بن عامر عن ابی امامۃ)

حضور ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَسْمَرَ

آپ ﷺ کے رنگ کی سفیدی گندم گوں تھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ

آپ کا رنگ نہ تو بالکل (دودھ کی طرح) سفید تھا اور نہ ہی گندمی تھا۔

اسی لیے کہ سفید اور گندمی کی درمیانی صورت سرخی مائل سفید بنتی ہے جو کہ انسانی رنگوں میں سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہے۔

## آخر میں وصال فرمانے والے صحابی رضی اللہ عنہ کی گواہی

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کو جب یہ کہتے سنا

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي

میں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور آج میرے سوا پوری دنیا میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا ہو

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا

فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟

آپ نے حضور ﷺ کو کیسا دیکھا؟

تو انہوں نے فرمایا

كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کا رنگ ایسا سفید تھا کہ جو جاذب نظر ہو۔

جن کی کرنوں سے ضیاء بار ہے بزم ہستی
انسانیت کے وہ ماہ تمام آپ ﷺ ہیں

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ سفید رنگ والے تھے دیکھنے والے کو یوں لگتا کہ جیسا آپ کا جسم چاندی سے ڈھالا گیا ہو۔

جب کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا

کہ آپ ﷺ رنگت کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ پرنور تھے۔

دل بے رنگ کو اب رنگنا چاہیے
بے رنگ ہوں اے رنگ مصطفیٰ ﷺ الغیاث

# جبین مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاسِعَ الْجَبِيْنِ

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

تاجدار کائنات ﷺ کی مبارک پیشانی فراخ، کشادہ، روشن اور چمکدار تھی جس پر خوشی واطمینان اور سرور مسرت کی کیفیت آشکار رہتی۔

آپ ﷺ کی کشادہ اور پر نور پیشانی مبارک ہر قسم کی ظاہری و باطنی آلائشوں اور کثافتوں سے پاک تھی، صحابہ کرام میں سے کسی نے آپ ﷺ کی پیشانی انور پر کبھی اکتاہٹ اور بیزاری کی کیفیت نہیں دیکھی ،آپ ﷺ کی مبارک پیشانی پھولوں کی طرح تروتازہ اور ماہ تاباں کی طرح روشن و آبدار تھی، جس پر کبھی شکن نظر نہ آئی

زمیں پہ جھک کر جو عرش بریں پہ پہنچی
ہمیں بلندی مقصد اسی جبیں سے ملی

## کشادہ پیشانی

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

رسول اللہ ﷺ کشادہ پیشانی والے تھے۔

## پیشانی مبارک کا کمال

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ابی خیثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْلَى الْعَيْنَيْنِ ،اِذْ طَلَعَ جَبِيْنُهُ مِنْ بَيْنِ الشَّعْرِ اَوْ طَلَعَ مِنْ فَلَقِ الشَّعْرِ ، اَوْعِنْدَ اللَّيْلِ اَوْ طَلَعَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ تَرَاءَى جَبِيْنُهُ كَاَنَّهُ السِّرَاجُ الْمُتَوَقِّدُ يَتَلَالَاُ ،كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ هُوَ ﷺ

(سبل الهدی والرشاد، ص21، ج2، الباب الثانی فی صفۃ جبینہ الشریفۃ)

حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک پیشانی روشن تھی، جب موئے مبارک سے پیشانی ظاہر ہوتی، یا دن کے وقت ظاہر ہوتی، یا رات کے وقت دکھائی دیتی یا آپ ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف لاتے تو اس وقت جبین انور یوں نظر آتی جیسے روشن چراغ ہو جو چمک رہا ہو، یہ حسین اور دلکش منظر دیکھ کر لوگ بے ساختہ پکار اٹھتے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

غمزدوں کی شام ہے تاریک رات
اے جبیں اے ماہِ تاباں العیاث

# ابرو مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَقْرُوْنَ الْحَاجِبَیْنِ

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ابرو مبارک گھرے سیاہ، گنجان اور کمان کی طرح خمیدہ وباریک تھے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ چھپی رہتی لیکن جب کبھی آپ ﷺ غیظ اور جلال کی کیفیت میں ہوتے تو وہ رگ ابھر کر نمایاں ہو جاتی جسے دیکھ کر صحابہ کرام جان لیتے کہ آقائے دو جہاں ﷺ کو کوئی ناپسندیدہ واقعہ رونما ہوا ہے۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِيْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ

رسول اکرم ﷺ کے ابرو مبارک (کمان کی طرح) خمدار، باریک اور گنجان تھے۔ ابرو

مبارک جدا جدا تھے اور دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو حالت غصہ میں ابھر آتی۔

نگاہ ناز میں پنہاں ہیں نکتہ ہائے فنا
چھپائے خنجر ابرو میں رمز لا موجود

## متصل ابرو

شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ بیان کرتے ہیں
کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنَ الْحَاجِبَيْنِ

رسول اکرم ﷺ کے ابرو مقدس آپس میں متصل تھے۔

## روایات میں تطبیق

مذکورہ بالا دونوں روایتوں تعارض محسوس ہوتا ہے۔ پہلی روایت میں ہے کہ ابرو مبارک ملے ہوئے نہ تھے جبکہ دوسری روایت میں مذکور یہ مذکور ہے کہ ابرو مبارک ملے ہوئے تھے ائمہ نے ان دونوں روایات کے درمیان تطبیق یوں کی ہے:

اَلْفُرْجَةُ الَّتِىْ كَانَتْ بَيْنَ حَاجِبَيْهِ يَسِيْرَةٌ لَا تَبَيَّنَ اِلَّا لِمَنْ دَقَّقَ النَّظَرَ

دونوں ابروؤں کے درمیان اتنا کم فاصلہ تھا جو صرف بغور دیکھنے سے محسوس ہوتا تھا۔

## باریک ابرو

شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ بیان کرتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقِيْقَ الْحَاجِبَيْنِ

رسول اکرم ﷺ کے ابرو مبارک نہایت باریک تھے۔

## کمال

ان ابرو مبارک کا کمال یہ تھا

پھر بند کشاکش میں گرفتار نہ دیکھے
جب معجزہ جنبش ابرو نظر آئے

جس طرف ابرو مصطفےٰ ﷺ کا اشارہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا رخ ادھر پھیر دیا۔

ابروئے شہ کاٹ دے زنجیر غم
تیرے صدقے تیرے قرباں الغیاث

# آنکھ مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ اَدْعَجَ الْعَیْنَیْنِ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنکھیں کسی بھی چہرے کا حسن ہوا کرتی ہیں۔ اندازہ لگائیے جن کے چہرۂ انور کا حسن ایسا کہ جو دیکھے پھر دیکھتا ہی رہ جائے تو اس محبوب ﷺ کی آنکھوں کا حسن کیسا ہوگا؟

آپ ﷺ کی آنکھیں مبارک سیاہ مگر جاذب نظر، خوب کشادہ کہ پر کشش، پلکیں دراز کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جائے ، اور چشمانِ مبارک کے سفید حصہ میں سرخ ڈورے تھے۔

دیکھنے والے کو ہر وقت یہی محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ نے اپنی چشمان مبارک کو ابھی

سرمہ لگایا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اس وقت سرمہ نہ لگایا ہوتا۔

## کشادہ آنکھیں

امام حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ متوفی 235ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کی آنکھوں کی کشادگی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں۔

كَانَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج7، ص445، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالیٰ محمداً ﷺ رقم 167)

آپ ﷺ کی آنکھیں کشادہ تھیں

## دراز پلکیں

امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 241ھ دراز پلکوں کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ شَبْحَ الذِّرَاعَيْنِ أَهْدَبَ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ

(مسند احمد بن حنبل، ج6، ص480، مسند ابی ہریرۃ رقم 8334، 9739)

آپ ﷺ کی چشمان مقدسہ کی پلکیں نہایت سیاہ، گھنی اور دراز تھیں

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں

کہ قافلہ ہجرت جب حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا تو وہ حسن مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر تصویر حیرت بن کر رہ گئیں، حسن مصطفیٰ ﷺ میں پلکوں کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے شوہر سے کہتی ہیں۔

وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ

(المعجم الکبیر، ج2، الجزء الرابع، ص42، باب الحاء، حبیش بن خالد الخزاعی 358، رقم 3605، 6510)

حضور ﷺ کی پلکیں دراز ہیں۔

## سرمگیں آنکھیں

آقائے دوجہاں ﷺ کی آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں تھیں اور جو شخص ان چشمان مقدسہ کو دیکھتا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ آپ ﷺ ابھی ابھی سرمے کی سلائی ڈال کر تشریف لائے ہیں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ نے نقل کیا

کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ قُلْتُ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ

(جامع الترمذی، ص965، کتاب المناقب، باب فی صفۃ النبی ﷺ 12، رقم 3654)

میں جب بھی آقا ﷺ کی چشمانِ مقدسہ کا نظارہ کرتا تو ان میں تازہ سرمہ لگانے کا گمان کرتا حالانکہ حضور ﷺ نے اس وقت سرمہ نہ لگایا ہوتا

اکھاں دے وچ قدرتی سرمے دی دھاری
دلاں نوں قتل کردی جیوں کٹاری

یہ حسن صرف عالمِ شباب میں ہی عیاں نہیں ہوا کوئی یہ مت سمجھے کہ کمال حسن کی یہ تازگی اعلان نبوت کے بعد عیاں ہوئی نہیں بلکہ بچپن میں جب بھی نیند سے بیدار ہوتے تو آپ کا چہرہ اقدس گلاب کی طرح تروتازہ ہوتا اور قدرتی طور پر آنکھیں سرمگیں ہوتیں۔

امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

اللہ عنہما سے سرکار ﷺ کی سرگیں آنکھوں کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب نے فرمایا:

إِنَّكَ لَمُبَارَكٌ وَكَانَ الصِّبْيَانُ يُصْبِحُونَ شُعْثًا رُمْصًا وَيُصْبِحُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهِينًا كَحِيلًا

(الخصائص الکبریٰ، ج1، ص، 141 باب سفر النبی ﷺ مع عمہ ابی طالب الخ)

عام طور پر بچے جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں بوجھل اور سر کے بال الجھے ہوئے ہوتے ہیں، لیکن جب حضور ﷺ بیدار ہوتے تو آپ ﷺ کے سر انور میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوتا

## سرخ ڈورے

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ نے روایت کیا

کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آنکھ مبارک کے سفید حصہ میں موجود سرخی کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ

(جامع الترمذی، ص 965، کتاب المناقب، باب فی صفۃ النبی ﷺ رقم 3655)

کہ آپ ﷺ کی چشمان مبارک کے سفید حصہ میں سرخ رنگ کے ڈورے دکھائی دیتے تھے۔

## سیاہ پتلی

امام علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1014ھ نے نقل فرمایا:

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چشمان مبارک کی سیاہی کے بارے میں فرماتے ہیں

وَکَانَ اَسۡوَدَ الۡحَدَقَۃِ

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ص26، ج1، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ ﷺ کی آنکھوں کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں۔

## چشمان مقدسہ کے کمالات

حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں نہایت حیادار تھیں صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے کبھی بھی حضور ﷺ کو کسی کی طرف آنکھ بھر کر تکتے ہوئے نہ دیکھا بلکہ آپ ﷺ کی مبارک آنکھیں کمال شرم وحیاء کی وجہ سے زمین کی طرف جھکی رہتی تھیں۔ حضور ﷺ کو اکثر اطراف چشم سے دیکھنے کی عادت تھی، جب کبھی کسی کی طرف دیکھنا مقصود ہوتا تو تھوڑی سی آنکھ اٹھاتے اور اسی سے دیکھ لیتے۔ آپ ﷺ کی اس ادائے محبوبانہ کا ذکر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت ہند بن ابی ہالہ کے حوالہ سے کرتے ہیں جس کو امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ نے روایت کیا۔

خَافِضَ الطَّرۡفِ نَظَرُہٗ اِلَی الۡاَرۡضِ اَکۡثَرُ مِنۡ نَظَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک اکثر جھکی رہتیں اور آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ دیکھتے گوشۂ چشم سے دیکھنا کسی عیب کی بنا پر نہیں بلکہ اطرافِ چشم کمالِ شفقت والفت کا انداز لیے ہوئے تھیں جھکی ہوئی نظریں کمالِ شرم وحیاء پر دلالت کرتی ہیں۔

## دیدار خدا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چشمان مبارک نے جب اللہ رب العزت کی تجلی کا دیدار فرمایا تو بینائی کا یہ عالم تھا۔

امام قاضی ابو الفضل عیاض الیحصفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

لَمَّا تَجَلَّی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یُبْصِرُ النَّمْلَۃَ عَلَی الصَّفَا فِی اللَّیْلَۃِ الظَّلْمَاءِ مَسِیْرَۃَ عَشَرَۃِ فَرَاسِخَ

(الشفاء بتعریف حقوق سیدنا المصطفیٰ ،ص 54، الباب الثانی، الفصل الرابع وفور عقلہ)

جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر تجلی فرمائی تو آپ اندھیری رات میں صاف پتھر پر تیس میل دور چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔

جس تجلی کا موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کیا وہ تجلی سوئی کے ناکے کے برابر تھی۔

اور نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا کمال دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی"۔

(القرآن، النجم، 17، 18)

"اور آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں"

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی ہ مگر عرش نشیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسری
تیرے لیے دو چار قدم عرش بریں ہے

اور وہ نشانیاں جو آپ ﷺ نے دیکھیں وہ کیا تھیں اس کے بارے علامہ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 742ھ روایت نقل کرتے ہیں

کہ مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا

رَأَيْتُ رَبِّيْ فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ

(مشکوۃ المصابیح، 71، کتاب الصلوۃ، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، الفصل الثانی، رقم 670)

میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا

معنی قد رای مقصد ما طغی

نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

یاد رہے یہ دیکھنا محض خواب یا دل کی آنکھوں سے نہ تھا بلکہ دیدار باری تعالیٰ اس کی شان کے مطابق آپ ﷺ نے سر کی آنکھوں سے کیا

امام قاضی ابو الفضل عیاض الحیصفی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ اس روایت کو نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اس حدیث کو بیان کرتی ہے

أَنَّهُ ﷺ رَأَى اللّٰهَ تَعَالٰى بِبَصَرِهٖ وَعَيْنَيْ رَأْسِهٖ

(الشفاء بتعریف حقوق سیدنا المصطفیٰ، ص 132، الباب الثالث، الفصل الرابع روءیتہ لربہ)

بے شک آپ ﷺ نے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

## محترم قارئین:۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے ایک تجلی دیکھی تو بصارت کا عالم یہ تھا کہ تیس میل دور رات کے اندھیرے میں چیونٹی کو دیکھیں اور نگاہ مصطفی ﷺ کا کمال یہ ہے کہ اگر چاہیں تو شرق و غرب کو ملاحظہ فرمائیں

حضرت امام مسلم بن الحجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے

حوالہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا

(صحیح مسلم، ص 1106، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضھم ببعض، 2889)

بے شک میرے لیے اللہ نے زمین کو سمیٹ دیا پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملاحظہ فرمانا

میرے آقا ﷺ جنہوں نے کھلی آنکھوں سے دیدار خدا پایا ان کی بصارت کا عالم یہ ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ مدینہ طیبہ میں بیٹھ کر ملک شام میں ہونے والی جنگ موتہ کا حال آنکھوں سے دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیان فرمارہے تھے

خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ ـ

(صحیح البخاری، ص 200، کتاب الجنائز، ابواب الرجل ینعی الی اہل المیت بنفسہ رقم 1246، 2798، 3063، 3630، 3757، 4262)

سرکار ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ جھنڈے کو زید بن ثابت نے تھام لیا اور وہ شہید کر دیے گئے پھر جعفر نے تھام لیا پس وہ بھی شہید کر دیے گئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے تھام لیا پس وہ شہید کر دیے گئے پھر وہ جھنڈا خالد بن ولید نے بغیر امیر بنائے تھام لیا انہیں فتح

نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

ہوتا ہے جدھر چشم توجہ کا اشارہ

رخ اپنا بدلتی ہے زمین آپ زماں آپ

## آسمان کا چپہ چپہ دیکھ لیا

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 273ھ اور امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں ارشاد فرمایا

إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ

کہ آسمان کے چڑ چڑانے کی آواز سن رہا ہوں حق بھی بنتا ہے کہ وہ آواز نکلے کیونکہ

مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ

(سنن ابن ماجہ، ص680، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، رقم 4190، ترمذی، ص633، باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لو تعلمون ما اعلم" الخ، رقم 2312)

آسمانوں میں چار انگل کے برابر بھی جگہ خالی نہیں ہے کہ جہاں کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو حالانکہ زمین سے آسمان کا فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت، پھر ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس سے بھی اوپر دیکھ رہی ہے سبحان اللہ جن کی جھکی نظریں آسمان کا چپہ چپہ دیکھ رہی ہیں کبھی اٹھے تو کیا کمال ہوگا؟۔

## حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خبر

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

(جامع الترمذی، ص988 باب 30، مناقب جعفر بن ابی طالب، رقم 3772)

میں نے حضرت جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے دیکھا ہے۔

چشم رحمت آگیا آنکھوں میں دم
دیکھ حال خستہ حالاں الغیاث

# ناک مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ أَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ

نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

ناک حواس خمسہ میں سے ایک حاسہ ہے۔ جس کے اندر اللہ جل مجدہ نے قوت شامہ کو رکھا ہے۔ "قوت شامہ سونگھنے کی اس قوت کو کہتے ہیں جس سے انسان بری اور بھلی بو کی تمیز کرتا ہے" ناک کسی بھی چہرے کا مرکزی حسن ہوتا ہے تو جو ذات مرکز حسن ہو اس کی ناک کا حسن کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ کی ناک مبارک نہ زیادہ دراز تھی کہ دیکھنے والے کو عیب محسوس ہو اور نہ ہی اتنی پست کہ دیکھنے والے کو بھدی لگے

بلکہ آپ ﷺ کی بینی مبارک مائل بہ بلندی ہونے کے ساتھ ساتھ قدرے ایسی باریک تھی کہ حسن اعتدال کا مرقع نظر آتی تھی۔

## ناک مبارک کی باریکی

امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 405ھ نے حدیث نقل کی حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ناک مبارک کا حسن بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقِيْقَ الْعِرْنِيْنِ

(مستدرک علی الصحیحین للحاکم، ص 417، ج 3، ذکر مناقب طلحہ بن عبید اللہ التیمی)

رسول اللہ ﷺ کی بینی مبارک حسن تناسب کے ساتھ باریک تھی

## ناک مبارک کی چمک

حضور نبی اکرم ﷺ کی ناک مبارک کو اللہ تعالیٰ نے ایسی چمک اور دمک سے نوازا تھا کہ اس سے ہر وقت نور پھوٹتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔اسی چمک مبارک کا یہ نتیجہ تھا کہ ناک مبارک بلند دکھائی دیتی تھی جو شخص غور سے دیکھتا تو وہ کہتا کہ بینی مبارک مائل بہ بلندی ہے۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ متوفیٰ 360ھ نقل کرتے ہیں

کہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

أَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ

(المعجم الکبیر، ص 155، ج 22، من اسمہ ہند بن ابی ہالہ التیمی، رقم 414)

حضور ﷺ کی بینی مبارک اونچی تھی، جس سے نور کی شعاعیں پھوٹتی رہتی تھیں، جو شخص بینی مبارک کو غور سے نہ دیکھتا وہ حضور ﷺ کو بلند بینی والا خیال کرتا (حالانکہ ایسا نہیں تھا)

اُچّا نک نبی سرور دا ہر کوئی ویکھ تعریفاں کردا

عالم سارا ہو گیا بردا صلی اللہ علیہ وسلم

## بینی مبارک کا کمال

ناک سے انسان قوت شامہ کا فائدہ حاصل کرتا ہے ہمارے ہاں عموماً کسی بھی چیز کی خوشبو کو جب محسوس کرنا مطلوب ہوتا ہے تو اس چیز کو ناک کے قریب کیا جاتا ہے یا پھر ناک کو

اس کے قریب۔

یاد رہے کہ یہ قاعدہ ہمارے لیے ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے نہیں ہے چیز قریب ہو یا بعید انبیاء کرام علیہم السلام اس کو برابر محسوس کرتے ہیں۔

## بوئے یوسف علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کی خوشبو کو محسوس کیا اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ :(القرآن ،یوسف 94،)

جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ (یعقوب) نے کہا بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں

امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 911ھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کا قول نقل کرتے ہیں۔

کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کتنی مسافت سے یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ لی تھی؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

وَجَدَهٗ مِنْ مَسِيْرَةِ ثَمَانِيْنَ فَرْسَخًا

اسی فرسخ (دوسو چالیس میل 240) کی مسافت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو کو پالیا تھا۔

(درمنثور فی تفسیر بالماثور، ص516، ج 4، یوسف آیت، 94)

یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی قوت شامہ ہے کہ دوسو چالیس (240) میل دور سے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام (جن کو بچھڑے ہوئے اسی (80) سال ہو چکے) کی خوشبو سونگھ سکتے ہیں تو امام الانبیا ﷺ کی قوت شامہ کا عالم کیا ہوگا؟۔

## رحمٰن کی خوشبو

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفیٰ 1391ھ لکھتے ہیں حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں بیٹھے ہوئے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ارشاد فرمایا

اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ

(تفسیر نعیمی، ص138، ج7)

کہ مجھے یمن کی طرف سے رحمان کی خوشبو آرہی ہے۔

کہاں یمن اور کہاں مدینۃ الرسول مگر خوشبوئے محبت سونگھی جارہی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یمن سے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے اور وہ یمنی خوشبو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی تھی

کہ محمد گفت برست صبا از یمن می آیدم بوئے خدا

از اویس واز قرن بوی عجب مرنبی رامست گرددو پرطرب

## حکایت

علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1137ھ مولانا روم کی حکایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے جنگل سے گزررہے تھے کہ آپ کی کیفیت غیر ہوئی یعنی رنگت کبھی سرخ کبھی زرد اور کبھی سفید ہو جاتی۔ مریدین نے عرض کیا کیا وجہ ہم کو یوں لگتا ہے کہ کسی چیز کی خوشبو محسوس کرتے ہو کہ جس سے آپ کی کیفیت غیر ہو رہی ہے

حالانکہ یہاں تو کوئی پھول ہی نہیں۔

آپ نے فرمایا

گفت بوئے بو العجب آمد یمن

ہمچانکہ مصطفےٰ ﷺ را از یمن

یہ وہی غیبی خوشبو ہے جسے حضور ﷺ نے یمن سے سونگھا تھا

اور فرمایا مجھے یہاں ایک حقیقت کے شہنشاہ کی خوشبو آتی ہے۔ جو چند سال بعد اس بستی میں پیدا ہو گا جس کا نام ابو الحسن ہے اور وہ مرتبے میں مجھ سے زیادہ ہے حتی کہ آپ نے داڑھی ،ٹھوڑی ، زلفیں، قد، رنگ، بال غرض یہ کہ ان کا تمام حلیہ بیان فرما دیا۔

(روح البیان، ص406، ج4، سورۃ یوسف، 94)

## محترم قارئین

اگر غلاموں کی قوت شامہ یہ ہے کہ جو پھول ابھی پیدا نہیں ہوا اس کی پتیوں کی کیفیت ہی بیان نہیں کی بلکہ اس کی خوشبو سے مخمور ہو گئے تو آقا امام الانبیا ﷺ کی بینی مبارک کی قوت شامہ کا کمال کیا ہو گا؟

بینی پر نور حال ما بہ بیں

ناک میں دم ہے مری جان الغیاث

# رخسار مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ أَبْیَضَ الْخَدَیْنِ

عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود

فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ کریم ﷺ کے رخسار مبارک کمال اعتدال اور توازن میں اپنی مثال آپ تھے چمکدار سرخی مائل سفید اور کلیوں سے بھی زیادہ نرم تھے اور آپ کے رخساروں پر گوشت زیادہ نہ تھا

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ

(جامع الترمذی، ص 722، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

کہ سرکار ﷺ کے رخسار مبارک پُر مگر کم گوشت والے تھے

## رخسار مبارک کی نزاکت

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ بیان کرتے ہیں

لَيْسَ فِي خَدَّيْهِ نُتُوءٌ وَارْتِفَاعٌ وَقِيْلَ أَرَادَ أَنَّ خَدَّيْهِ أُسَيْلَانِ قَلِيْلَا اللَّحْمِ رَقِيْقَا الْجِلْدِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 29، ج 2، الباب السابع فی صفۃ انفہ الشریف وخدیہ ﷺ)

آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں غیر مناسب بلندی نہ تھی اور کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک أسیلان تھے یعنی ان پر گوشت کم اور ان کی جلد نرم و نازک تھی۔

تاب دیدار کا دعوی جنہیں وہ سامنے آئیں
دیکھتے ہیں تیرے رخسار کو کیونکر دیکھیں

## رخساروں کی چمک

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل کرتے ہیں

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ الْخَدَّيْنِ

(سبل الھدی والرشاد، ص29، ج2، الباب السابع فی صفۃ انفہ الشریف وخدیہ ﷺ)

حضور ﷺ کے رخسار مبارک سفید رنگ اور چمکدار تھے۔

عارض رنگیں خزاں کو دور کر

اے جناں آرا گلستاں الغیاث

# ہونٹ مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ أَحْسَنَ عِبَادِ اللّٰهِ شَفَتَيْنِ

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں

ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ کریم ﷺ کے لبہائے مبارک نہایت ہی خوبصورت اور سرخی مائل تھے انہیں ہونٹوں کی جنبش سے کبھی قرآن نکلتا اور کبھی مدینے والے کا فرمان

امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 923ھ آپ ﷺ کے لبہائے مقدس کی لطافت و شگفتگی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں

وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَحْسَنَ عِبَادِ اللّٰهِ شَفَتَيْنِ وَأَلْطَفَهُمْ خَتْمَ فَمٍ

(المواہب اللدنیہ ،ص17، ج2، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وصورتہ)

آپ ﷺ کے مقدس لب اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں سے بڑھ کر خوبصورت تھے اور بوقت سکوت نہایت ہی شگفتہ ولطیف محسوس ہوتے۔

## مبارک ہونٹوں کا کمال

خوب لباں دی سوہنی لالی وقت تبسم چمک نرالی
درجہ شان مراتب عالی صلی اللہ علیہ وسلم

گفتگو کے حسن کا انحصار ہونٹوں پر ہوتا ہے جب کہ مصطفےٰ کریم ﷺ کی گفتگو اتنی واضح ہوا کرتی تھی کہ گننے والا اگر چاہے تو الفاظ کو شمار کر سکے اتنی سادہ کہ جس میں بالکل بھی الجھاؤ نہ ہوتا۔

## واضح گفتگو

امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 275ھ کلام مبارک کے حسن کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ
(سنن ابی داءود، ص760، کتاب الادب، باب الھدی فی الکلام، رقم4838)

آقا ﷺ کی گفتگو میں ایک نظم اور ٹھہراؤ ہوتا

## لبوں پر امتی امتی

یہ ہے کہ ان مقدس لبوں پہ ہمیشہ امتی امتی رہا، پیدائش کے وقت بھی امتی امتی رہا اور ساری زندگی امتیوں کے لیے یہ ہونٹ حرکت میں رہے۔

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ایز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

حتی کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ کو قبر انور میں اتارا گیا تو میں نے آخری دیدار کی نیت سے چہرۂ انور کی زیارت کی میں نے دیکھا لبہائے مبارکہ حرکت کر

رہے تھے میں نے کان لگایا تو صدا تھی

**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ**

اے اللہ! میری امت کو بخش دے یہ واقعہ میں نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنایا

**فَتَعَجَّبُوْ الِشَفْقَتِہٖ عَلٰی اُمَّتِہٖ**

تو امت پہ آپ کی ایسی شفقت دیکھ کر سب حیران رہ گئے

جن کے لب پہ رہا امتی امتی، یاد انکی نہ بھولو نیازی کبھی

وہ کہیں امتی تو بھی کہہ یا نبی، میں حاضر تیری چاکری کے لیے

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک تو حشر میں بھی ہمارے لیے کھلیں گے دیگر انبیاء علیہم السلام کہیں گے

**اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ**

(صحیح بخاری، ص 555، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل "ولقد ارسلنا نوحا الٰی قومہ" رقم 4712،3361،3340)

میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس لبوں پر اَنَا لَھَا ہوگا

جاں بلب ہوں جاں بلب پر رحم کر

اے لب عیسیٰء دوراں العیاث

# دھن مبارک

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ ضَلِیْعَ الْفَمِ**

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا

چشمہء علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

سرکار ﷺ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا

کیونکہ اہل عرب کشادہ دہن کو پسند کے ساتھ ساتھ وجہِ حسن قرار دیتے جبکہ تنگی دہن کو ناپسند اور عیب شمار کرتے تھے ۔ اسی لیے آپ ﷺ کا منہ مبارک کشادہ مگر حد اعتدال سے متجاوز نہ تھا۔

## دہن مبارک کی فراخی

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ

(جامع الترمذی، ص925، کتاب المناقب 12، باب فی صفۃ النبی ﷺ رقم 3655)

رسول اللہ ﷺ کا دہن مبارک فراخ تھا

## کمال دہن

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

دہن مبارک کا کمال یہ تھا کہ اس سے ہمیشہ حق ہی جاری ہوتا۔ کیوں کہ آپ ﷺ کے دہن مبارک سے جو بھی جملہ ادا ہوتا وہ برمحل اور حق ہوتا، حق کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ یہ دہن مبارک علم وحکمت کا چشمہ تھا۔

جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (القرآن، النجم 4،3)

اور وہ اپنی خواہش سے بات ہی نہیں کرتے، وہ تو وہی فرماتے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف

سے) ان پر وحی ہوتی ہے۔

غصہ کی حالت میں بھی دہن اقدس سے کلمہ حق ہی ادا ہوتا۔

## منہ مبارک سے حق نکلتا ہے

امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 275ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما آقا ﷺ کی ہر بات کو لکھ لیا کرتے تھے اہل قریش نے ایسا کرنے سے منع کر دیا کہ کبھی آپ بشری تقاضے سے بھی گفتگو فرما رہے ہوتے ہیں تو جب آپ ﷺ کو علم ہوا تو حضور رحمت عالم ﷺ نے خود ان سے فرمایا تھا۔

اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

(سنن ابی داود، ص 579، کتاب العلم، باب کتابۃ العلم، رقم 3646)

آپ لکھیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اس دہن سے حق کے علاوہ نہیں نکلتا

اے دہن اے چشمہ آب حیات
مر مٹے دے آب حیوان العیاث

# دندان مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ مُبَلَّجَ الثَّنَايَا

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کے دندان مبارک مناسب باریک، چمکدار، اور ان کا مسوڑوں کے ساتھ جڑاؤ اور جماؤ اس قدر حسین تھا کہ دیکھنے والے کو محسوس ہوتا شاید سیپ میں موتی رکھے ہیں

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے دندان مبارک کو چمکدار موتی سے تشبیہ دی ہے

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

مِن مَعْدِنِى مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمِ

حضور ﷺ کے دانت مبارک اس خوبصورت اور چمکدار موتی کی طرح ہیں جو ابھی سیپ سے باہر نہیں نکلا

اور آپ ﷺ کے ثنایا شریف (سامنے والے دو دانت) کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا کہ جب آپ ﷺ گفتگو کرتے یا تبسم فرماتے تو وہاں سے نور کی ایسی کرنیں برآمد ہوتیں کہ ان سے درو دیوار منور ہو جایا کرتے تھے۔

## دانتوں کی خوبصورتی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار ﷺ کے دانتوں کا حسن مبارک مختلف انداز اور مختلف الفاظ سے بیان فرمایا

امام ابو القاسم عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ بن بشران بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 430ھ حضرت مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، حَسَنَ الثَّغْرِ

(الامالی لابن بشران، ص329، ج1، مجلس یوم الجمعۃ الرابع عشر من ربیع الاول)

رسول اکرم ﷺ کے تمام دانت مبارک نہایت خوبصورت تھے

دند سفید چمبے دیاں کلیاں پالو پالی واہ واہ رلیاں
خلقتاں تک تک ہویاں جھلیاں صلی اللہ علیہ وسلم

امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 923ھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سے نقل فرماتے ہیں:۔

مُبَلِّجُ الثَّنَایَا

(المواہب اللدنیہ، ص 17، ج2، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وصورتہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک نہایت چمکدار تھے

دندان ولب وزلف ورخ شاہ کے فدائی
ہیں در عدن، لعل یمن، مشک ختن پھول

## نوری شعاعیں

امام قاضی ابوالفضل عیاض الحیصفی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں

إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ

(شفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ص 49، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خلقا وخلقا، الفصل الثانی)

جب گفتگو فرماتے تو ان ریخوں سے نور کی شعاعیں پھوٹتی دکھائی دیتیں

امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے دندان مبارک کی خوبصورتی کا نقشہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَرُ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

(الخصائص الکبریٰ، ص 131، ج 1 باب جامع فی صفۃ خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت تبسم کی حالت میں اولوں کے دانوں کی طرح محسوس ہوتے تھے

امام قاضی ابوالفضل عیاض الحیصفی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کا حسن یوں بیان کرتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ

## یَخرُجُ مِن ثَنَایَاہ

(شفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ، ص 49، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خلقا وخلقا، الفصل الثانی)

حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کے دانتوں کے درمیان موزوں فاصلہ تھا جب گفتگو فرماتے تو ان ریخوں سے نور کی شعاعیں پھوٹتی دکھائی دیتیں۔

قدرے وتھ دنداں وچ آہی وقت تبسم فضل الٰہی
دنداں تھیں نکلے روشنائی صلی اللہ علیہ وسلم
وتھ دنداں وچہ سوہنی آہی جد اوہ حضرت سخن الائی
عکس دنداں چمکار وکھائی صلی اللہ علیہ وسلم
موتیاں دنداں دا چمکارا ملکاں کیتا جدوں نظارہ
سجدے ڈگا عالم سارا صلی اللہ علیہ وسلم

## مسواک

اتنے حسین وجمیل دانت ہونے کے باوجود آپ ﷺ کا کثرت مسواک کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسواک صرف دانت صاف کرنے کے لیے ہی نہیں بلکہ اولین مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

امام عبد الرزاق بن ہمام حمیری یمانی صنعانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 211ھ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں

کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

(مصنف عبد الرزاق، ص 308، ج 3، باب الاستنان، 5746)

اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو ہر نماز کے لیے مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔

## اخلاقی کمال

آپ کے دانتوں کا کمال تھا کہ اتنے خوبصورت ہونے کے باوجود بھی آپ عام طور یوں نہ ہنستے کہ داڑھیں نظر آئیں بہت کم ہی ایسے مواقع ہیں کہ آپ کی داڑھیں نظر آئیں ورنہ آپ ﷺ عام طور پر صرف مسکرایا ہی کرتے تھے

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1350ھ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں

مَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَّا تَبَسُّمًا

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، ص93، ج1، باب ضحک رسول اللہ ﷺ)

کہ حضور ﷺ کا ہنسنا صرف تبسم ہی ہوتا تھا

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں<br>
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

## آفاقی کمال

ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمان بن محمد بن ابی بکر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 902ھ نقل فرماتے ہیں غزوۂ احد میں جب آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام حاضر خدمت ہوئے عرض کی یہ دانت مبارک ہمیں عطا فرمادیں تاکہ اس کی برکت سے غضب الٰہی سے محفوظ رہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا

یہ شکستہ دانت میری امت کے شکستہ دلوں کے لیے موجب بخشش ہوگا۔

روز محشر جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ ﷺ کی امت نے میری نافرمانی کی ہے تب میں عرض گزار ہوں گا۔

تیرے بندوں نے میرا دانت شہید کیا ہے میں نے تو انہیں معاف کر دیا تھا تو تو رحیم و کریم ہے تو بھی میری امت کو معاف کر دے۔

(احیاء القلوب، ص 109)

در مقصد کے لیے ہوں غرق غم

گوہر شاداب دنداں الغیاث

# زبان مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَتْ لِسَانُہٗ مِفْتَاحَ الْخَیْرِ وَالْاَسْرَارِ

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی زبان مبارک بے حد پاکیزہ اور حق کی ترجمان تھی، اور اپنے اوصافِ حق و صداقت، لطف و محبت، اور فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھی، اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو یہ بے مثل زبان اسی وجہ سے عنایت فرمائی کہ اس پر خود کلام فرمانا تھا

## کمال

## تعجیل کا گراں گزرنا

اس زبان مبارک کا کمال یہ ہے کہ اس کا حرکت میں آنا میرے اللہ تعالیٰ کو گراں گزرتا

ہے۔

جب جبرئیل امین علیہ السلام قرآن مجید کو آپ ﷺ تک پہنچاتے تو آپ اس کو حفظ کرنے کے لیے جلدی فرماتے اللہ کریم نے ارشاد فرمایا

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ القرآن: القیامۃ: 16

(اے حبیب) آپ اسے جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں

## الفاظ کا وحی خدا ہونا

اور اس سے نکلنے والے الفاظ وحی خدا ہوتے ہیں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (القرآن، النجم، 4،3)

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے، وہی کلام کرتے ہیں جو ان پر وحی کیا جاتا ہے۔

میرے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

## لایعنی باتوں سے محفوظ

اس زبان مبارک پر کبھی فضول اور لایعنی گفتگو جاری نہیں ہوتی:

امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهٗ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ

(جامع الترمذی، ص 748، ج 2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی تواضع رسول اللہ ﷺ)

نبی کریم ﷺ اپنی زبان مبارک کو فضول گفتگو سے پاک رکھتے تھے۔

## ہر کلام فصیح ہونا

زبان مبارک پر جاری ہونے والا ہر عربی و غیر عربی کلام فصیح بلیغ ہوا کرتا تھا۔

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا

**أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ**

(مشکاۃ المصابیح، ص512)

قریشی ہونے کے باوجود میں عرب سے زیادہ فصیح ہوں۔

علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1350ھ انوار محمدیہ میں یہ الفاظ نقل فرماتے ہیں

**أَنَا أَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ**

(الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ، ص263)

میں عرب و عجم میں سب سے زیادہ فصیح ہوں۔

آج ہم میں سے کوئی شخص دوسری زبان کا جتنا بھی عالم ہو دوران گفتگو زبان کی لکنت اور گفتگو کی اٹکن اجنبی ہونا واضح کر رہی ہوتی ہے! مگر میرے آقا جس زبان میں بھی کلام فرماتے تو وہ کلام فصیح و بلیغ ہوا کرتا تھا۔

### واقعہ:۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1069ھ نقل کرتے ہیں

کہ ایک مرتبہ غیر عربی وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے مجلس میں غیر ممتاز ہونے کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکے تو ان میں سے ایک شخص نے اپنی زبان میں پوچھا ''من ابوان اسران؟'' تم میں سے کون اللہ کا رسول

ہے؟

حاضرین مجلس میں سے کوئی نہ سمجھ سکا میرے آقا ﷺ انہیں کی زبان میں یوں گویا ہوئے ''اشکد اور'' آگے آجائیے المختصر! وہاں انہیں کی زبان میں گفت وشنید ہوتی رہی، یہاں تک کہ وہ وفد مطمئن ہو کر مشرف باسلام ہو کر واپس لوٹا۔

(نسیم الریاض،)

دل دشمناں مسخر دل دوستاں معطر
زہے تیری خندہ روئی زہے تیری خوش کلامی

## زبان کی چاشنی

امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 241ھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ

ضماد نامی ایک شخص مکہ میں آیا کہنے لگا مجھے محمد ﷺ کے پاس لے چلو میں ان کا علاج کرتا ہوں جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اپنا مشہور خطبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ الخ پڑھا تو سن کر عرض گزار ہوا پھر پڑھیے آپ نے پھر پڑھا (کیا پوچھتے ہو علاج کرنے والے کا علاج ہو گیا) وہ حکیم کلام کی چاشنی دیکھ کر مسلمان ہو گیا،

(مسند احمد بن حنبل، ص 477، ج 4، مسند عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب، رقم 2749)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زبان نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیان نہیں

## بے مثل خطاب:۔

زبان مقدس کا کمال یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب تبلیغ دین کا حکم دیا گیا تو

بارگاہِ صمدیت میں عرض گزار ہوئے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي (القرآن، طٰہٰ، 27)

اے اللہ! میری زبان کی گرہ کو کھول دے تا کہ وہ میری بات کو سمجھیں

لیکن ہمارے آقا و مولا ﷺ کو یہ وصف بدرجہ اتم اللہ تعالیٰ نے بن مانگے عطا فرما دیا ہے

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں

جس کو آپ ﷺ نے تحدیث نعمت کے لیے بیان فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

(صحیح البخاری، ص492، کتاب الجہاد والسیر، باب قول النبی ﷺ "نصرت بالرعب مسیرۃ شھر، رقم 2977، 6998، 7013، 7273)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جامع کلمات دے کر بھیجا گیا ہوں

اس بیان بے بدل کا عالم یہ تھا کہ اگر آپ نے کسی فقیر کی حاجت کو پورا کرنے کا ذکر فرمایا تو سامعین پر ایسی رقت طاری ہوگئی کہ لوگوں نے اپنے بدن سے زائد علی الضرورۃ لباس بھی اتار کر پیش خدمت کر دیا۔

علامہ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 742ھ حضرت جریر بن عبداللہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں

قبیلہ بنو مضر کے کمبل پوش لوگ آپ کے پاس آئے جن کے گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں اپنے فقر کے باوجود حمایت اسلام میں جنگ کے لیے تیار تھے آپ نے نماز پڑھی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صدقہ کی ترغیب دلائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سامان کے دو ڈھیر لگا دیے یہاں تک کہ

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو اشرفیوں کا تھیلہ اٹھا کر لاتے ہوئے دیکھا کہ جس کو مشکل سے اٹھا رہا تھا

حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ

(مشکوۃ المصابیح، ص 34، ج 1، کتاب العلم، فصل اول، رقم 199)

اس وقت ہم نے آپ ﷺ کا چہرہ دیکھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا۔

اور جب کبھی دو قبیلوں کی صلح کے لیے خطبہ دیا تو وہ آگ بگولہ لوگ آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔

جیسا کہ واقعہ افک میں اوس وخزرج کا شدید اختلاف ہو گیا قریب تھا کہ تلواریں نکل آئیں آپ ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر کلام فرمایا تو ماحول چند لمحوں میں جنت نظیر ہو گیا

تیرے آگے فصحائے عرب کے بڑے بڑے یوں دبے لچے
کوئی سمجھے منہ میں زبان نہیں! نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

## بے زبانوں کی تصدیق

امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ نقل فرماتے ہیں بیان میں ایسی رقت ہوتی کہ بے زبان بھی تصدیق کرتے آپ ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر یہ آیت تلاوت فرمائی

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (القرآن، الانعام، 91)

لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسے کہ کرنے کا حق تھا۔ تو منبر رسول ﷺ سے آواز آئی

هٰكَذَا فَجَاءَ وَذَهَبَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

آپ ﷺ نے سچ فرمایا ایسے ہی ہے اور منبر تین مرتبہ آگے پیچھے ہوا۔

(الخصائص الکبری، ص 129، ج 2، باب تحرک المنبر)

## کلام وہ جو بے زبان بھی سمجھے:۔

آپ ﷺ نے اگر اپنی زبان مبارک سے کسی بے زبان سے بھی کلام فرمایا تو اس نے سمجھ لیا جیسا کہ کافر نے عرض کیا کہ آپ کے کہنے پر کھجور کا خوشہ گرے تو میں ایمان لے آؤں گا۔
آپ نے فرمایا تو کھجور نے فوراً پکی ہوئی کھجوروں کا خوشہ پیش خدمت کر دیا۔
پھر اگر مصطفیٰ کریم ﷺ ستون سے جدا ہوں تو استن حنانہ آپ کی جدائی میں سسکیاں بھر کر رونے لگا

فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

(صحیح بخاری، ص602، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ، رقم3585)

جب آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر اس کو تسلی دی تو وہ خاموش ہو گیا۔

## کن کی کنجی:۔

لفظ کن کس نے کہا، کس سے کہا وہ کون تھا
کس کے آنے سے ہوئیں آبادیاں ایوان میں

زبان مصطفیٰ ﷺ کا کمال یہ بھی تھا کہ جو کہہ دیا وہ ہو کر رہا یعنی کسی کے لیے اگر دعائے نفع فرمادیں تو اس کو نفع ہوا اگر کسی کے لیے دعائے ضرر کر دیں تو اس کو وہ تکلیف پہنچ کر رہے محمد بن محمد بن احمد یعمری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 734ھ لکھتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا ”کُنْ اَبَا ذَرٍّ“ تو ابوذر ہو جا! دیکھا تو ابوذر ہی تھے۔

(عیون الاثر، ص270، ج2، باب غزوہ تبوک فی شہر رجب فی سنۃ تسع)

ایسے ہی دور سے کسی کے آنے کے آثار دیکھے تو کہا ”کُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ“

تو ابوخیثمہ ہو جا! دیکھا تو ابوخیثمہ ہی تھے۔

جو چمن بنائے بَن کو، جو چناں کرے چمن کو
مرے باغ میں الہٰی، کبھی وہ بہار آئے

امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 911ھ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ
حکم بن عاص حضور کی بارگاہ میں آ کر آپ کی نقل اتارتا ایک دن آپ نے فرمایا "کُنْ کَذَالِکَ" اسی طرح ہو جا (یعنی منہ کا ٹیڑھا ہونا) تو وہ ویسے ہی ہو گیا۔
(الخصائص الکبری، ص 132، ج 2، باب الآیۃ فی الحکم بن ابی العاص)

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
جو دن کو کہہ دیا شب ہے تو رات ہو کے رہی

علامہ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 742ھ حضرت انس کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص وحی لکھا کرتا تھا پھر مرتد ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ" زمین اس کو قبول نہ کرے گی

(مشکوٰۃ المصابیح، ص 544، باب فی المعجزات، رقم 5643)

چنانچہ وہ مر گیا تو بار بار دفن کرنے کے باوجود زمین اس کو باہر پھینک دیتی۔

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 261ھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے تکبر کرتے ہوئے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا آپ نے اس کو دائیں ہاتھ سے کھانے کو کہا تو کہنے لگا دائیاں بے کار ہے فرمایا جا! پھر آج سے بیکار ہو گیا ہے۔

قَالَ :فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيهِ
(صحیح مسلم، ص803، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھما، رقم 2021)

پھر ہاتھ ایسا بے کار ہو گیا کہ کبھی منہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکا

اے زبان پاک کچھ کہہ دے کہ ہو
رد بلائے بے زبانان الغیاث

# آواز مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

سرکار ﷺ کی آواز مبارک میں حلاوت اور چاشنی کے ساتھ ساتھ رعب اور دبدبہ تھا کہ یہاں صاحب ایمان اس دلکش آواز کو سن کر فدا ہو جاتا وہاں آپ کی آواز کے رعب سے کفار پر رعشہ طاری ہو جاتا۔

امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ بیان کرتے ہیں

مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا بَعَثَهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ حَتّٰى بَعَثَ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ
(الخصائص الکبریٰ، ص124، ج1، باب جامع فی صفۃ خلقہ ﷺ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس نبی علیہ السلام کو بھی مبعوث فرمایا خوبصورت چہرہ اور خوبصورت آواز دے کر مبعوث فرمایا حتیٰ کہ تمہارے نبی مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو انہیں بھی خوبصورت چہرے اور خوبصورت آواز کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

## حسنِ صوت

حضور ﷺ کی آواز حسن صوت کے کمال پر فائز تھی اس لیے کہ آواز کا حسن مناسب ہونا ہے ضرورت کے وقت بلند بھی ہو اور پست بھی، لہجے کی نرمی اپنوں کو قریب بھی کرتی اور ضرورت کے وقت دشمن پر رعب بھی پیدا کرتی تھی۔

امام ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ النَّغْمَةِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 91، ج 2، الباب الحادی والعشرون، فی الآیۃ فی صوتہ ﷺ)

حضور ﷺ کا لہجہ نہایت حسین تھا۔

سفر ہجرت میں حضور ﷺ نے ام معبد رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام فرمایا۔ آپ ﷺ کی آواز کے بارے میں ام معبد رضی اللہ عنہا کا کہنا ہے۔

وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ

(سبل الھدی والرشاد، ص 91، ج 2، الباب الحادی والعشرون، فی الآیۃ فی صوتہ ﷺ)

آپ ﷺ کی آواز میں رعب اور دبدبہ تھا۔

## کمال :-

آپ ﷺ کی حسنِ صوت کا کمال یہ تھا کہ آواز دھیمی ہونے کے باوجود دور دور تک پہنچ جاتی۔ اور حسنِ تناسب ایسا کہ قریب بیٹھنے والوں کو نہ کوئی تکلیف ہوتی نہ دور والوں کو کوئی دشواری۔

امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ بیان کرتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے بیٹھنے کو کہا۔

فَسَمِعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَهُوَ فِي بَنِي غَنْمٍ فَجَلَسَ فِي مَكَانِهِ

(الخصائص الکبری، ص113، ج1، باب الآیۃ فی صوتہ ﷺ وبلوغہ، الخ)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آواز مبارک سنی اس وقت آپ محلہ بنی غنم میں تھے تو وہ وہیں بیٹھ گئے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کم وبیش سوا لاکھ کے قریب تھی اتنے بڑے اجتماع سے آپ ﷺ نے خطاب فرمایا تو حجاج میں سے ہر شخص نے خطبہ سنا۔

امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 275ھ حضرت عبد الرحمان بن معاذ تمیمی رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کا نقشہ یوں بیان فرماتے ہیں ۔

كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ

(سنن ابی داود، ص315، کتاب المناسک، باب مایذکر الامام فی خطبۃ بمنی، رقم 1957)

ہم اپنی اپنی جگہ پر حضور ﷺ کا خطبہ سن رہے تھے جس میں حضور ﷺ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے

اور پھر عقل بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز جبل ابی قبیس سے چہار دانگ عالم میں تمام لوگوں حتی کہ آباء کی پشتوں اور امہات کے ارحام میں موجود تمام لوگوں تک پہنچ سکتی ہے تو امام الانبیاء ﷺ کی آواز سوا لاکھ کے مجمعے تک نہیں جا سکتی؟

اے کلام اے راحت جان کلیم

کلمہ گو ہے غم سے نالاں الغیاث

# ریش مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ کَثَّ اللِّحْیَۃِ

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل

ہالہ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی ریش مبارک گھنی، مگر اتنی زیادہ نہ تھی کہ چہرہءِ انور کا حسن ماند ہو بلکہ ریش مبارک سے چہرہءِ انور یوں چمکتا جیسے سیاہ بادل سے چاند نکلا ہو۔

آپ ﷺ کی ریش مبارک کے بال سیاہ کالے تھے مگر ظاہری عمر مبارک کے آخری حصہ میں سترہ سے بیس بال سفید آگئے تھے آپ اپنی ریش مبارک کو طول وعرض سے برابر کٹوا دیا کرتے تھے۔ تاکہ شخصی وقار کے ساتھ ساتھ امت کے لیے تعلیم بھی ہو جائے

## ریش مبارک گھنی

امام ابو عبد اللہ محمد بن علی بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ حضرت علی اور حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثَّ اللِّحْیَۃِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 34، ج 2، الباب التاسع، فی صفۃ لحیۃ الشریفہ وشیبہ ﷺ)

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

امام علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1404ھ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے ریش مبارک کے بارے میں روایت کرتے ہیں

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْفَ اللِّحْیَۃِ

(السیرۃ الحلبیۃ، ص468، ج3، باب یذکر فیہ صفتہ ﷺ)

رسول اکرم ﷺ کی ریش اقدس گھنی تھی

## سیاہ ریش مبارک

امام ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ بیان کرتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدَ اللِّحْيَةِ

(سبل الھدی والرشاد، ص34، ج2، الباب التاسع، فی صفۃ لحیتہ الشریفہ وشیبہ ﷺ)

حضور ﷺ کی ریش مبارک سیاہ رنگ کی تھی

## ریش مبارک میں سفید بال

ظاہری عمر مبارک آخری حصے میں ریش مبارک کے بالوں میں کچھ سفیدی آ گئ تھی۔

صفی الرحمان مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1427ھ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:۔

رَأَيْتُ بَيَاضًا تَحْتَ شَفَتِهِ السُّفْلٰى الْعَنْفَقَةَ.

(الرحیق المختوم، ص441، ج1، باب جمال الخلق)

میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے لبِ اقدس کے نیچے کچھ بال سفید تھے

آپ ﷺ کے رخ والضحیٰ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس قدر غور سے دیکھتے کہ ریش مبارک کے سفید بال تک گن لیے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں

وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

(صحیح البخاری، ص596، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، رقم 3548)

حضور ﷺ کی ریش مبارک اور سر مبارک میں سفید بالوں کی تعداد بیس سے زائد نہ تھی۔

آپ ﷺ اپنی ریش مبارک کو بنا سنوار کر رکھتے تھے۔

## ریش مبارک کا سنوارنا

امام ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا

(سبل الھدی والرشاد، ص348، ج7، الباب الخامس، فی قصہ ﷺ شاربہ وظفرہ، الخ)

بے شک نبی ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو طول وعرض سے درست فرماتے (کاٹتے) تھے

## کمال:۔

خط کی گرد دہن وہ دل کی آرا پھبن

سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش مبارک کے بالوں کا کمال یہ ہے کہ فرشتے ان پر تلاوت قرآن کرتے ہیں:۔

علامہ محمد رہاوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی ریش مبارک کے دو بال حاصل کر لیے اور گھر لے گئے، جن کی وجہ سے ساری رات تلاوت قرآن کریم کی آواز سنائی دیتی رہی۔

صبح حاضر خدمت ہو کر سارا ماجرا عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا

اَمَا عَلِمْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى شَعْرِيْ وَيَقْرَأُ الْقُرْآن

(جامع المعجزات فی سیر خیر البرکات، ص44)

اے ابوبکر تو نہیں جانتا فرشتے جمع ہو کر میرے بالوں پر قرآن پڑھتے تھے

## شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ اور دیدار مصطفیٰ ﷺ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 1176ھ اپنے والدِ گرامی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ایک ایمان افروز واقعہ نقل فرماتے ہیں

ایک بار حضرت شاہ عبد الرحیم کو بخار ہوا اور وہ طول اختیار کر گیا خواب میں ان کے والد شاہ عبد العزیز آئے اور کہا اے فرزند!

تیری عیادت کو حضرت پیغمبر اسلام ﷺ تشریف لا رہے ہیں آپ ﷺ اس سمت سے تشریف لائیں گے جس طرف تیرے پاؤں ہیں لہذا چارپائی یوں بچھا کہ تیرے پاؤں دوسری طرف ہو جائیں میں نے ویسا ہی کیا اور مجھے اونگھ آئی آقا ﷺ نے کرم فرمایا اور پوچھا "کَیْفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ ؟" اے بیٹے تیرا کیا حال ہے؟ اس کلام کی چاشنی نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ ایک عجیب قسم کا وجد اور اضطراب مجھ پر طاری ہو گیا۔

آنحضرت نے مجھے اس طرح گود میں لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کی قمیص میرے اشکوں سے تر تھی مجھے افاقہ ہوا تو دل میں خیال آیا مدت سے موئے مبارک کی خواہش تھی کرم ہو جائے تو زہے نصیب ۔ حضور ﷺ میرے خیال سے مطلع ہوئے اور ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور دو بال مجھے عنایت فرمائے میرے دل میں خیال آیا کاش یہ بال بیداری میں بھی میرے پاس باقی رہیں۔

حضور ﷺ میرے اس خیال سے بھی مطلع ہوئے اور فرمایا یہ عالم شہادت میں بھی تیرے پاس رہیں گے اور میں نے عرض کی حضور حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن اس طرح تھا کہ اہل مصر ان کی زیارت کرتے تو تین مہینے تک انہیں بھوک و پیاس نہ لگتی آپ کے بارے میں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں سنا تو سرکار ﷺ نے فرمایا میرے حسن پر اللہ

نے پردے ڈال رکھے ہیں

جَمَالِیْ مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِّنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ ظَھَرَ لَفَعَلَ النَّاسُ اَکْثَرَ مِمَّا فَعَلُوْا حِیْنَ رَءَوْا یُوْسُفَ

غیرت الٰہیہ کی وجہ سے میرے حسن کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے اور اگر لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تو لوگ اس سے بھی زیادہ کرتے جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر کرتے تھے۔

اس کے بعد مصطفیٰ کریم ﷺ مجھے صحت اور درازی عمر کی دعا دے کر تشریف لے گئے میں بیدار ہوا چراغ طلب کیا بال نہ پا کر غمگین ہوا اور سرکار ﷺ کی جانب متوجہ ہوا تو غیب سے آواز آئی اے فرزند!

ہم نے تکیے کے نیچے رکھ دیے تھے وہاں سے اٹھا لو میں نے بال لیے اور انہیں بڑی تعظیم سے رکھا

ان کے خواص میں سے یہ ہے کہ ہمیشہ جڑے رہتے ہیں جب ان پر درود پڑھا جاتا ہے وہ جدا جدا اور سیدھے ہو جاتے ہیں

ایک مرتبہ تین منکروں نے اس کا انکار کیا امتحان کے لیے باہر دھوپ میں لے گئے فوراً بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور سایہ فگن ہو گیا جب کہ دھوپ بہت تھی اور بادل کا نام ونشان بھی نہ تھا دوسرے نے کہا یہ بادلوں کا آنا اتفاقی معاملہ ہے نہ کہ موئے مبارک کا کمال پھر تجربہ کرتے ہیں گویا تین بار ایسا کیا اور ہر بار ان موئے مبارک پر بادل سایہ فگن ہوئے

(انفاس العارفین، ص 41، الدر الثمین)

ریش اطہر سنبل گلزار خلد

ریش غم سے ہوں پریشاں العیاث

# کان مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ تَامَّ الْاُذُنَیْنِ

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

پیارے مصطفٰے کریم ﷺ کے گوش مقدس دیگر اعضا کی طرح حسن امتیاز کا اعلیٰ اور کامل ترین نمونہ تھے دیکھنے والوں نے کہا آپ ﷺ کے کان مبارک سیاہ زلفوں میں ستاروں کی طرح چمکتے تھے۔

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں

وَتَخْرُجُ الْاُذُنَانِ بِبَیَاضِھِمَا مِنْ بَیْنِ تِلْکَ الْغَدَائِرِ کَأَنَّھَا تَوَقُّدُ الْکَوَاکِبِ الدُّرِّیَّۃِ مِنْ سَوَادِ شَعْرِہٖ

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص300، ج1، حدیث ھند بن ابی ہالۃ، فی صفۃ رسول اللہ)

آپ ﷺ کی سیاہ زلفوں کے درمیان دو سفید کان یوں لگتے جیسے تاریکی میں دو چمکدار ستارے چمک رہے ہوں۔

اور آپ کے کان مبارک اپنے اوصاف میں ایسے کامل واکمل کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی انہیں "تَامَّ الْأُذُنَیْنِ" سے یاد کرتے تھے

امام جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جب یمن کا قاضی بنا کر بھیجا گیا تو ایک یہودی عالم نے مجھے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے کو کہا میں نے بیان کیا اس نے مزید بیان کرنے

کی استدعا کی میں نے معذرت کی تو میری معذرت پر وہ کہنے لگا

فِي عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ حَسَنُ اللِّحْيَةِ حَسَنُ الْفَمِ تَامُّ الْأُذُنَيْنِ

(الخصائص الکبری، ص 128، ج 1، باب جامع فی صفۃ خلقہ ﷺ)

آنکھوں میں سرخ ڈورے، ریش مبارک بے حد حسین، دہن (منہ) مبارک جمیل جب کہ آپ ﷺ کے کان مبارک حسن اعتدال میں کامل و اکمل ہیں۔

## کمال گوش مصطفےٰ ﷺ

ہمیشہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنے حسن اور خوبی میں امتیوں سے کہیں زیادہ صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔

ہمارے لیے سننے کی ایک حد معین ہے اس سے زیادہ دور ہم نہیں سن سکتے۔ مگر انبیاء کرام علیہ السلام ہماری طرح دور سے سننے میں قاصر نہیں ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جب چیونٹی نے اپنی ماتحت چیونٹیوں سے کہا

يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے چیونٹی کے ان الفاظ کو سن لیا

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا

(القرآن، النمل، 18، 19)

کہ آپ نے تبسم فرمایا اور اس کے کہنے سے مسکرائے

پتہ چلا کہ امتی کی قوت سماعت کبھی بھی نبی علیہ السلام کی قوت سماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ بیان کرتے ہیں۔

سرکار ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا

إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ

میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے ہیں وہ کچھ سنتا ہوں کہ جو تم نہیں سن سکتے اور فرمایا

السَّمَاءَ أَطَّتْ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ

(جامع الترمذی، ص633، باب فی قول النبی ﷺ "لو تعلمون ما اعلم" الخ، رقم 2312)

آسمان کے چولوں سے آواز نکلی اور حق بھی بنتا ہے کہ وہ آواز نکلے یعنی آواز کو بھی سنا اور آواز کے سبب کو بھی جانا یہ ہے کمال سماعت مصطفیٰ ﷺ

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

## سلام جعفر طیار رضی اللہ عنہ

امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 405ھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوت میں حاضر تھیں۔ اسی دوران حضور رحمت عالم ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے کسی کے سلام کا جواب دیا پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا

هٰذَا جَعْفَرٌ مَعَ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ مَرُّوا فَسَلَّمُوا عَلَيْنَا فَرُدِّي عَلَيْهِمُ السَّلَامَ

(المستدرک علی الصحیحین، ص421، ذکر مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم 5012)

یہ جعفر بن ابی طالب ہیں جو حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل علیہما السلام کے ساتھ گزر رہے تھے۔ پس انہوں نے ہمیں سلام کیا، تم بھی ان کے سلام کا جواب دو۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ صرف آسمان کی بلندیوں کی ہی آوازیں نہیں سنتے بلکہ چاہیں تو زیر زمین سے آنے والی آوازوں کو بھی سماعت فرما سکتے ہیں۔

## قبر سے آواز آنا

امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 241ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سرکار دو عالم ﷺ بنو نجار کے قبرستان سے گزر رہے تھے

فَسَمِعَ أَصْوَاتَ قَوْمٍ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ

(مسند احمد بن حنبل، ص 361، ج 8، مسند انس بن مالک، رقم 12727)

حضور ﷺ نے (قبور میں) ان مردوں کی آواز کو سماعت فرمایا جن پر عذاب ہو رہا تھا۔

پتہ چلا جو نبی ﷺ آسمان اور ان کی بلندیوں زمین اور اس کی پستیوں سے آوازیں سن سکتے ہیں وہ نبی ﷺ اگر چاہیں تو ہمارے درود و سلام اور التجائیں بھی سماعت فرما سکتے ہیں۔

علامہ عبد الرحمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے نزدیک رہنے والے، دور رہنے والے اور بعد میں آنیوالوں کے درود کا کیا حال ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ

(دلائل الخیرات، ص 33)

میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں

ہم یہاں سے پڑھیں وہ مدینے سنیں<br>
مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

## راجز کی فریاد رسی

امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 923ھ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ ایک رات تہجد کے وقت وضو کرتے ہوئے سرکار ﷺ نے تین مرتبہ "لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَبَّیکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ" "میں تیری مدد کو پہنچا" فرمایا۔ آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا حضور! آپ ﷺ نے تین مرتبہ "لَبَّیکَ نُصِرْتَ" کہا گویا آپ ﷺ کسی سے کلام فرما رہے ہیں کیا اس وقت آپ کے پاس کوئی شخص تھا؟ تو آپ نے فرمایا۔

هٰذَا رَاجِزُ بَنِی کَعْبٍ یَسْتَصْرِخُنِی

(المواہب اللدنیہ، ص 308، ج 1، غزوہ موتہ)

یہ راجز مجھ سے فریاد کر رہا تھا

حالانکہ عمر بن سالم راجز اس وقت مکہ میں تھا اور قریش مکہ کی عہد شکنی پر اس نے حضور ﷺ سے فریاد کی تھی

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

اگر فتح مکہ کی تاریخ کو دیکھا جائے تو اس کی بنیاد حضرت عمر بن سالم رضی اللہ عنہ کی یہی فریاد بنی ہے، مگر افسوس کہ آج ہم نے فریاد کرنا چھوڑ دی اور مارے مارے پھرتے ہیں

## شکم آمنہ رضی اللہ عنہا میں آواز قلم

امام جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ صَرِیْرَ الْقَلَمِ عَلَی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَاَنَا فِیْ ظُلْمَةِ الْاَحْشَاءِ

(الحاوی للفتاوی، ص39، ج2، آخر العجاجۃ الزرنبیہ فی السلالۃ الزینبیہ)

اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں ماں کے پیٹ میں بھی لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز کو سنتا تھا۔ جو اماں آمنہ رضی اللہ عنہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز کو سن سکتے ہیں وہ قبر انور سے ہماری پکار کو نہ سنیں گے؟

حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا جس کو امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل کرتے ہیں

اَلْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهٗ حَتّٰی إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

(صحیح البخاری، ص214، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال، رقم 1338، 1374)

لوگ جب میت کو قبر میں رکھ کر چلتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آہٹ کو بھی سنتی ہے۔

اور عقل کا تقاضا بھی یہی ہے ورنہ قبر کے سوالات کا مدعی ہی ختم ہو جاتا ہے یعنی اگر وہ سنتا ہی نہیں تو جواب کیسے دے گا؟ اگر اہل قبور سنتے ہی نہیں تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ" کہنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے قبرستان والوں کو ان الفاظ سے سلام کیا اور امت کو تعلیم بھی ارشاد فرمائی

(جامع الترمذی، ص303، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، رقم 1053)

## سید احمد رفاعی اور دست رحمت ﷺ

پتہ چلا کہ اگر تمام اہل قبور سلام کو سنتے اور پہچانتے ہیں تو امام الانبیاء ﷺ کا عالم کیا ہوگا مگر دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں قبولیت کے لیے سید احمد رفاعی والا حسین عقیدہ چاہیے کہ روضہ اقدس پر حاضری دی تو عرض گزار ہوئے "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ"

اے نانا جان! آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام ہو، روضہ اقدس سے آواز آئی وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا وَلَدِىْ" اے بیٹے تیرے اوپر بھی سلام ہو۔

یہ سن کر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور فی البدیہہ یہ رباعی عرض کی

فِىْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِىْ كُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ وَهِىَ نَائِبَتِىْ

جب میرا جسم یہاں سے دور تھا تو آستانہ مبارک کے بوسہ کے لیے اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا

وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرْتُ
فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَىْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِىْ

(فضائل اعمال، ص 188، باب فضائل حج، شرح الصدور)

اب تو میں خود بارگاہ اقدس میں حاضر خدمت ہوں اپنا دست کرم باہر نکالیے تاکہ میں بوسہ دیکر اپنے دل کی حسرت پوری کرسکوں

مزار مبارک سے دست مقدس باہر آیا آپ نے دست بوسی کی اس وقت وہاں ہزاروں لوگ موجود تھے

اے کرم کی کان اے گوش حضور
سن لے فریاد غریباں الغیاث

# گردن مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ عُنُقُهٗ جِيْدَ دُمْيَةٍ فِىْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی گردن مبارک نہایت خوبصورت پتلی، اعتدال کے ساتھ طویل اور چاندی کی طرح چمکدار، اُجلی اور صفائی دار تھی۔

## گردن مبارک کی لمبائی

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں

**وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ**

(دلائل النبوۃ، للبیہقی، ص279، ج1، باب 1، حدیث ام معبد فی صفۃ رسول اللہ ﷺ)

رسول اکرم ﷺ کی گردن اقدس قدرے لمبی تھی۔

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں

**وَكَانَ أَحْسَنَ عِبَادِ اللهِ عُنُقًا لَا يَنْسُبُ إِلَى الطُّوْلِ وَلَا إِلَى الْقِصَرِ**

(دلائل النبوۃ، للبیہقی، ص304، ج1، باب 1، حدیث ہند بن ابی ہالہ فی صفۃ رسول اللہ ﷺ)

اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے آپ ﷺ کی گردن سب سے بڑھ کر حسین و جمیل تھی، نہ زیادہ طویل اور نہ زیادہ چھوٹی۔

## گردن مبارک کی چمک

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 2769ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں

**كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ**

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کی گردن مبارک کسی مورتی کی طرح تراشی ہوئی اور چاندی کی طرح صاف اور شفاف تھی۔

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ حضرت ابو بکر بن ابی خیثمہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ عُنُقًا مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيَاحِ فَكَأَنَّهُ إِبْرِيْقُ فِضَّةٍ مَشْرَبِ ذَهَبًا يَتَلَأْلَأُ فِيْ بَيَاضِ الْفِضَّةِ وَحُمْرَةِ الذَّهَبِ وَمَا غَيَّبَتِ الثِّيَابُ مِنْ عُنُقِهِ فَمَا تَحْتَهَا فَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

(دلائل النبوۃ، للبیہقی، ص 304، ج 1، باب 1، حدیث ہند بن ابی ہالہ فی صفۃ رسول اللہ ﷺ

حضور ﷺ کی گردن مبارک تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت تھی۔ دھوپ یا ہوا میں گردن کا نظر آنے والا حصہ چاندی کی صراحی کے مانند تھا، جس میں سونے کا رنگ اس طرح بھرا گیا ہو کہ چاندی کی سفیدی اور سونے کی سرخی کی جھلک نظر آتی ہو اور گردن کا جو حصہ کپڑوں میں چھپ جاتا وہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور منور ہوتا۔

حضرت ابو بکر بن ابی خیثمہ رضی اللہ عنہ کے استعارہ اور تمثیل سے پتہ چلتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا کریم ﷺ کو کتنی محبت سے دیکھا کرتے تھے۔

## کمال:۔

آپ ﷺ کی گردن کا کمال یہ ہے کہ یہ گردن اپنے رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں جھکی

بلکہ بڑے بڑے جابروں کی گردنیں یہاں پہنچ کر خم ہوگئیں

خود سروں کی تنی گردنیں جھک گئیں

سر کشوں کی اٹھی گردنیں جھک گئیں

اور پھر بارگاہ صمدیت میں اس گردن کے جھکنے پر میرے رب کو بھی وہ ناز کہ ہمیں حکم ملے اپنی گردنیں جھکاؤ "وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" مگر قیامت کے دن محبوب سے فرمائے گا

## محبوب سر اٹھا کے مانگ

ابو بکر بن ابی شیبہ عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 235ھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت سرکار ﷺ کے لیے فرمائے گا

**یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ**

(مصنف ابن ابی شیبہ، ص 417، ج 7، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ محمداً ﷺ)

اے پیارے حبیب آج سر انور اٹھا کر مانگو سوال کرو عطا کیا جائے گا سفارش کرو قبول کی جائے گی آپ مانگیں دیا جائے گا۔

اے گلو اے صبح جنت شمع نور

تیرہ ہے شام غریباں الغیاث

## سینہ مبارک

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ عَرِیْضَ الصَّدْرِ مَمْسُوحَةٌ کَاَنَّهُ الْمَرَایَا فِیْ شِدَّتِهَا**

مصدر مظہریت پہ اظہر درود

مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ اور ہموار تھا، سینہ انور بالوں سے خالی تھا مگر وسط سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی اور آپ کا سینہ مبارک پیٹ سے ابھرا ہوا، سفیدی میں چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار تھا۔

## سینہ انور کی کشادگی

امام ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 307ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ بیان کرتے ہیں

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِيضَ الصَّدْرِ

(معجم ابی یعلی الموصلی، ص42، ج1، باب المحمدین ﷺ)

کہ آپ کا سینہ مبارک کشادہ تھا

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ انور کے بارے میں یہ الفاظ روایت کرتے ہیں

وَكَانَ عَرِيضَ الصَّدْرِ مَمْسُوحَةٌ كَأَنَّهُ الْمَرَايَا فِي شِدَّتِهَا وَاسْتِوَائِهَا لَا يَعْدُو بَعْضُ لَحْمِهِ بَعْضًا عَلَى بَيَاضِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

(دلائل النبوۃ، للبیہقی، ص304، ج1، باب1، حدیث ہند بن ابی ہالہ فی صفۃ رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کا سینہ اقدس فراخ اور کشادہ، آئینہ کی طرح شفاف اور ہموار تھا، کوئی ایک حصہ بھی دوسرے سے بڑھا ہوا نہ تھا اور سفیدی و آب وتاب میں چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔

## کمال:۔

اس سینہ مبارک کا کمال یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ خدا میں خود عرض گزار ہوتے

ہیں

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

(القرآن، طہ، 25)

اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے۔ مگر ادھر پیارے حبیب ﷺ سے اللہ کریم فرماتا ہے

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

(القرآن، الانشراح، 1)

## شرح صدر

اے محبوب کیا ہم نے آپ کا سینہ انور نہیں کھولا

آپ کا شرح صدر تین مرتبہ ہوا:۔

1: بچپن میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر

2: اعلان نبوت سے پہلے

3: معراج کی رات سفر معراج سے پہلے

اور اس سینہ مبارک کا بہت بڑا کمال یہ ہے کہ جس قرآن مجید کے بوجھ کو پہاڑ بھی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ

(القرآن، الحشر، 21)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل کر دیتے تو وہ خشیت الٰہی کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

اس قرآنی بوجھ کو سینۂ مصطفےٰ ﷺ نے اٹھایا اور اپنی جگہ پر قائم بھی رہا

ہر سینہ نشیمن نہیں جبریل امیں کا
ہر فکر نہیں طائر فردوس کی صیاد
سینہ پر نور صدقہ نور کا
بے ضیا سینہ ہے ویراں العیاذ

# دل مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ لَا یَنَامُ قَلْبُہٗ

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچہ راز قدرت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے قلب اطہر کی ظاہری کیفیت تو عیاں نہیں مگر عظمت وتطہیر قلب پر قرآن وحدیث سے بکثرت شواہد سامنے آتے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا دل مبارک علوم ومعارف اور انوار وتجلیات کا بحر بے کراں تھا۔

مصطفٰے کریم ﷺ کے قلب انور کا ذکر یوں تو مختلف قرآنی آیات میں اللہ کریم نے فرمایا جیسا کہ

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ

(القرآن، الشعراء، 193، 194)

روح الامین نے آپ ﷺ کے قلب انور پر قرآن ازل کیا

جس دل میں پرتو کرسی وعرش اس دل کی بلندی صل علی
جس سینے پہ قرآن اترا ہو اس سینے کی عظمت کیا کہنا

مگر سورہ نور میں قلب مصطفٰے ﷺ کا ذکر ایک حسین استعارہ کے طور پر کرتے ہوئے فرمایا

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکَاۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ

(القرآن، النور، 35)

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال اس طاق جیسی ہے جس میں چراغ ہے چراغ فانوس میں رکھا ہے۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ نقل کرتے ہیں۔

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا

أَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکَاۃٍ

مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

ھٰذَا مَثَلٌ ضَرَبَہُ اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَالْمِشْکَاۃُ صَدْرُہُ وَالزُّجَاجَۃُ قَلْبُہُ وَالْمِصْبَاحُ فِیہِ النُّبُوَّۃُ تُوقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُبَارَکَۃٍ ھِیَ شَجَرَۃُ النُّبُوَّۃِ

(المعجم الاوسط، ص 235، ج 2، من اسمہ احمد، رقم 1843)

اللہ تعالیٰ نے یہ مثال اپنے نبی ﷺ کے لیے بیان فرمائی ہے مشکوۃ سے مراد آپ ﷺ کا سینہ اقدس زُجاجہ سے مراد آپ ﷺ کا قلب منور اور مصباح سے مراد نبوۃ ہے جو چشمہ نبوت سے روشن ہے۔

## کمال:۔

قلب انور کا کمال یہ ہے کہ اس میں اپنوں اور بیگانوں کے لیے محبت ہی محبت ہے، اسی قلبی محبت کا اثر تھا کہ عرب کے سخت سے سخت دل لوگ بھی دہلیز اسلام پر سر جھکانے پر مجبور ہو گئے۔

ارشاد ربانی ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(القرآن، آل عمران، 158)

پس اللہ تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ﷺ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تند خو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے۔

ڈاکٹر اقبال اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

## دل مبارک کی بیداری

اس قلب منور کا خاصہ یہ بھی ہے کہ یہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(صحیح بخاری، ص 183، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ، رقم 1147، 2013، 3569

بے شک میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

قلب انور تجھ کو سب کی فضیلت ہے
کر دے بے فکری کے ساماں الغیاث

# پیٹ مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کا شکم مبارک سینہ انور سے نمایاں نہ تھا بلکہ شکم شریف سینہ انور کے برابر تھا، جس کی جلد ملائم اور چاندی کی طرح چمکدار تھی، اور اس پر زیادہ بال نہ تھے۔

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا شکم اطہر کی تعریف یوں کرتی ہیں

لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ

(المعجم الکبیر، ج22، ص 155 باب الھاء ھند بن ابی ہالہ، رقم 414)

حضور ﷺ بڑے پیٹ کے عیب سے پاک ہیں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ

(جامع الترمذی، ص722، ج 2، شمائل الترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

اللہ کے رسول ﷺ کا شکم مبارک اور سینہ انور برابر تھے۔

چاندی کے ورق

ابو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 204 حضرت ام بلال رضی اللہ عنہا سے تاجدار کائنات حضور رحمت عالم ﷺ کے شکمِ اطہر کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں نقل فرماتے ہیں:

وَمَا رَأَيْتُ بَطْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ذُكِرَتِ الْقَرَاطِيسُ الْمُثْنِيَةُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ

(مسند ابی داود طیالسی، ص190، ج3، باب ماروت ام ھانی بنت ابی طالب، رقم 1724)

میں نے حضور ﷺ کے بطن اقدس کو ہمیشہ اسی حالت میں دیکھا یوں محسوس ہوتا جیسے کاغذ تہہ در تہہ رکھے ہوں۔

## سینہ انور پر بالوں کی لکیر

ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے شکم اقدس پر بال نہ تھے، ہاں بالوں کی ایک لکیر سینہ انور سے شروع ہو کر ناف پر ختم ہو جاتی تھی:

لَيْسَ فِي بَطْنِهِ وَلَا صَدْرِهِ شَعْرٌ غَيْرُهُ

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص274، ج1، باب جامع صفۃ رسول اللہ ﷺ)

اس لکیر کے علاوہ سینہ انور اور بطن اقدس پر بال نہ تھے۔

خط باریک سینے وچ آہا
ناف تائیں اس پایا راہا
واہ قدرت تیری رب الٰہا
صلی اللہ علیہ وسلم

## کمال:-

کبھی دو وقت سیر ہو کر نہیں کھایا پھر بھی بارگاہ خدا میں قیام وصیام سے ہمیشہ شکر بجالاتے،
جب کھانا تناول فرماتے تو بے حد سادہ کھانا پسند فرمایا کرتے تھے۔

## ابو ہریرہ کا عشق مصطفے ﷺ

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل فرماتے ہیں
کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک دفعہ بعض لوگوں نے دعوت کی، اور انہیں کھانے کو
بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا، اس پر حضور ﷺ کے اس عاشق زار کو آپ ﷺ کی
حیات طیبہ کا زمانہ مبارک یاد آ گیا اور وہ معذرت کرتے ہوئے فرمانے لگے

خَرَجَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنۡیَا وَلَمۡ یَشۡبَعۡ مِنۡ خُبۡزِ
الشَّعِیرِ

(صحیح بخاری، ص966، کتاب الاطعمۃ، باب النفخ فی الشعیر، رقم 5414)

حضور نبی اکرم ﷺ اس حال میں وصال فرما گئے کہ آپ نے تادم وصال جو کی روٹی بھی کبھی
پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

تشنگی دشت کے ذروں کی بجھانے والا
خود مثل شبنم تھا مگر صورت دریا پھیلا

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ نقل فرماتے ہیں۔
کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا شَبِعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ خُبۡزِ شَعِیرٍ یَوۡمَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ
حَتّٰی قُبِضَ

(صحیح مسلم، ص 1137، کتاب الزہد والرقائق 22، رقم 2970)

حضور نبی اکرم ﷺ نے دو دن مسلسل روٹی سے پیٹ نہیں بھرا، حتی کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔

فاقہ مستوں کو شکم سیر کیا
آپ فاقہ پر قناعت کر لی

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں

وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ

(صحیح بخاری، ص، کتاب الاطعمۃ، باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرۃ، رقم 5385، 5421، 6457)

آپ ﷺ نے ظاہری حیات کے آخری وقت تک پتلی روٹی نہیں کھائی۔

## فقر اختیاری

اور شکم اطہر کے اختیاری فقر کا کبھی یہ عالم بھی ہوتا کہ غلاموں کے ساتھ پیٹ پر پتھر باندھے ہوتے تھے

احزاب میں خندق کی کھدائی کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے فاقہ کی شکایت کی اور عرض کیا کہ میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے بطن اقدس سے کپڑا ہٹایا جہاں دو پتھر بندھے تھے۔

جس کو امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ نقل فرماتے ہیں

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ

(جامع الترمذی، ص 751، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی عیش النبی ﷺ)

آپ ﷺ نے شکم اطہر سے کپڑا اٹھایا تو اس پر دو پتھر بندھے تھے۔

اے شکم بھر پیٹ صدقہ نور کا

پیٹ بھر اے کان احساں العیاث

# ناف مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا

فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود

کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

انسانی فطرت کے تقاضے کے مطابق جب بچہ پیدا ہوتا ہے ناف کے ذریعے بچے اور ماں کا رشتہ جڑا ہوتا ہے مشیت باری تعالیٰ سے بچے کو ماں کے شکم میں اسی ناف کے ذریعے خوراک ملتی ہے جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے کاٹ دیا جاتا ہے کیوں کہ اب اس کا مقصد پورا ہو چکا ہے مگر میرے آقا ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے کیونکہ آپ ﷺ معاملات دنیا کی طرح شکم مادر میں بھی ظاہری اسباب کے محتاج نہیں تھے

محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التمیمی، ابو حاتم، الدارمی، البُستی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 354ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ مَخْتُونًا مَسْرُورًا يَعْنِي مَقْطُوعَ السُّرَّةِ

(السیرۃ النبویۃ واخبار الخلفاء، ص58، ج1، باب ذکر خروج النبی ﷺ الی الشام)

نبی اکرم ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔

امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل کرتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُلِدَ مَخْتُونًا مَقْطُوعَ السُّرَّةِ

(الشفاء بتعریف المصطفیٰ، ص52، الفصل الثالث، واما نظافۃ جسمہ ﷺ)

بے شک حضور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

یحیٰ بن ابی بکر بن محمد بن یحیٰ العامری الحرضی متوفی 893ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت نقل فرماتے ہیں:

وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْناً (مَسْرُوْرًا) يَعْنِى مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ جَدُّهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ لَيَكُوْنَنَّ لِابْنِىْ هٰذَا شَأْنٌ عَظِيْمٌ

(بہجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل، ص40، ج1، مطلب فی مراضعہ ﷺ)

رسول اللہ ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے جد امجد حضرت عبد المطلب اس پر متعجب ہوئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا یقیناً عظیم شان کا مالک ہوگا۔

بے نیاز رکھا ناف رزق سے تجھے

کردے بے نیاز تو جان جانان الغیاث

# دوش (کندھے) مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ عَظِيْمَ مُشَاشِ الْمَنْكِبَيْنِ

دوش بر دوش نشان شرف

ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کے شانے مبارک مضبوط اور فربہ تھے کہ دیکھنے والے کو گول اور چمکدار نظر آتے، اور شانوں کی ہڈیوں کے درمیان مناسب فاصلہ تھا۔

## شانوں کی مضبوطی

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کے کندھوں کی مضبوطی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظِيمَ مُشَاشِ الْمَنْكِبَيْنِ

(دلائل النبوۃ، للبیہقی، ص240، ج1، صفۃ بعد ما بین منکبی رسول اللہ ﷺ)

آپ ﷺ کے کندھوں کے جوڑ توانا، مضبوط اور بڑے تھے۔

## شانوں کے درمیان فاصلہ

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کے مبارک کندھوں کے فاصلے کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ

(الادب المفرد، ص271، باب اذا التفت التفت جمیعاً، رقم1155)

رسول اللہ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

## شانوں کی چمک

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ حضرت انس رضی اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی دیہاتی آکر حضور ﷺ کی قمیص کھینچ لیتا تو

فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ حِينَ بَدَا مَنْكِبُهُ إِلَى شِقَّةِ الْقَمَرِ مِنْ بَيَاضِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(سبل الھدی والرشاد، ص43، ج2، الباب الحادی عشر، فی صفۃ عنقہ ﷺ الخ)

دوش اقدس سفیدی اور چمک کے باعث یوں نظر آتے جیسے ہم چاند کا ٹکڑا ملاحظہ کر رہے

ہوں۔

## کمالات دوش مصطفیٰ ﷺ

آپ کے کندھوں کا کمال یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سب سے بلند رہتے تھے۔

بلکہ جوان پر سوار ہو گیا وہ بھی سب سے بلند ہو گیا۔

ابن سبع اور رزین نے بیان فرمایا

كَانَ إِذَا جَلَسَ يَكُونُ كَتِفُهُ أَعْلَى مِنَ الْجَالِسِ

(الخصائص الکبری، ص116، ج1، باب الایۃ فی طولہ ﷺ)

حضور ﷺ جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کے کندھے تمام اہل مجلس سے بلند ہوا کرتے تھے۔

## آسمانوں تک رسائی

فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بت گرانے کے لیے اپنے کندھوں پر چڑھایا۔ بت گرانے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے میری قوت اور بلندی کا یہ عالم تھا

أَنِّي لَوْ شِئْتُ نِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ

اگر اس وقت میں چاہتا تو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاتا

حضور شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ 1052ھ اسی واقعہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کندھوں پر چڑھ کر بت اتارنے لگے تو حضور ﷺ نے پوچھا علی کہاں تک پہنچے ہو؟ عرض کیا حضور! اگر حکم ہو تو عرش عظیم کے پائے کو پکڑ کر نیچے لے آؤں جب بت گرا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نیچے آئے تو مسکرا رہے

تھے ،آپ ﷺ نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو عرض گزار ہوئے عرش کی بلندی سے چھلانگ لگائی اور ہوا کچھ نہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا کچھ ہوتا بھی کیسے چڑھانے والا میں تھا اتارنے والا جبرئیل علیہ السلام تھا

(مدارج النبوت ،ص452 ،ج 2 مکہ مکرمہ کی فتح مبین ،بیت اللہ شریف سے بتوں کا خاتمہ)

## دشمن مرعوب

ان کندھوں کا دوسرا کمال یہ تھا کہ دشمن نیت بد سے آتا تو مرعوب ہو کر رہ جاتا۔

امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ 923ھ بیان کرتے ہیں

ایک مرتبہ ابو جہل حضور ﷺ کو پتھر مارنے کے ارادے سے آیا تو اس نے عجیب منظر دیکھا۔

رَأَى عَلَى كَتِفَيْهِ ثُعْبَانَيْنِ فَانْصَرَفَ مَرْعُوبًا

(المواہب اللدنیہ ،ص306 ،ج2 ،الفصل الثانی فیما خصہ اللہ تعالیٰ بہ من)

کہ آپ ﷺ کے کندھوں پر دو بڑے بڑے سانپ دیکھے تو وہ خوف کی وجہ سے بھاگ گیا۔

غم سے ہوں ہمدوش اے دوش المدد
دوش پر ہے بار عصیاں الغیاث

# مہر نبوت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ فِي ظَهْرِهٖ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

حجر اسود و کعبہ جان ودل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے دوشانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف

تشبیہات کے ساتھ بیان فرمایا اور یہ مہر نبوت اس بات کا بین ثبوت تھی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ ہیں۔

امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 275ھ نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(سنن ابی داود، ص666، کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلھا، رقم 4252)

میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت ابراہیم بن محمد کہتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ، إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(جامع الترمذی، ص723، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صفات گنواتے تو طویل حدیث بیان فرماتے اور کہتے کہ دوشانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے

## ابھرا ہوا گوشت

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت ابونضرہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

(جامع الترمذی، ص723، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ)

میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا وہ (مہر نبوت) رسول اللہ ﷺ کی پشت اقدس میں ایک ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ.

(جامع الترمذی، ص722، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ)

رسول اللہ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیاں مہر نبوت تھی، جو کبوتر کے انڈے کی مقدار سرخ ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا۔

امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 204ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علیا رحمۃ اللہ علیہ (راوی) نے عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے اس مہر نبوت کی کیفیت دریافت کی تو انہوں نے کہا

شَعَرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفِهِ

(مسند احمد بن حنبل، ص630، ج12، حدیث ابی زید عمرو بن اخطب، رقم 22787)

آپ ﷺ کے مبارک کندھوں کے درمیان چند بالوں کا مجموعہ تھا۔

امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل کرتے ہیں

مہر نبوت خوشبوؤں کا مرکز تھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ بِفِمِي فَكَانَ يَنِمُّ عَلَيَّ مِسْكًا

(الشفاء بتعریف المصطفیٰ، ص51، الفصل الثالث فی نظافۃ جسمہ، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خلقا وخلقا،)

پس میں نے مہر نبوت اپنے منہ کے قریب کی تو اس کی دلنواز مہک مجھ پر غالب آرہی تھی۔

مہر پشت پاک میں تجھ پہ فدا
دے دے آزادی کا فرماں العیاث

# پشت مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ وَاسِعَ الظَّهْرِ

حضور پشت علم آئینہ روئے
پشتیء قصر ملت پہ لاکھوں سلام

آپ کی پشت مبارک کشادہ خوبصورت اور چمکدار تھی اور آپ کی ریڑھ کی ہڈی مبارک حسن اعتدال کے ساتھ لمبی تھی۔ کہ دیکھنے والے میں احساس پیدا ہوتا کہ آپ کا قد مبارک طویل ہے۔

## کشادہ پشت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعَ الظَّهْرِ

(منتہی المسئول علی وسائل الوصول الی شمائل، ص 276، ج 1، الفصل الاول فی جمال صورتہ ﷺ)

حضور ﷺ کی پشت مبارک کشادہ تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک دوسری روایت بھی مذکور ہے:

وَكَانَ طَوِيلَ مَسْرُبَةِ الظَّهْرِ

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 304، ج 1، حدیث ہند بن ابی ہالۃ)

رسول اللہ ﷺ کی ریڑھ کی ہڈی لمبی تھی۔

| رسولاں | تاج | مبارک | پشت |
|---|---|---|---|
| مقبولاں | سب | ہے | پشت پناہ |
| ملولاں | اساں | ہے | تکیہ گاہ |
| وسلم | علیہ | اللہ | صلی |

## چاندی کے ورق

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 303ھ حضرت محرش بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے آقائے نامدار ﷺ کو عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے دیکھا۔

فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهَا سَبِيكَةُ فِضَّةٍ

(سنن الکبری للنسائی، ص240، ج4، العمرۃ من الجعرانۃ)

میں نے آپ ﷺ کی کمر مبارک کی جانب نظر اٹھائی تو اسے چاندی کے ورق کی طرح پایا۔

## کمال:۔

پشت مبارک کا کمال یہ ہے اس پر تمام امت کی نجات کا بوجھ اٹھایا، اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا تو فرمایا

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ

(القرآن، الانشراح، 2،3)

اور ہم نے آپ سے (غم امت کا وہ) بار اتار دیا۔ جو آپ کی پشت (مبارک) پر گراں ہو رہا تھا

پشت والا میری پشتی پر ہو تو
رو برو ہیں غم کے ساماں الغیاث

# بغل مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ

عام طور پر انسان کی بغل متعفن ہوتی ہے اور جسم کی نسبت کم صاف ستھری ہوتی ہے۔
مگر محسن انسانیت ﷺ کی مبارک بغلیں صاف وشفاف ہونے کے ساتھ ساتھ سفید اور نہایت خوشبودار تھیں، اور یہ ان کا حسن بھی ہے اور کمال بھی۔

## بغل مبارک کی سفیدی

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل فرماتے ہیں
کہ ایک دفعہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے لیے وضو کا پانی پیش کیا، آپ ﷺ نے خوش ہو کر انہیں دعا دی اور اپنے مبارک ہاتھوں کو بلند فرمایا۔
حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ اپنا مشاہدہ یوں بیان کرتے ہیں کہ

رَأَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ
(صحیح بخاری، ص 1108، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الوضوء، رقم 6383)
میں نے حضور ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

## بغل مبارک کی خوشبو

حافظ عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 797ھ نقل فرماتے ہیں
کہ جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کے اقرار جرم پر سنگسار کیا جا رہا تھا۔ تو نبی

حریش کے ایک شخص اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہیں مجھ پر خوف ساطاری ہو گیا، ممکن تھا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑتا

فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبْطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ

(سنن الدارمی، ص206، ج1، باب فی حسن النبی ﷺ)

پس رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگالیا (گویا گرتے دیکھ کر مجھے تھام لیا) اس وقت آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کا پسینہ مجھ پر گرا جو کستوری کی خوشبو کی مانند تھا۔

اے بغل اے صبح کافور بہشت

مہر بر شام غریباں الغیاث

# بازوئے مقدس

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ عَظِيْمَ السَّاعِدَيْنِ

کعبہ دین وایماں کے دونوں ستون

ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے بازو مبارک بھی تمام اعضاء مقدسہ کی طرح حسنِ اعتدال میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ ﷺ کے بازو مبارک لمبے مگر اعتدال نمایاں، کلائیاں سفید مگر سیاہ بالوں نے حسن کو چار چاند لگا رکھے تھے۔

## بازوں مبارک کی لمبائی

امام ابن سعد ابو عبد اللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 230ھ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظِيْمَ السَّاعِدَيْنِ

(الطبقات الکبری، ص415، ج1، فی خلقہ الشریف)

حضور ﷺ کے بازو حسن اعتدال کے ساتھ لمبے تھے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

جس کو بار دوعالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

امام جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 911ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْطَ الْقَصَبِ

(الخصائص الکبری، ص130، ج1، ذکر المعجزات والخصائص فی خلقہ الشریف ﷺ)

حضور ﷺ کے بازو مبارک اور پنڈلیاں موزوں ساخت کی تھیں۔

امام جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 911ھ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

وَكَانَ عَبْلَ الْعَضُدَيْنِ وَالذِّرَاعَيْنِ طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ

(الخصائص الکبری، ص305، ج1، حدیث ہند بن ابی ہالہ فی صفۃ رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کی ہتھیلیاں سفید اور چمکدار اور کلائیاں لمبی تھیں۔

## کلائیوں پر بال

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ

(جامع الترمذی، ص722، ج2، شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کی مبارک کلائیوں پر بال موجود تھے۔

## کمال:۔

آپ ﷺ کے مقدس بازوں کا کمال یہ ہے کہ یہ ہاتھوں کو جنت تک پہنچا دیتے ہیں جبکہ آپ کے قدمین شریفین فرش زمین پر ہوں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ إِنِّي أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا

(صحیح بخاری، ص121، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی الامام فی الصلاۃ، رقم748)

یارسول اللہ ﷺ آپ کو آگے بڑھ کر کچھ پکڑتے ہوئے دیکھا پھر آپ پیچھے ہٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں سے میں نے انگور کے خوشے کو دیکھا اگر میں اسے لے لیتا تو اسے تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

بازوئے شہ دستگیری کر مری
اے توان ناتواناں الغیاث

# ہاتھ مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَتْ یَدُہٗ أَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ وَأَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ

جس کے ہر خط میں ہے موج کرم

اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک کشادہ جب کہ انگلیاں قدرے دراز تھیں، آپ کے دست کرم نرم وملائم ہونے کے ساتھ ساتھ خوشبوؤں کا مرکز اور سلام لینے والوں کو ٹھنڈک مہیا کرتے تھے۔

## ہاتھوں کی نرمی

نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس نہایت نرم وگداز تھے۔

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 360ھ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے فرماتے ہیں:

أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَإِذَا ھِیَ أَلْیَنُ مِنَ الْحَرِیْرِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ

(المعجم الکبیر، ص272، ج7، رقم7110)

میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، پس میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھام لیا، آپ ﷺ کے دست اقدس ریشم سے زیادہ نرم وگداز اور برف سے زیادہ ٹھنڈے تھے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

نقل کرتے ہیں

مَا مَسَسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(صحیح بخاری، ص597، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، رقم3561)

میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو نہیں چھوا جو نرمی میں رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک سے بڑھ کر ہو۔

## ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی، اس کے بعد

وَقَامَ النَّاسُ وَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

(صحیح بخاری، ص597، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، رقم3553)

لوگ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کا دست اقدس پکڑ کر ملنے لگے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دست انور اپنے چہرے پر پھیرا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کے بارے میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ میری عیادت فرمانے کے لیے تشریف لائے، آپ ﷺ نے محبت سے میرے سر اور سینے پر اپنا دست

اقدس پھیرا۔اس سے یہ کیفیت پیدا ہوئی

فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ

(صحیح بخاری، ص1002، کتاب المرض، باب وضع الید علی المریض، رقم 5659)

میں ہمیشہ اپنے جگر میں آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خنکی پاتا رہا، مجھے خیال ہے کہ اس (موجودہ) گھڑی تک وہ ٹھنڈک پاتا ہوں۔

کو مسیحاو مسیحائی نے تو دی جان

تو ہی تو جان مسیحا و مسیحائی ہے

## ہاتھ مبارک کی خوشبو:۔

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 261ھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے بچپن کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن آقائے محتشم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے آپ ﷺ نے باری باری سب بچوں کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا۔آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔

فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

(صحیح مسلم، ص912، کتاب الفضائل، باب طیب رائحۃ النبی ﷺ ولین مسہ، والتبرک بمسحہ، رقم 2329)

پس میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے اسے ابھی عطار کی ڈبیہ سے نکالا ہو۔

ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دست اقدس ہمیشہ معطر رہتے ، جو لوگ حضور ﷺ سے مصافحہ کرتے وہ کئی دن تک دست اقدس کی خوشبو کی سرشاری

کو مشام جان میں محسوس کرتے رہتے:۔

وَكَأَنَّ كَفَّهُ كَفُّ عَطَّارٍ طِيبًا مَسَّهَا بِطِيبٍ أَوْ لَمْ يَمَسَّهَا يُصَافِحُهُ الْمُصَافِحُ فَيَظَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيحَهَا وَيَضَعُهَا عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيُعْرَفُ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَانِ مِنْ رِيحِهَا عَلَى رَأْسِهِ

(دلائل النبوۃ للبیہقی ،ص305، ج1، حدیث ہند بن ابی ہالہ فی صفۃ رسول اللہ ﷺ)

اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ عطار کے ہاتھوں کی طرح معطر رہتے، خواہ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کرنے والا شخص سارا دن اپنے ہاتھوں پر خوشبو پاتا اور جب کسی بچے کے سر پر دست شفقت پھیر دیتے تو وہ (بچہ) خوشبوئے دست اقدس کے باعث دوسرے بچوں سے ممتاز ٹھہرتا۔

## ہاتھوں کا کمال:۔

ان ہاتھوں کا کمال یہ ہے کہ ان سے کیے ہوئے کام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام محبوب ﷺ نے نہیں بلکہ اس کے رب ذوالجلال نے کیا ہے۔ ہجرت کی رات آپ ﷺ نے کنکریاں ماریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى

(القرآن، الانفال، 17)

اور جب آپ نے (ان پر سنگریزے) مارے تھے (وہ) آپ نے نہیں مارے تھے بلکہ (وہ تو) اللہ تعالیٰ نے مارے تھے۔

## ہاتھوں کی برکت

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ نے حضرت

ذیال بن عبید رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا کہ ایک دفعہ ان کے والد گرامی نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے حق میں دعائے خیر کے لیے عرض کیا:

فَقَالَ اُدْنُ یَا غُلَامُ فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ یَدَهُ عَلٰی رَأْسِهِ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِیكَ

آپ ﷺ نے فرمایا بیٹا! میرے پاس آؤ، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب آگئے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے۔

حضرت ذیال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَرَأَیْتُ حَنْظَلَةَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْوَارِمِ وَجْهُهُ وَبِالشَّاةِ الْوَارِمِ ضَرْعُهَا فَیَتْفُلُ فِی كَفِّهِ ثُمَّ یَضَعُهَا عَلٰی صُلْعَتِهِ ثُمَّ یَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی أَثَرِ یَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ یَمْسَحُ الْوَرَمَ فَیَذْهَبُ

میں نے دیکھا کہ جب کسی شخص کے چہرے پر یا بکری کے تھنوں پر ورم ہو جاتا تو لوگ اسے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آتے اور وہ اپنے ہاتھ پر اپنا لعاب دہن ڈال کر اپنے سر پر ملتے اور فرماتے

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی أَثَرِ یَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 214، ج 6، باب ما جاء فی مسحہ ﷺ راس محمد بن انس الخ)

اور پھر وہ ہاتھ ورم کی جگہ پر مل دیتے تو ورم فوراً اتر جاتا۔

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کے سر اور داڑھی پر اپنا

دست اقدس پھیرا تو اس کی برکت سے 100 سال سے زائد عمر پانے کے باوجود ان کے سر اور داڑھی کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا۔ اس آپ بیتی کے وہ خود راوی ہیں

قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّي قَالَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ قَالَ فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِائَةَ سَنَةٍ وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتَّى مَاتَ

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 211، ج 6، باب ماجاء فی شان ابی زید الخ)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کی: الٰہی! اسے زینت بخش اور ان کو حسن و جمال کا پیکر بنا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے 100 سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے، سیاہ رہے، ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادم آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی۔

## چھڑی کا تلوار بننا

امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل کرتے ہیں

کہ غزوہ بدر میں جب حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سوکھی لکڑی عطا فرمائی جوان کے ہاتھوں میں آ کر شمشیر آبدار بن گئی

فَعَادَ سَيْفًا فِي يَدِهِ طَوِيلَ الْقَامَةِ شَدِيدَ الْمَتْنِ أَبْيَضَ الْحَدِيدَةِ فَقَاتَلَ بِهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ تَعَالَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ ذٰلِكَ السَّيْفُ يُسَمَّى الْعَوْنَ

(الشفاء، ص 210، فصل فی کراماتہ وبرکاتہ وانقلاب الاعیان لہ فیما لمسہ او باشرہ ﷺ)

جب وہ لکڑی ان کے ہاتھ میں گئی تو وہ نہایت شاندار لمبی، چمکدار مضبوط تلوار بن گئی، تو انہوں نے اسی کے ساتھ جہاد کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور وہ تلوار عون (یعنی مددگار) کے نام سے موسوم ہوئی۔

## شاخ کا منور ہونا

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ نقل کرتے ہیں کہ جنگ احد میں جب حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی

فَرَجَعَ فِي يَدِ عَبْدِ اللهِ سَيْفًا

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص250، ج3، باب تحریض النبی ﷺ اصحابہ علی القتال یوم احد الخ)

جب وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں گئ تو وہ (نہایت عمدہ) تلوار بن گئی۔

آقائے دو جہاں ﷺ کے دست اقدس کے لمس کی برکت سے کھجور کی شاخ میں روشنی آگئی جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل کرتے ہیں

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے رہے یہاں تک کہ اندھیرا ہو گیا۔ جاتے ہوئے آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا

إِنْطَلِقْ بِهِ فَإِنَّهُ سَيُضِيءُ لَكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ عَشْرًا وَمِنْ خَلْفِكَ عَشْرًا فَإِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَسَتَرَى سَوَادًا فَاضْرِبْهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَإِنَّهُ الشَّيْطَانُ..

(الشفاء، ص210، فصل فی کراماتہ وبرکاتہ وانقلاب الاعیان لہ فیما لمسہ او باشرہ ﷺ)

اسے لے جاؤ! یہ تمہارے لیے دس ہاتھ تمہارے آگے اور دس ہاتھ تمہارے پیچھے روشنی کرے

گی اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو گے تو تمہیں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی پس تم اسے مارنا کہ وہ نکل جائے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے تو وہ شاخ ان کے لیے روشن ہوگئی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور اندر جاتے ہی انہوں نے اس سیاہ چیز کو پالیا اور اتنا مارا کہ وہ شیطان نکل گیا۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک اس پاک در کی ہے

## پنڈلی کا ٹھیک ہونا

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ دشمن رسول ﷺ ابو رافع یہودی کو جہنم رسید کر کے واپس پلٹ رہے تھے کہ اس کے مکان کے زینے سے گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ کھولو۔

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

(صحیح بخاری، ص683، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع الخ، رقم 4039)

میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا حضور ﷺ نے اس پر اپنا دست شفا پھیرا، آپ ﷺ کے دست کرم کے پھیرتے ہی میری پنڈلی ایسے درست ہوگئی کہ گویا کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔

تیرے قدموں کا تبرک ید بیضاء کلیم
تیرے ہاتھوں کا دیا فضل مسیحائی ہے

## دو جہاں کی نعمتیں ہیں (بظاہر) ان کے خالی ہاتھ میں

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں:

يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسمعُ مِنكَ حديثاً كثيراً فأنساهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثاً بَعْدُ

(صحیح بخاری، ص25، کتاب العلم، باب حفظ العلم، رقم119، 3648)

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ ﷺ سے بہت کچھ سنتا ہوں تو بھول ہو جاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ پس میں نے اپنی چادر پھیلائی آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا اور اس کو میری چادر میں ڈال دیا پھر فرمایا اس چادر کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لو سو میں نے اس چادر کو اپنے جسم کے ساتھ چمٹا لیا کہ اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

دست اقدس ہے مرے نیسان جود
غم کے ہاتھوں سے ہوں گریاں الغیاث

# ہتھیلیاں مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ رَحْبَ الرَّاحَۃِ

جس کے ہر خط میں موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی مبارک ہتھیلیاں نرم و ملائم ہونے کے ساتھ ساتھ کشادہ اور پر گوشت تھیں

جن کو لمس نصیب ہوا اس نے ان کی ٹھنڈک کو بعد میں بھی محسوس کیا۔

## ہتھیلیوں کی فراخی

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں

**وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ**

(صحیح بخاری، ص 1038، کتاب اللباس، باب الجعد، رقم 5907)

حضور ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

**وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْبَ الرَّاحَةِ**

(جامع الترمذی، ص 722، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں۔

## ہتھیلیوں کی ٹھنڈک

امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہ کو جب ان کے والد گرامی دعا کے لیے حضور سرور کونین ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے تو اس موقع پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور ان کے سر پر دست شفقت پھیرا۔ وہ اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں

**فَمَا أَنْسٰى وَضْعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا**

(سبل الھدی والرشاد، ص 32، ج 10، الباب الثانی، فی برکۃ یدہ الشریفۃ ﷺ)

حضور ﷺ کے دست شفقت کی ٹھنڈک اور حلاوت کو میں کبھی نہیں بھولا، جب آپ

ﷺ نے اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھا۔

## کمال:۔

ان ہتھیلیوں کا کمال یہ ہے کہ اگر کبھی پھیل جاتیں تو امت کو اپنے دامن میں سما لیتیں، اگر کسی کی مراد کے لیے اٹھتیں تو فوراً سائل کو گوہر مراد نصیب ہو جاتا۔

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگوں پر خشک سالی آگئی پس جس وقت رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے ایک دیہاتی کھڑا ہو کر کہنے لگا

يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

(صحیح البخاری، ص150، کتاب الجمعۃ، باب رفع الیدین فی الخطبۃ، رقم 933، 1013، 1019، 1021، 1033، 3582، 6093، 6342)

یارسول اللہ ﷺ مال ہلاک ہو گئے اور بال بچے بھوکے ہیں لہذا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے یہ دعا کیجیے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان پر بادل نہیں تھے سو پہاڑوں کی مثل بادل اڈ آئے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر ہی رہے حتی کہ میں نے دیکھا کہ بارش آپ ﷺ کی داڑھی پر گر رہی تھی پس اس دن ہم پر بارش ہوتی رہی اور اس کے دوسرے دن اور اس کے تیسرے دن اور اس کے بعد والے دن دوسرے جمعہ تک پھر وہی دیہاتی کھڑا ہوا یا کوئی اور شخص تھا پس اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! مکان گر گیا اور مال غرق ہو گیا لہذا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کی اے اللہ ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا پس آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کرتے وہیں سے بادل پھٹ جاتے حتی کہ مدینہ منورہ حوض کی طرح ہو گیا حتی کہ ''قناۃ'' نام کی وادی ایک ماہ تک بہتی رہی پس جو شخص جس طرف سے بھی آیا اس نے یہی خبر دی کہ خوب بارش ہو رہی ہے

اے کف دست اے ید بیضا کی جاں
تیرہ دل ہو نور افشاں الغیاث

# انگلیاں مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَتْ اَصَابِعُہٗ قُضْبَانَ فِضَّۃٍ

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرح ہاتھ مبارک کے حسن عظیم کے ضمن میں انگلیوں کا تذکرہ ہوا کہ آپ ﷺ کی

انگلیاں قدرے دراز تھیں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 279ھ حضرت ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْبَ الرَّاحَةِ سَائِلَ الاطراف

(جامع الترمذی، ص 722، ج 2، شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

حضور ﷺ کی انگشتان مبارک لمبی اور خوبصورت تھیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی المتوفی 911ھ حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں

خَرَجْتُ فِي حَجَّةٍ حَجَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُولُ أُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِيَ الْإِبْهَامَ أَطْوَلُ عَلَى سَائِرِ أَصَابِعِهِ وَقَالَ فِي مَوضِعٍ آخَرَ رُوِيَ عَنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَشِيْرَةَ كَانَتْ أَطْوَلَ مِنَ الْوُسْطَى ثُمَّ الْوُسْطَى أَقْصَرَ مِنْهَا ثُمَّ الْبِنْصَرَ أَقْصَرَ مِنَ الْوُسْطَى

(الشمائل الشریعۃ، ص 267، ج 1، باب کان وہی الشمائل الشریفۃ)

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر باہر نکلی تو میں نے حضور ﷺ کے انگوٹھے کے ساتھ شہادت والی انگلی کی لمبائی کو دیکھا کہ وہ باقی سب انگلیوں سے دراز ہے ۔اور حضور ﷺ کے انگلیوں کے بارے میں دوسری جگہ روایت ہے کہ اشارے کرنے والی انگلی (شہادت والی انگلی) درمیانی انگلی سے لمبی تھی، درمیانی انگلی شہادت والی سے چھوٹی تھی جب کہ انگوٹھی والی انگلی درمیانی انگلی سے چھوٹی تھی۔

گویا آپکی انگشتان مبارک لڑی میں پروئے ہوئے بالترتیب موتی تھے۔

## انگشتانِ مبارک کی چمک

ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458ھ انگشتان مبارک کی چمک کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل فرماتے ہیں

كَأَنَّ أَصَابِعَهُ قُضْبَانُ فِضَّةٍ

(دلائل النبوۃ، ص 305، ج 1، حدیث ہند بن ابی ہالۃ، فی صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں مبارک چاندی کی ڈلیوں کی طرح چمکدار تھیں۔

### کمال:۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا پتھر پہ ماریں تو پانی کے بارہ چشمے جاری ہوں ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ضرورت محسوس فرماتے ہوئے انگشتان مبارک کو پانی کے پیالے میں رکھیں تو پانی کا چشمہ جاری ہو جائے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کا فیض زمیں پر ہی نہیں بلکہ آسمانوں پر بھی ہے۔
اگر پنگھوڑے میں بھی آسمان کی طرف انگلیاں اٹھیں تو چاند اشاروں کا غلام ہو جائے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ رات کا اندھیرا ہو رہا تھا چاند نکل آیا تھا ستارے چھپتے نظر آرہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پنگھوڑے میں لیٹے ہوئے ہیں۔ جس طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ننھا ہاتھ مبارک اٹھتا چاند بھی ادھر ہی کو پھر جاتا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اور جب یہی انگلی مبارک دلیل نبوت بن کے اٹھی تو آسمان کا چاند دو لخت ہو گیا۔

دو نیم ادھر جنبش انگشت سے ماہتاب
خورشید ادھر عرش خدا جھوم رہا ہے

جس کو دیکھنے والوں نے دیکھا اور نصیب والے مشرف باسلام ہوئے۔

پھر بہائیں انگلیاں انہار فیض
پیاس سے ہونٹوں پہ ہے جاں الغیاث

# گھٹنے مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ ضَخْمَ الْکَرَادِیْسِ

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

سرکار ﷺ کے جسم منور کے تمام جوڑ اور ہڈیاں مضبوط اور موٹی تھیں۔

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نقل فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں:

وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلِیْلَ الْمُشَاشِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 43، ج 2، فی صفۃ عنقہ ﷺ)

کہ آپ کے جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط اور موٹی تھیں۔

ایسے ہی آپ ﷺ کے گھٹنے مبارک مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ پُر گوشت تھے۔

## پُر گوشت گھٹنے

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 942ھ نقل فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ

(سبل الهدی والرشاد، ص 81، ج2، فی صفۃ کرادیسہ ﷺ)

حضور ﷺ کے گھٹنے پُر گوشت تھے۔

## کمال:۔

ان مبارک گھٹنوں کا کمال یہ ہے کہ جبریل امین سید الملائکہ ہونے کے باوجود جب حاضر خدمت ہوتے تو آقا کریم ﷺ کے زانوئے مبارک کے ساتھ اپنے بشری لبادے کے گھٹنے جوڑ کر بیٹھتے تھے۔

علامہ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 742ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم سرکار ﷺ کے پاس تھے کہ

إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ.

(مشکاۃ المصابیح، ص 12، کتاب الایمان، الفصل الاول)

ایک شخص حاضر خدمت ہوا بالکل سفید کپڑوں والا نہایت سیاہ بالوں والا نہ تو اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے اور نہ حاضرین مجلس میں سے اسے کوئی جانتا تھا یہاں تک کہ وہ سرکار ﷺ

کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنوں کو سرکار کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیا اور اپنی ہتھیلیوں کو رانوں پر رکھا

# پنڈلیاں مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ فِیْ سَاقِہٖ حُمُوْشَۃٌ

ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم

شمع راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک باریک خوبصورت پُر گوشت اور چمکدار تھیں

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ بیان کرتے ہیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ

(جامع الترمذی، ص683، ج 2 ابواب المناقب، ماجاء فی خاتم النبوۃ، باب)

آپ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک پر گوشت باریک تھیں۔

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458 لکھتے ہیں

کہ سو اونٹوں کے لالچ نے ساقہ بن مالک رضی اللہ عنہ (جو ابھی مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے) کو کاروان ہجرت کے تعاقب پر اکسایا ۔ اس تعاقب کے دوران انہیں تاجدار کائنات ﷺ کی مبارک پنڈلیوں کی زیارت نصیب ہوئی۔ وہ اپنے احساسات یوں بیان کرتے ہیں

فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْہُ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہٖ أَنْظُرُ إِلٰی سَاقِہٖ کَأَنَّھَا جُمَّارَۃٌ.

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص206، ج1، باب صفۃ لون رسول اللہ ﷺ)

پس جب میں آپ ﷺ کے قریب پہنچا، اس وقت آپ ﷺ اونٹنی پر سوار تھے، تو مجھے آپ ﷺ کی پنڈلی کی زیارت نصیب ہوئی، یوں لگا جیسے کھجور کا خوشہ پردے سے باہر نکل آیا ہو

## چشم تصور

محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز آقائے محتشم ﷺ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو مجھے آپ ﷺ کی مبارک پنڈلیوں کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ چشم تصور میں آج بھی اس منظر کی یاد اسی طرح تازہ ہے:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ

(بخاری، ص598، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، رقم 3566)

گویا کہ میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

## کمال:۔

ان مقدس پنڈلیوں کا کمال یہ تھا کہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا کسی کو نہ دیکھا۔

كَأَنَّمَا الأَرْضُ تُطْوَى لَهُ، إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا، وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

(جامع الترمذی، ص684، ج2، ابواب المناقب، باب)

جب آپ ﷺ چلتے یوں لگتا تھا گویا زمین آپ ﷺ کے لیے لپیٹی جا رہی ہے ہم آپ ﷺ کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور آپ ﷺ بلا تکلف چلتے جاتے تھے۔

وہ قدم اٹھے تو بیک قدم کائنات تھی زیر پا
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا؟ نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

# قدمین مبارک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے مبارک قدمین شریفین معتدل بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد نرم و نازک اور پر گوشت کمال حسن کا آئینہ دار تھے۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا

کہ آپ ﷺ کے قدمین شریف تمام انسانوں سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔

شاید اسی کا نام ہے توہین جستجو
منزل کی ہو تلاش تیرے نقش پا کے بعد

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 241ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ

(مسند احمد بن حنبل، ص 325، ج 7، مسند انس بن مالک، رقم 10010)

نبی اکرم ﷺ کے قدمین مقدسہ اعتدال کے ساتھ بڑے تھے

## نرم اور پُر گوشت قدمین

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 458 لکھتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ

(دلائل النبوة للبیہقی ،ص 287، ج 1، حدیث ہند بن ابی ہالة)

حضور ﷺ کے قدمین شریفین ہموار اور نرم تھے۔

محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ نقل فرماتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

(بخاری ،ص 1038، کتاب اللباس ، باب الجعد ، رقم 5910)

حضور ﷺ کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں مبارک پُر گوشت تھے۔

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا کے کانٹے ہو گئے

انہوں نے کانٹوں پر قدم رکھا گلستان کر دیا

## کمال:۔

آپ ﷺ کے قدمین شریفین کا کمال یہ ہے کہ جہاں سید الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی رک جائیں وہاں سے بھی آگے قدمین مصطفےٰ ﷺ گزر جاتے ہیں

قدم تیرا عرش سے اوپر جبین تیری سجدہ ریز

یہ رفعتیں یہ نیاز مندی عجب عالی جناب ہے تو

آپ ﷺ کے قدمین شریفین کا کمال یہ تھا کہ مخالف سمت سے جتنے بھی حالات کے جھونکے آئے مگر ان کی استقامت اور استقلال میں نہ لغزش آئی اور ذرہ برابر کمی بھی نہیں آئی ہمیشہ منزل کی طرف سرعت سے اٹھتے ہی چلتے گئے، یوں لگتا کہ شاید قدم منزل کی طرف نہیں بلکہ منزل آگے بڑھ کر قدمین مصطفےٰ ﷺ کا استقبال کر رہی ہے۔

نہ لغزش کبھی پائے پائے محمد
کہ نام خدا ہے عصائے محمد
اٹھا کس طرح سخت بار دوعالم
ہے نازک بہت دست وپائے محمد

## چشمہ کا جاری ہونا

اور ظاہری کمالات قدمین میں سے ایک یہ ہے۔

میدان عرفہ سے تین میل دور مقام ذی المجاز میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تھے، حضرت ابو طالب نے پیاس کی شکایت کی :

فَضَرَبَ بِقَدَمِهِ الْاَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءَ فَقَالَ اشْرَبْ

آپ ﷺ نے قدم مبارک زمین پر مارا پانی کا چشمہ جاری ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا چچا پی لیں۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

## ٹھوکر میں شفاء

ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال التمیمی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 307ھ نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا تو آپ ﷺ تشریف لائے:

فَضَرَبَنِی بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِهِ اللّٰهُمَّ عَافِهِ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِی ذٰلِكَ بَعْدُ

(مسند ابی یعلی، ص328، ج1، مسند علی بن ابی طالب، رقم409)

پس حضور نبی اکرم ﷺ اپنا پاؤں مبارک مجھے مارا اور دعا فرمائی: اے اللہ! اسے شفا دے اور صحت عطا کر۔ (اس کی برکت سے مجھے اسی وقت شفا ہو گئی اور) اس کے بعد میں کبھی بھی اس بیماری میں مبتلا نہ ہوا۔

تمہارہ کلمہ پڑھتا اٹھے تم پر صدقے ہونے کو

جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسم بے جاں میں

## ٹھوکر سے سرعت رفتاری

ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم نیشاپوری الاسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 316ھ نقل فرماتے ہیں

آپ ﷺ کے قدم مبارک اگر کسی سست رفتار کمزور جانور کو لگ جاتے تو وہ تیز رفتار ہو جاتا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر اپنی اونٹنی کی سست رفتاری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اپنے پائے مبارک سے اسے ٹھوکر لگائی۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا تَسْبِقُ الْقَائِدَ

(مستخرج ابی عوانۃ، ص 44، ج 3، باب ذکر خبر الدال علی کراھیۃ للرجل، رقم 4145)

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس کے بعد وہ ایسی تیز ہو گئی کہ پھر کسی کو اپنے سے آگے نہ بڑھنے دیتی۔

پائے انور اے سرفرازی کی جاں

میں شکستہ پا ہوں جاناں الغیاث

# تلوے مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَیْنِ

کتنا بے تاب ہے میرا ذوق جبیں
ان کے تلووں کے تصور پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے تلوے مبارک قدرے گہرے تھے مگر کمال یہ تھا کہ زمین پر مکمل لگا کرتے تھے۔

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 279ھ فرماتے ہیں

کہ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَیْنِ

رسول اللہ ﷺ کے قدمین مقدسہ پر گوشت تھے اور تلوے قدرے گہرے تھے۔

مگر جب آپ چلتے تو قدم مبارک مکمل زمین پر لگتا تھا

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458 لکھتے ہیں

کَانَ یَطَأُ بِقَدَمِهٖ جَمِیْعًا، لَیْسَ لَهٗ أَخْمُصُ،

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص245، ج1، باب صفۃ کفی رسول اللہ ﷺ الخ)

حضور ﷺ چلتے وقت پورا پاؤں زمین پر لگاتے، کوئی حصہ ایسا نہ ہوتا جو زمین پر نہ لگتا۔

آسمان گر تیرے تلووں کا نظارہ کرتا
روز ایک چاند تصدق میں اتارا کرتا

## کمال:۔

ان مبارک تلووں کا کمال یہ تھا کہ پتھر پر بھی لگتے تو نقش ہو جاتے حالانکہ یہ نرم ہونے میں اپنی

مثال آپ تھے۔

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَشٰى عَلَى الصَّخْرِ غَاصَتْ قَدَمَاهُ فِيهِ

(سبل الھدی والرشاد، ص79، ج2، فی صفۃ ساقیہ وفخذیہ وقدمیہ ﷺ، تنبیہات)

جب آپ سخت پتھر پر بھی چلتے تو وہ نرم ہو جاتا اور نشان قدم اس پر لگ جاتا۔

چمکی تھی کبھی جو تیرے نقش کف پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

## نقش پاء اور شہادت نبوت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

کہ اہل قریش ایک کاہن کے پاس گئے آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ اور اس سے پوچھا ہم میں سے صاحب نبوت کون ہو سکتا ہے؟۔اس نے چادر سے زمین صاف کروائی اور سب کے نشان قدم لگوائے اور حضور ﷺ کا نشان قدم دیکھ کر بولا:

یہی وہ شخص ہے جو نبی اور رسول ہوگا

اس کے بعد وہ انتظار میں رہے یہاں تک کہ بیس سال بعد آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا۔

نقش پا اے نوگل گلزار خلد
ہو یہ اجڑا بن گلستاں الغیاث

# ایڑیاں مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ مَنْھُوسَ الْعَقِبَیْنِ

دیں پتھر جنہیں اپنے جگر میں جگہ

مقدس ایڑیوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کی مبارک ایڑیاں بھی جمال کے کمال پر فائز تھیں چمکدار تھیں کہ کم گوشت مگر موتیوں کی طرح چمکدار تھیں

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَلِیعَ الْفَمِ، أَشْکَلَ الْعَیْنِ، مَنْھُوسَ الْعَقِبَیْنِ

(مسلم، ص 915، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی ﷺ وعینیہ وعقبیہ، رقم 2339)

رسول اکرم ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔

عارض شمس وقمر سے بھی ہیں انوار ایڑیاں

عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں

رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 256ھ نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنا قدم مبارک احد پہاڑ پر رکھا اس نے مبارک قدمین اور پرنور ایڑیوں کو چوما تو وجد میں آ گیا جب جنبش ظاہر ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اُثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

(بخاری، ص 617، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم 3675)

ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ﷺ ایک صدیق اور دو شہید جلوہ گر ہیں۔

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں اللہ اکبر کتنا وقار ایڑیاں

# جسم مبارک کی خوشبو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَانَ رِيحُهُ كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے جسم مبارک کی نظافت کا کمال یہ تھا کہ ہر وقت پیکر مقدس سے نفیس خوشبو پھوٹتی تھی جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسوس فرمایا کرتے تھے۔

مگر اتنی خوشبو کے باوجود آپ تعلیم امت کے لیے خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے میرے آقا ﷺ جدھر سے گزرتے اس زمان، مکان بلکہ جہان کو معطر فرماتے گئے۔

## حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود معطر ہو گئی

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1122ھ لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ ام رسول رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نَظَرْتُ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَرِيحُهُ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ

(شرح الزرقانی، ص 215، ج 1، ذکر تزوج عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

آپ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے آپ ﷺ کے جسم اقدس کو چودہویں رات کے چاند کی طرح پایا جس سے تروتازہ کستوری کے حلے پھوٹ رہے تھے۔

## قبیلہ بنوسعد خوشبوؤں کا مرکز

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

وَلَمَّا دَخَلْتُ بِهٖ إِلٰى مَنْزِلِيْ لَمْ يَبْقَ مَنْزِلٌ مِّنْ مَّنَازِلِ بَنِيْ سَعْدٍ إِلَّا شَمَمْنَا مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ

(سبل الھدی والرشاد، ص 387، ج 1، فی سیاق قصۃ الرضاع)

جب میں حضور ﷺ کو اپنے گھر لائی تو قبیلہ بنی سعد کا کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جس سے ہم نے کستوری کی خوشبو محسوس نہ کی۔

یاد رہے یہ خوشبو وہ تھی جو آپ کے جسم اطہر کی تھی نہ کہ وہ جو آپ ﷺ لگایا کرتے تھے۔

محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 942ھ نقل فرماتے ہیں

کہ امام اسحاق بن راھویہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں:

أَنَّ هٰذِهِ الرَّائِحَةَ الطِّيِّبَةَ كَانَتْ رَائِحَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ طِيْبٍ.

(سبل الھدی والرشاد، ص 88، ج 2، فی عرقہ ﷺ وطیبہ، تنبیہات)

یہ پیاری مہک آپ ﷺ کے جسم مقدس کی تھی نہ کہ اس خوشبو کی جسے آپ استعمال فرماتے تھے مگر اتنی خوشبو ہونے کے باوجود آپ ﷺ تعلیم امت کے لیے مزید خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

## وصال ظاہری کے بعد خوشبو

جسم پاک کی یہ خوشبو صرف ظاہر زندگی تک محدود نہ تھی بلکہ بعد از وصال بھی یہ خوشبو پائی گئی بلکہ پہلے سے اور زیادہ ہوگئی تھی۔

امام ابوالفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَسَطَعَتْ مِنْهُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَمْ نَجِدْ مِثْلَهَا قَطُّ

(شفاء، ص 51، فصل واما نظافۃ جسمہ ﷺ)

(غسل کے وقت) حضور ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے آنا شروع ہوئے کہ ہم نے ایسی خوشبو پہلے کبھی نہ سونگھی تھی۔

اور کمال یہ ہے کہ اس خوشبو کو صرف جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یا صرف گھر والوں نے ہی نہیں سونگھا بلکہ مدینہ منورہ کے ہر محسوس کرنے والے نے اس بھینی بھینی خوشبو سے اپنے مشام جان کو معطر و معنبر کیا۔

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458ھ لکھتے ہیں

کہ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِي جُمَعٌ اٰكُلُ، وَأَتَوَضَّأُ مَا تَذْهَبُ رِيحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي.

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ص 219، ج 7، باب مایوثر عنہ ﷺ)

میں نے وصال کے بعد حضور ﷺ کے سینہ اقدس پر ہاتھ رکھا۔ اس کے بعد مدت گزر گئی، کھانا بھی کھاتی ہوں، وضو بھی کرتی ہوں (یعنی سارے کام کاج کرتی ہوں) لیکن میرے ہاتھ

سے کستوری کی خوشبو نہیں گئی۔

آپ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو اگر یہ تھی تو پسینہ معطر کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا؟۔

درد مندوں کو دوا ملتی نہیں

اے دوائے درد مندا ں العیاث

# پسینہ مبارک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ رِیْحُ عَرَقِہٖ أَطْیَبَ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ الْأَذْفَر

اٹھتے بوٹوں کے نشو ونما پر درود

کھلتے غنچوں کی نگہت پہ لاکھوں سلام

آپ ﷺ کے جسم اطہر سے خارج ہونے والا پسینہ بھی نہایت خوشبودار ہوتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لیکر خوشبو اور برکت کے لیے استعمال فرمایا کرتے تھے۔

## کستوری و عنبر سے ہے بڑھ کر پسینہ

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ نقل فرماتے ہیں

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ، وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مسلم،ص912،کتاب الفضائل، باب رائحۃ النبی ﷺ والتبرک بمسحہ، رقم2330)

میں نے حضور ﷺ (کے پسینے) کی خوشبو سے بڑھ کر خوشبودار عنبر اور کستوری یا کوئی اور

خوشبودار چیز کبھی نہیں سونگھی۔

عمر بن شبۃ (واسمہ زید) بن عبیدۃ بن ریطۃ النمیری البصری، ابو زید رحمۃ اللہ علیہ متوفی 262ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

**كَأَنَّ عَرَقَهُ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ وَرِيحُ عَرَقِهِ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ الْأَذْفَر**

(تاریخ المدینہ لابن شیبہ، ص606، ج2، باب صفۃ النبی ﷺ)

حضور ﷺ کے چہرہ انور پر پسینہ کے قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح دکھائی دیتے اور ان کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ تھی۔

وہ حسن ہی کیا نہ ہو تیری خُو جس میں
چمن میں وہ پھول ہی کیا نہ ہو تیری بو جس میں

## پسینہ کی برکت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پسینہ کو اپنے پاس جمع کر لیتے پھر خوشبو کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔
امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 261ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے محتشم حضور رحمت عالم ﷺ اکثر ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے عموماً آپ ﷺ ہمارے ہاں قیلولہ بھی فرماتے تھے ایک دن میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کسی کام سے گھر سے باہر گئی ہوئی تھیں ان کی عدم موجودگی میں تاجدار کائنات ﷺ ہمارے گھر میں جلوہ افروز ہوئے اور قیلولہ فرمایا

**فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ**

انہیں اطلاع ملی کہ آپ کے ہاں تو سرور کونین حضور رحمت عالم ﷺ استراحت فرما رہے

ہیں

انہوں نے یہ خبر سنی تو جلدی جلدی اپنے گھر کی طرف لوٹیں اور دیکھا کہ سید المرسلین حضور رحمت عالم ﷺ آرام فرما رہے ہیں اور جسم مقدس پر پسینے کے شفاف قطرے موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں اور یہ قطرے جسم اطہر سے جدا ہو کر بستر میں جذب ہو رہے ہیں

آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

**وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا**

میری والدہ ماجدہ نے ایک شیشی لیکر اس میں حضور ﷺ کے پسینے کو جمع کرنا شروع کر دیا اسی دوران میں والی کونین ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے میری امی جان کو مخاطب کر کے فرمایا

**مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟**

تو یہ کیا کر رہی ہے؟ امی جان نے عرض کیا

**هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ**

(مسلم، ص913، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی ﷺ والتبرک بہ، رقم 2331/83)

(یا رسول اللہ ﷺ) یہ آپ کا مبارک پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملاتے ہیں اور یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو دار ہے۔

امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 261ھ نقل فرماتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق حضرت ام سلیم کا جواب کچھ یوں تھا۔

**نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا**

ہم آپ کا پسینہ اپنے بچوں کو برکت کے لیے لگائیں گے۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا

أَصَبْتِ

(مسلم، ص913، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی ﷺ والتبرک بہ، رقم 2331/84)

ام سلیم تو نے درست کیا

صبا نہ چھیڑ ابھی سنبل وگلاب کا ذکر
ہم اپنے نبی کے پسینے کی بات کرتے ہیں

## کفن پر خوشبوء پسینہ

محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 256ھ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے وصیت کی

أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ

(بخاری، ص1093، کتاب الاستئذان، باب من زار قوما فقال عندہم، رقم 6281)

(ان کے وصال کے بعد) وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت پر یوں عمل کیا گیا۔

ابی بکر احمد بن الحسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 458 لکھتے ہیں کہ حضرت حمید سے روایت ہے:

لَمَّا تُوُفِّيَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ جُعِلَ فِي حَنُوطِهِ مِسْكٌ فِيهِ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(السنن الکبری للبیہقی، ص124، ج4 باب الکافور والمسک للحنوط، رقم 6709)

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ وصال کر گئے تو ان کی میت کے لیے اس خوشبو کو استعمال کیا گیا جس میں آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو تھی۔

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

## خوشبوؤں کا مرکز

ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کی شادی ہے خوشبو کے انداز میں مدد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا

**اِئْتِنِیْ بِقَارُوْرَۃٍ وَاسِعَۃِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرٍ**

ایک کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی کا ٹکڑا لیکر آؤ۔ وہ صحابی لیکر آئے آپ نے اس لکڑی سے اپنی کلائی کا پسینہ اس شیشی میں جمع کرنے کا حکم عنایت فرمایا اور فرمایا

**خُذْہُ وَاْمُرْ بِنْتَكَ تَطَیَّبُ بِهٖ**

اسے لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہہ اسے خوشبو کے لیے استعمال کرے۔ جب وہ خوشبو دلہن نے استعمال کی تو خوشبو اس گھر تک ہی نہیں بلکہ اس خوشبو کا ایسا چرچا ہوا کہ مدینہ میں اس گھر کا نام ہی بیت المطیبین مشہور ہو گیا۔

**فَكَانَتْ اِذَا تَطَیَّبُ شَمَّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ رَائِحَةَ ذٰلِكَ الطِّیْبِ فَسَمُّوْا بَیْتَ الْمُطَیِّبِیْنَ**

(خصائص کبری ص 115، ج 1، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف)

جب بھی وہ خوش نصیب خاتون خوشبو لگاتی تو جملہ اہل مدینہ اس خوشبو کو محسوس کرتے، پس اس وجہ سے وہ گھر خوشبوؤں والا گھر سے مشہور ہو گیا

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

اسی وجہ سے سرکار مدینہ منورہ کے جن راستوں سے گزر جاتے تو صحابہ کرام خوشبو سے محسوس کر لیتے کہ حضور اس طرف تشریف لیکر گئے ہیں

امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ فِي طَرِيْقٍ فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِهِ

(شفاء، ص 51، فصل واما نظافۃ جسمہ ﷺ)

آپ ﷺ جس راستے سے بھی گزر جاتے تو بعد میں آنے والا شخص خوشبو سے محسوس کر لیتا کہ ادھر سے آپ ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

غنچہ گل عطر دان عطر خلد
بوئے غم سے ہوں پریشاں الغیاث

# جسم مبارک کی نظافت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَانَ وُلِدَ نَظِیفًا مَا بِهِ قَذَرٌ

سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

حضور نبی کریم ﷺ اپنے تمام جسم کے اعتبار سے حسن مطلق کا عظیم شاہکار تھے جس کو آپ

ﷺ کی نفاست طبع اور نظافت وطہارت نے مزید مزین کررکھا تھا آپ ہمیشہ اپنے بدن مبارک کو پاکیزہ رکھتے، کیونکہ اللہ کریم نے آپ کی طہارت کا سامان خود پیدا فرمایا۔
کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آرزو ہی یہ تھی "ویز کیھم" جو ان کو پاکیزہ کرے اور پاکیزہ تو وہی کرسکتا ہے جو خود پاک ہو

## مہد میں بھی نفاست

عموماً انسان اپنے بچپن میں نظافت اور طہارت کا دعویدار نہیں ہوتا کیونکہ انسان اس وقت صفائی کا مکلف ہی نہیں لیکن میرے آقا ﷺ کا بچپن بھی قابل تقلید وتعریف ہے بلکہ اپنی مہد میں جب تشریف لائے تو نفاست میں اپنی مثال آپ تھے
امام ابو الفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَلَدْتُهُ نَظِيفًا مَا بِهِ قَذَرٌ

(شفاء، ص52، واما نظافۃ جسمہ ﷺ)

میں نے آپ ﷺ کو اس طرح پاک وصاف جنم دیا کہ آپ کے جسم پر کوئی میل نہ تھا۔
عبداللہ بن سعید بن محمد عبادی اللحجی الحضرمی الشحاری، ثم المراوعی، ثم المکی رحمۃ اللہ علیہ 1410ھ نقل فرماتے ہیں کہ ایک اور دوسری روایت میں مذکور ہے:۔

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بِغَيْرِ دَمٍ وَلَا وَجَعٍ

(منتہی المسئول علی وسائل الوصول الی شمائل، ص129، ج3، الفصل الاول فی اخبار شتی من احوالہ ﷺ)

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کو بغیر خون اور تکلیف کے جنم دیا۔
پتہ چلا آپ ﷺ کی نفاست کا اللہ کریم نے خصوصی اہتمام فرمایا اسی طرح حضور ﷺ

بھی اپنی ظاہری صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

## کمال:۔

اس جسم منور کی خصوصیت اور کمال یہ ہے کہ اللہ کریم نے اس کو بے سایہ پیدا فرمایا ہے ۔کیونکہ آپ کا ظاہر و باطن درجہ لطافت پر فائز تھا جب کہ لطیف کا سایہ نہیں ہوتا

امام ابوالفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 544ھ نقل فرماتے ہیں

كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا

(الشفاء، ص 231 فصل ومن ذالک ماظھر من الایات عند مولدہ ﷺ)

سورج اور چاند ( کی روشنی میں ) آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الخصائص الکبری میں روایت نقل فرماتے ہیں:۔

إِنَّ ظِلَّهُ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ وَأَنَّهُ كَانَ نُورًا فَكَانَ إِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ أَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهُ ظِلٌّ

(خصائص کبری، ص116، ج 1، ذکر المعجزات ﷺ)

حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے، پس جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ

(شرح الزرقانی، ص524، ج5، الفصل الاول)

شمس وقمر ( کی روشنی ) میں آپ ﷺ کا سایہ نہ ہوتا۔

اے سراپا اے سراپائے لطف حق
ہوں سراپا جرم وعصیاں الغیاث

# ماخذومراجع


| | | | |
|---|---|---|---|
| 1 | قرآن مجید | | |
| 2 | صحیح بخاری | امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ | 256ھ |
| 3 | صحیح مسلم | امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ | 261ھ |
| 4 | سنن الترمذی | امام ابوعیسی محمد بن عیسی رحمۃ اللہ علیہ | 279ھ |
| 5 | سنن ابی داود | امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ | 275ھ |
| 6 | سنن ابن ماجہ | امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ | 273ھ |
| 7 | سنن کبری للنسائی | ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ | 303ھ |
| 8 | مسند احمد بن حنبل | امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ | 241ھ |
| 9 | مصنف ابن ابی شیبہ | امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ | 235ھ |
| 10 | مستدرک للحاکم | امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ | 405ھ |
| 11 | المعجم الکبیر | امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ | 360ھ |
| 12 | مصنف عبدالرزاق | عبدالرزاق بن ہمام حمیری رحمۃ اللہ علیہ | 211ھ |
| 13 | المعجم الاوسط | امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ | 360ھ |
| 14 | سنن کبری للبیہقی | امام ابوبکر احمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ | 458ھ |
| 15 | سنن دارمی | حافظ عبداللہ بن بن عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ | 797ھ |
| 16 | مسند ابی یعلی | ابویعلی احمد بن علی بن المثنی رحمۃ اللہ علیہ | 307ھ |
| 17 | مستخرج ابی عوانۃ | ابوعوانۃ یعقوب بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ | 316ھ |
| 18 | الادب المفرد | امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ | 256ھ |
| 19 | الشمائل الشریفۃ من الجامع الصغیر | امام جلال الدین بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ | 911ھ |
| 20 | مسند الرویانی | ابوبکر محمد ہارون الرویانی رحمۃ اللہ علیہ | 307ھ |
| 21 | شعب الایمان | ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ | 458ھ |

بھی اپنی ظاہری صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

## کمال:۔

اس جسم منور کی خصوصیت اور کمال یہ ہے کہ اللہ کریم نے اس کو بے سایہ پیدا فرمایا ہے ۔کیونکہ آپ کا ظاہر و باطن درجہ لطافت پر فائز تھا جب کہ لطیف کا سایہ نہیں ہوتا

امام ابوالفضل قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفیٰ 544ھ نقل فرماتے ہیں

كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِأَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا

(الشفاء، ص 231 فصل ومن ذالک ماظھر من الایات عند مولدہ ﷺ)

سورج اور چاند (کی روشنی میں) آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الخصائص الکبری میں روایت نقل فرماتے ہیں:۔

اِنَّ ظِلَّهٗ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ وَأَنَّهٗ كَانَ نُوْرًا فَكَانَ إِذَا مَشٰى فِي الشَّمْسِ أَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهٗ ظِلٌّ

(خصائص کبری، ص116، ج 1، ذکر المعجزات ﷺ)

حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے، پس جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ

(شرح الزرقانی، ص524، ج5، الفصل الاول)

شمس و قمر (کی روشنی) میں آپ ﷺ کا سایہ نہ ہوتا۔

اے سراپا اے سراپائے لطف حق

ہوں سراپا جرم وعصیاں العیاث

# ماخذومراجع


1 قرآن مجید

2 صحیح بخاری — امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ — 256ھ

3 صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ — 261ھ

4 سنن الترمذی — امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ — 279ھ

5 سنن ابی داود — امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ — 275ھ

6 سنن ابن ماجہ — امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ — 273ھ

7 سنن کبریٰ للنسائی — ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ — 303ھ

8 مسند احمد بن حنبل — امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ — 241ھ

9 مصنف ابن ابی شیبہ — امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ — 235ھ

10 مستدرک للحاکم — امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ — 405ھ

11 المعجم الکبیر — امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ — 360ھ

12 مصنف عبدالرزاق — عبدالرزاق بن ہمام حمیری رحمۃ اللہ علیہ — 211ھ

13 المعجم الاوسط — امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ — 360ھ

14 سنن کبریٰ للبیہقی — امام ابوبکر احمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ — 458ھ

15 سنن دارمی — حافظ عبداللہ بن بن عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ — 797ھ

16 مسند ابی یعلی — ابویعلی احمد بن علی بن المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ — 307ھ

17 مستخرج ابی عوانۃ — ابوعوانۃ یعقوب بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ — 316ھ

18 الادب المفرد — امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ — 256ھ

19 الشمائل الشریفۃ من الجامع الصغیر — امام جلال الدین بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ — 911ھ

20 مسند الرویانی — ابوبکر محمد ہارون الرویانی رحمۃ اللہ علیہ — 307ھ

21 شعب الایمان — ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ — 458ھ

| نمبر | کتاب | مصنف | وفات |
|---|---|---|---|
| 22 | تفسیر روح البیان | علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ | 1137ھ |
| 23 | درمنثور فی تفسیر بالماثور | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | 911ھ |
| 24 | تفسیر نعیمی | مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ | 1391ھ |
| 25 | المواہب اللدنیہ | امام ابوالعباس احمد بن محمد ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ | 923ھ |
| 26 | جواہر البحار | امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ | 1350ھ |
| 27 | مطالع المسرات | محمد مہدی بن احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ | 1109ھ |
| 28 | السیرۃ الحلبیہ | امام علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ | 1404ھ |
| 29 | جمع الوسائل | امام علی بن سلطان ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ | 1014ھ |
| 30 | سبل الھدی والرشاد | امام محمد بن یوسف الصالحی رحمۃ اللہ علیہ | 942ھ |
| 31 | شرح الزرقانی علی المواہب | ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ | 1122ھ |
| 32 | منتھی المسئول علی وسائل الوصول | امام عبداللہ بن سعید الشحاری رحمۃ اللہ علیہ | 1410ھ |
| 33 | دلائل النبوۃ للبیہقی | ابوبکر احمد بن حسین بیہقیر رحمۃ اللہ علی | 458ھ |
| 34 | خصائص الکبری | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | 911ھ |
| 35 | الشفاء بتعریف المصطفیٰ | قاضی ابوالفضل عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ | 544ھ |
| 36 | السیرۃ النبویۃ | محمد بن حبان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ | 354ھ |
| 37 | مدارج النبوۃ | شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ | 1052ھ |
| 38 | الطبقات الکبری | امام ابن سعد ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ | 230ھ |
| 39 | تاریخ مدینۃ لابن شیبہ | عمر بن شیبہ بن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ | 262ھ |
| 40 | بہجۃ المحافل | یحیی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ | 873ھ |
| 41 | احیاء القلوب | ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمان سخاوی رحمۃ اللہ علیہ | 1350ھ |
| 42 | الرحیق المختوم | صفی الرحمان مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ | 1427ھ |
| 43 | انفاس العارفین | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ | 1176ھ |
| 44 | شرح شفاء | ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ | 1014ھ |
| 45 | الحاوی للفتاوی | امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ | 911ھ |
| 46 | شرح نووی | علامہ محی الدین یحیی بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ | 676ھ |

دل ونظر کی متانت، وفور غم کا سکوت، قلم کی شوخئ گفتار لے کے آیا ہوں
نیا چمن نئی شاخیں، نئے گلاب وسمن، نئی بہار کے اقدار لے کے آیا ہوں

انسان کیلیئے کوئی یادگار تحفہ کتاب سے زیادہ دیرپا نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم موقع پر احباب محبت کیلیئے تحفہ حاضر خدمت ہے۔

پھولوں کا طبق تیرے کس کام آئے گا — میرے گلستان کا اک ورق لے جا
پھول یہی پانچ چھ روز رہے گا — اور یہ گلستان ہمیشہ تازہ رہے گا

کیونکہ اس کے علاوہ اشیاء ایک میعاد پر ختم اور فنا ہو جاتی ہیں اور جب تک باقی رہیں تو عموماً ایک ہی جگہ جامد رہتی ہیں لیکن کتاب ہر جگہ پہنچ سکتی ہے اور اس کے فیض سے ہر خاص و عام بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ اللہ کے نام پر میں نے حسنِ مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل اس کاغذ کی کشتی کو اشاعتی دریا کی طوفانی موجوں میں بغیر کسی پتوار اور بادبان کے ڈال دیا ہے جہاں اسلاف واخلاف کے عظیم الشان کارنامہ ہائے سیرت پاک کے پرشکوہ سفینے موجوں کا سینہ چیرتے ہوئے رواں دواں ہیں۔ اللہ کریم ورسول ﷺ اس کاوش کو قبول فرمائے اور احباب اسلامی کیلیئے نافع عام بنائے۔

جو سختئ منزل کو سامان سفر سمجھے — اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی